

بہشتی زیور
حصہ اول لغایت حصہ سویم

حکیم الامت
حضرت مولانا اشرف علی تھانوی



297.2
ASH.1-3

ناشرین
سورہ بک و پو 2123

رام نگر گاندھی نگر پوسٹ بکس 1839 دہلی ۵

پیشانی

2-27-30
2-28-30

[illegible]

آمانجاہ حقیقہ یا چیز اشرفی تھانوی مخفی منظرہ جامعہ کہ ایک مکتبہ ہے ہندوستان کی عورتوں
کی زمین کی تباہی دیکھ کر دل دکھتا تھا اور اس علاج کی فکر میں رہتا تھا اور زیادہ فکر کی وجہ سے
کہ یہ تباہی صرف اُن کے دین تک محدود نہیں تھی بلکہ دین سے گزر کر مادی دنیا تک پہنچ گئی تھی اور ان کو
ذاتی طور پر گھڑ کر اُن کے بچوں بلکہ بہت سے اُن کے شوہروں تک اس کو گھڑ گئی تھی اور جس قدر وہ
تباہی جتنی جتنی بھی ایک از روئے معلوم ہوتا تھا کہ اگر کچھ دن اور اصلاح نہ کی جائے تو شاید یہ مرض
قریبیہ ممالک پر پھیلے اس لئے علاج کی فکر کی یاد ہوئی اس لئے یہ کتاب تحریر کی گئی چنانچہ یہ پہلا حصہ جو کہ
اُن کے اکتھویں باب اللہ تعالیٰ نے عجایب کے تحت درج فرمایا جلد اختتام کو پہنچے اور بدالانت آیات انوشاہ
مندجبروں پر واجب ہے کہ اس میں اپنی مسمیوں اور لڑکیوں کو لگا دیں اور عورتوں پر واجب ہے کہ
اس کو جو میل کریں اللہ کو باخصوس لڑکیوں کو اس پر مستوجب کریں دل اس وقت مسرور ہوگا چنانچہ
ذہن نشین ہیں وہ سب جمع اور طبع ہو جائیں اور میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کہ لڑکیوں کی
میں غائب طور پر یہ کتاب نظر ہو گئی ہے اور کھر کھر اس کا چرچا ہوا ہے۔ اس لئے توفیق حق جل جلالہ
کے قبضہ قدرت میں ہے میں جس وقت یہ دیکھ لکھنے کو تھا پر یہ نور علی میں ایک نظم اس کتاب کے
نالک اور مضمون کے مناسب فقرے گزری ہوئی کو مٹائی معلوم ہوئی جی پتا کہ اسے یہ بات تو مدد
ختم کر دیں تاکہ ناظرین خصوصاً لڑکیاں بلکہ کزنوش ہوں اور بھائیوں کتاب ہند میں ان کو یاد
رغمت ہو بلکہ یہ اس کتاب کے ہر حصہ کے شروع پر تو قدر مکر کی علامت پیشہ وہ یہ ہے۔

اصلی انسانی زیور

ایک دن طرحی نے پوچھا اپنی آفتاب سے
 کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجئے
 تاکہ اچھے اور بُرے میں مجھ کو بھی ہوا امتیاز
 یوں کہا میں نے سمجھ سے کہ مارے بیٹا مرعی
 سیم نہ کہے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا
 سونے جاندی کی پچھک بس دیکھنے کی بات ہے
 تم کوئی زہم ہے کہ دوسرے خوب ایسے زیورات
 سر پہ لکھو مگر عقل کا رکھنا تم اے بیٹا
 بالیاں ہوں کالیں اے جانی کوشش کی
 اور آؤ پڑے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں
 کافی کے پتے رہا کرتے ہیں انوں کو وہ اب
 اندر زیور گرہ لگے کچھ سمجھتے درکار ہوں
 قوت بازو کا حامل مجھ کو بازو بند ہوں
 ناپیں بوسب بازو کے زیور سب کے سب بھارتیں
 ہاتھ کے زیور پیاری دستکاری خوب ہے
 یا رنگی ہوں سبھی جال زاوی فلحال کو
 سب سے بہتر پاؤں کا زیور ہے نہ بصر

آپ زیور کی کرم برائے تعریف بھی بجا ہوں
 اور جو بدزیب ہیں یہ بھی بتا دیجئے
 اور مجھ پر آپ کی برکت و فضل جانیے
 گوش دل دے بات میں اور زیور دیکھیں
 پر نہ میری بایں ہوں تم بھی اُن پر قہرا
 چاروں کی پاندی اور کپڑا نہ جڑی راست
 دین و دنیا کی بھلائی جس سے ایسا آئے
 جتنے ہیں جسکے ذریعہ جتنے ہی سب انسان کے ہوں
 اور فہمت لادیتے سے جہر کا وہی بنو نہیں
 گر کہ سے ان پر عمل نیت سے نیچے تیرے دل
 کائنات میں دیکھو فہمت و عبادت اور اقی کتاب
 نمکیاں پیاری سے تیرے گلے کا مار ہوں
 کامیابی سے سناؤ غم و خرم سندھو
 تائیں بازو کی اسے بیٹی ترقی و رکاب ہوں
 دھڑکار دھڑکار وہ ہنر ہے صوب کو جو نر ہے
 پیمیکہ دینا چاہیے بیٹی بس اس چل کو
 تم ہر ثابت قدم ہر دقت راہ نیک

سیم درکار کا پاؤں بھی زیور ہو تو نہ ہوں
 راستی سے پاؤں چیلے اگر نہ میری بالیں

اب بت مٹا چھوڑا وڈا ڈاڑھا سس سر
 طوطا رنگ کک لہلہ من وہ مہلہ لہلہ
 ذیل کی تختی اب کئی دفعہ ترتیب تبلیغی میں پڑھائی جائے

ابج ورسش ص ط ع ف
قی ک ل م ن و ہ ک ل م ن و ہ

اُننادول کو ہدایت : استاد جب کسی بچے یا سچی کو اردو دیکھتا شروع کر اُس تو چند حروف و

زیر کی سختی

آب پتہ شجہ جع جع دکر رطرت سسش من ططا
جع مع متانی کک ل م ن و ہ نہ بھہ لاوی ہے

زیر کی سختی

اپ پر تہ طے جیج رخ و ڈورِ ٹنڈ سے شیں میں نہیں طے
رغ فاق کب لیم بن وہ ہے محسوس لاؤ کیا ہے

پیش کی سختی
اَب پے تے تے جج ح خ د و ذ ر ژ س ش ص ط نا
ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ مھ س لاؤ ی اے
امتحان کیا اسطے زبر زمر میں کے حروف

حق اکبر میں ایک اور کلمہ لکھا ہے کہ یٰ رُشْدُ وُیْ پَرِ شَرِّ
نَعْمُ قَوْمٌ رُشْدٌ ذٰلِکَ مِنْ کَلَمٍ لَا یُفْہِمُہٗ ص
ایک ایک حرف کی کئی کئی شکلیں

ب۔ اے۔ لپ۔ پائے۔ ن۔ لے۔ ٹاٹ۔ لے۔ ٹاٹ۔ لے۔ ج۔ ج۔ ج۔ ج۔

سہ ماہی تھانہ کی مشالیں

بہارِ نبیؐ میں حضرت مرثد ترک ننگ بن بن ہر ہٹ بس
بہارِ نبیؐ میں حضرت مرثد ترک ننگ بن بن ہر ہٹ بس

میں نے یہ سب کچھ ہی ہے

حجۂ حُجّہ کی مستشاریہ

باب پچہ پت چچ چچ چچ چچ بہ چر جس چش جس حص خلا خط ج

بغ خف حق چک حل حل نیم حین بوضہ محبہ حیا جی ہے

سرسشیں کیا مٹا لیں

ما سبب سجده بر سر اسفین سفید است؟ حق سبک سجدہ

سلیم بن موسیٰ =

صنعتوں کی مشالیں

صاحب۔ بیچ صاحب۔ سر جس سمیتیں نہیں ضبط صبح نصف حق

فک شبکه عمل سیم فیم صس عیو جہ می سے

طظ طظی ا مشا لہیں

طالب علم طوطی طش طعش ططش طق طک طک طک

عظیم طہسم طن طوط طوطہ طوطی ط

ع مع لم مشا لیس

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْغَسْلِ لَمْ يَكُنْ غُسْلُهُ بِطَوْبٍ حَتَّى يَشْرِبَ مِنْهُ»

علیٰ حمید عظیم عن عودہ عظیمہ علامی ع

چار حرفوں کے الفاظ

انڈر - مرغی - چراغ - حالت - خراب - میرا - تیرا - غوطہ - طوطا - فرصت
بکری - پتنگ - گیدڑ - ہندسہ - لڑکا - لڑکی - شامل - کامل - سرشد
دوٹی - بوٹی - بساں - کتاب - کانہہ - تختی

پانچ حرفوں کے الفاظ

بندوق - صندوق - مسہری - نہایت - مضبوط - سروتہ - قینچی - کلوا
رومال - تعویذ - چونٹی - انگلی - رضائی - دولٹہ - چپاتی - شہلی - پنچک

چھ حرفوں کے الفاظ

جولاہا - تنبولی - چونٹی - نالائق - بچھڑا - بھڑیا - جھنگر - دھنور - بکھڑا
جھنگا - چمکاڑ

سات حرفوں کے الفاظ

جمنونا - نیکنہ - گھروٹی - گنگور - گنگوٹھ - بھایا - چپکٹا - بھڑی - بھنور
آکھ اور نو حرفوں کے الفاظ

بھنوندی - چھوندی - بیوہوٹی - گھونگرو - ہستار - بھنوندی

دسوں کے نام

شنبہ - یک شنبہ - دوم شنبہ - سوم شنبہ - چار شنبہ - پنج شنبہ - جمعہ
ہفتہ - اتوار - پیر - منگل - بدھ - جمعرات - جمعہ

بھینوں کے نام

محرم - صفر - ربیع الاول - ربیع الثانی - جمادی الاول - جمادی الثانی
رجب - شعبان - رمضان - شوال - ذیقعدہ - ذی الحجہ

انگریزی مہینے

جنوری - فروری - مارچ - اپریل - مئی - جون - جولائی - اگست - ستمبر - اکتوبر - نومبر - دسمبر

جملے

خدا سے ڈر، غمگین نہ ہو، گریہ نہ کر، رشوک کے نماز پڑھ۔ نمازی آدمی نماز کا پیارا ہے۔ بے نمازی مرتد
 سے بدتر ہے۔ کسی بچہ کو مت کر۔ مفلوک کی دعا بڑی جلدی قبول ہوتی ہے۔ ناخوش کسی باندہ
 یا چریا کو متانا۔ کئے بلج کو بارنا بہت بُنا ہے۔ مارا یا پکایا مانو۔ اُٹلی مار کو فخریانہ درل
 سے اُنکی خدمت کرو۔ جنت مال باپ کے قدموں کے تلے ہے۔ اُسٹ کر اُنکو جواب مت دے۔ بد
 خستہ میں کہیں پیپ پیپ پانپ نہ لو۔ کسی بات میں اُن کوعت متاؤ۔ جڑوں سے سامنے ادب ہے
 رہو۔ چوٹو کو نہت نہ پیار سے رکھو۔ کئی کو خیر نہ جانو۔ اپنے کو سیکہ بانو اپنے کو بڑا بچن بڑا
 بات نہ کسی کو سُکنا چمکانا عید نک نہ بُرائی ہے۔ کھانا داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ پانی چائے ہاتھ
 سے پیو۔ بائیں ہاتھ سے شیطاں کھانا پیتا ہے۔ پانی تین سانس میں پیو۔ کھانا کھنڈا کر کے کھا۔
 گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ جو بات کہو سچ کہو۔ چھوڑ بونا بُرا کھانا ہے۔ صبح اُٹھ کر بڑا
 کو سلام کیا کرو۔ نماز کے بعد اُن شریعت کی تلاوت کیا کرو۔ سب خوب یاد کیا کرو۔ بار بار اسم
 کھانا بہت بُری بات ہے۔ اپنی کتاب کو استیاء سے رتھو کسی کی صورت بُری سو تو اُس کو
 انگلیوں پر نہ چٹاؤ۔ قدا کے نزدیک بُری صورت سب ایک ہے۔ شرارت نہ کر کیا کرو۔
 تو تم پر کبھی مار پڑے۔ لڑک ہائیں ہاتھ سے صاف کیا کرو۔ استیجا ہائیں ہاتھ سے کیا کرو۔
 پاخانے جلانے وقت پہلے بائیں پیرا بند رکھو اور نکلنے وقت پہلے داوال پیر لگا لو۔ جوتی پہلے
 داپنے پیر میں پہنا کرو۔ اور پھر بائیں میں۔

قواعد مخصوص استعمال حروف

د، ہ، ی، ے، ا، ل

ان کے استعمال کے قاعدے

یہ حرف کبھی غٹہ یعنی تاک میں بولا جاتا ہے۔ جیسے ٹانگ، مانگ، ہینگ، سینگ،
 چوپنچ، بھول، کنڈال، بھونک، بھانگ، بانڈ، اونٹ، بانکا، پانس، پھانس، نیند
 سانپ، لونگ، سونف، گوند، مینڈک، کنڈل، سُنہ، مانڈی، چروخی، بھانڈ۔

اس حرف کے بعد اگر ب یا پ ہو تو میم کی آواز نکلتی ہے۔ لیکن آواز نہیں نکلتی جیسے
انبیاء۔ رنبہ۔ کششہ۔ عنبر۔ کعبہ۔ منبر۔ چنپنا۔ چنپت۔
و کے استعمال کے قاعدے

اس حرف کے اول اگر پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جائے تو اسکو مچھول کہتے ہیں۔
جیسے شور۔ گور۔ چور۔ مور۔ زور۔ نوک۔ بول۔ ہوش۔ جوش۔ پورا۔ کٹورا۔ کورا۔
اور اگر اس حرف کے اول پیش ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جائے تو معروف کہلاتا ہے۔
جیسے دُور۔ مَور۔ نَور۔ پَور۔ چَور۔ دَول۔ مَول۔ جَول۔ دَول۔ جَول۔ جَول۔ جَول۔
اور اگر یہ حرف لکھا ہے اور پڑھا نہ جاوے تو معبر کہلاتا ہے۔ جیسے خواہ۔ خواہ۔
خوش۔ خواہش۔ خواہ۔ خوش۔ خواہ وغیرہ۔

دو پیشی ہا کے استعمال کے قاعدے

یہ حرف ہمیشہ دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے اور مخلوط لفظ کہلاتا ہے۔ جیسے
بھانڈ۔ کھانڈ۔ جھوٹ۔ چھینٹ۔ چھیک۔ جھانچھ۔ کھیل۔ جھوت۔ پھول۔ ٹھوک
ٹھوگر۔ ٹھول۔ بڑھیا۔ بانگ۔ بھو۔

چھوٹی ٹی کے قاعدے

اس حرف کے اول ہمیشہ زیر ہوتا ہے اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جاتا ہے اور حرف
کہلاتا ہے۔ جیسے دی۔ بُری۔ بھلی۔ بھنی۔ سڑی۔ بھلی۔ ہنسی۔ خوشی۔ بنی۔ ولی
ڈلی۔ چھپکلی۔ چوڑی۔ مالی۔ بجلی۔

کبھی یہ لفظ کسی لفظ کے آخر میں آئی آواز دیتا ہے اور مقصورہ کہلاتا ہے۔ جیسے
سیسی۔ سوٹی۔ جبتے۔ مصطفیٰ۔ مرتضیٰ۔ حتیٰ۔ الی۔ علی۔ مولیٰ۔ یحییٰ۔ صغریٰ۔

بڑی ٹی کے قاعدے

اس حرف کے اول میں اگر زیر ہو اور خوب ظاہر کر کے پڑھا جائے تو کبھی اس کو دے
کہتے ہیں اور کبھی اس طرح (ای) کہتے ہیں اور اس کو مچھول کہتے ہیں جیسے کہ دے

نے۔ تھے۔ دیئے۔ پئے۔ آئے۔ گئے۔ کو۔ ذی۔ تھو۔ دھو۔ لھو۔ آئے۔ گئے۔

ال کے قاعدے

یہ دونوں حرف اگر اب ج مخ غ غنہ قی گ م و دی کے اول میں ملائے جائیں تو صرف ال پڑھا جاوے گا۔ جیسے حتی الامکان۔ عبد الباری جواب الجواب۔ عبد الحزب۔ عبد الخالق۔ نور العین۔ عبد الغنی، بافتل، عبد القادر۔ عبد الکریم۔ سب لکل حتی الماتۃ۔ عبد الوہاب، بوالہوس، طویل الید۔ ادا کرت ہٹ وڈ رز سشس عس ض ظا ل ن کے اول میں پڑے جاویں تو یہ دونوں نہ پڑھے جاویں گے بلکہ ال کے بعد واسطے حروف پر تشدید پڑھی جاوے گی جیسے عند التاکید۔ بحکم الشاقب۔ سلیم الدین۔ غی الذمین۔ عبد الرزاق۔ حکیم الزوال۔ عند السؤال۔ عبد الشکور۔ بالصواب۔ بالفور۔ میزان الطب۔ وسیلۃ النظر قائم البسل۔ نصف النهار۔ وغیرہ۔

حرکات و سکانات ذیل ال استعمال

نام	صورت	آواز	نام	صورت	آواز
لم	س	ا	تنوین وزیر	ر	ن
تنوین دوزیر	ے	ن	تنوین پیش	و	ن
تشدید	ی	دوہرا حرف	سکون	و	دوہرا حرف
وقف	۔	سکون کے بعد	۔	۔	تخفیر تاخیر

مد کے قاعدے

یہ حرکت الف کے اوپر آتی ہے جیسے آج۔ آگ۔ آما۔ آہ۔ آس۔ آل۔ آم۔ آل۔ آنت۔ آدھی۔ آری۔ آپ۔ آندھی۔ آیا۔ آدم۔ آفت۔ آہٹ۔ آو۔ آسمان۔ تنوین دوزیر پر حرکت ہمیشہ الف کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی ت کے ساتھ بھی آتی ہے۔ جیسے معاً۔ فوراً۔ مثلاً۔ اتفاقاً۔ عمداً۔ سہماً۔ خصوصاً۔ عموماً۔ یللاً۔ کرباً۔ جبراً۔ قہراً۔ بغضتہ۔ عداوۃ۔

توین و نیریہ = جیہ یومیئہ جیئہ

تو میں دوستی کے لیے نور کا حور۔

تشدید کے قاعدے

یہ حرکت جس حریت پر ہوتی ہے وہ دوسرے بڑھا جاتا ہے جیسے اُلو۔ چلو۔ کھلو۔
لہو۔ پٹی۔ کٹا۔ دلی۔ پڑھو۔ کھلی۔ لکڑ۔ لہو۔ سچا۔ کچا۔ پکا۔ پٹا۔ پٹا۔ پٹو۔
پٹ۔ پٹا۔ پھٹا۔

سکون پاہنم کے قاعدے

اس کے معنی بخیر ہونے کے ہیں۔ اس سے پہلے حرف کو اسکے متلا کر ٹھہر جاتے ہیں جس حرف پر یہ پڑتا ہے وہ ساکن کہلاتا ہے جیسے اب۔ حب۔ دل۔ دم۔ من۔ ہن۔ ون۔ سُن۔ کُن۔

وقت کے قاعدے

یہ مسکون کہے بعد ہوتا ہے۔ جس حرف پر یہ ہوتا ہے موقوف کہلاتا ہے۔ جیسے اُڑ
جیر، صبر، قیر، علم، گوشت، پوست، قیر، مہر، شہر، بند، نرم، سخت، سخت
خط لکھنے کے متعلق ضروری ہدایات

میں کسی کو خط لکھنا منظور ہو تو پہلے یہ خیال کر لو کہ وہ تم سے بڑا یا چھوٹا یا برابر مجھ سے
 تاراوی ہو یا میں کے موافق خط میں الفاظ لکھو۔ بڑوں کے خط کو والا نامہ۔ سرفراز نامہ
 افتخار نامہ۔ کرامت نامہ۔ عزت نامہ۔ سعیدہ عالی۔ صحیفہ گرامی لکھتے ہیں۔ اور جو شخص
 بہت بڑا ہو تو اسکو اپنی جگہ آنجناب۔ جناب عالی۔ جناب والا۔ حضرت ملا حضرت عالی
 لکھتے ہیں۔ جیسے یہ لکھنا منظور ہو کہ آپ کا خط آیا تو یوں لکھینگے۔ جنابے الا کا سرفراز نامہ
 آیا اور آیا کی جگہ یوں لکھتے ہیں۔ سرفراز نامہ صادر ہوا۔ سرفراز نامہ نے مشرف فرمایا اور
 بنوٹے کے خط کو مستر نامہ۔ راحت نامہ لکھتے ہیں۔ اور برابر والے کے خط کو عداوت نامہ
 لڑم نامہ لکھتے ہیں۔ اور خط لکھنے کا طریقہ یہ ہے مثلاً اگر باپ کو خط لکھو تو اس طرح لکھو۔ بچہ
 الد صاحب خند و ختم فرزند ان دام ظلمت العالی۔ اشلام علیکم۔ بعد تسلیم بعد آدائے

تعلیم کے عرض یہ ہے کہ آپ کو الامامہ آیا غیرت مزاج مبارک کے دریا نیت ہونے سے حسینا
ہیں۔ اسکے بعد اوج پر کچھ غمیوں کچھ منظور ہو گئے۔ وہیں میں خود انہم ظلم العالی تک جو کچھ لکھا
جاتا ہے اسکو القاب سے ہمیں بعد اس کے بعد سلام دے دیا جو کچھ لکھا جاتا ہے اس کو ادب
کہتے ہیں۔ اسکے بعد جو مالی پاب ہو گئے وہی کو خط کا منموی کہتے ہیں۔

بڑوں کے القاب آداب

والد کے نام جناب والدہ صاحبہ معظم و محترمہ فرزندانی مخدوم و متاع کترایاں دام ظلم العالی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

والد کے نام جناب والدہ صاحبہ معظم و محترمہ دام ظلم العالی۔ و سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
بعد آداب و تسلیم بعد تعظیم عرض ہے کہ۔

ایضاً جناب والدہ صاحبہ معظم و محترمہ دام ظلم العالی علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
بعد آداب و تسلیم کے التماس ہے کہ۔

ایضاً جناب والدہ صاحبہ معظمی و محترمیٰ معظم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ۔ بعد آداب و تسلیم عرض ہے کہ۔

ایضاً معظمی و محترمیٰ دام ظلم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد تسلیم کے عرض ہے کہ۔
معظم و محترمہ فرزندانی مخدوم و متاع خرداں دام ظلم العالی السلام علیکم و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد تسلیم بعد تعظیم عرض ہے کہ۔

خالو کے نام جناب خالو صاحبہ معظم و محترمہ خودداران دام ظلم العالی السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ایضاً جناب خالو صاحبہ مخدوم و محترم کترایاں دام ظلم العالی السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

والد کے نام جناب والدہ صاحبہ مخدومہ و محترمہ دام ظلم۔ السلام علیکم

ہندو اور دھرم و رتی علم و دھرم کے راج ہو کہ بہت عرصہ سے تمہارا کوئی بھائی
 اس کو دل کو تود تھا لیکن پرسوں تمہارے بڑے بھائی کا سرنامہ آیا خیریت دیا
 یہ اطمینان ہوا۔ اس خط نے یہ بھی معلوم ہوا کہ تم کو لکھنے پڑھنے کا چھ شوق نہیں ہے
 میں بہت کمال لگاتی ہوں۔ یہ بھی سنا ہے کہ بعض عورتیں تمہاری لکھنے پڑھنے کہتی ہیں
 یوں کو لکھانے پڑھانے سے کیا فائدہ۔ انکو تو سینا پر دنا کہنا پڑے گا۔ انہیں تو غرور کا
 آپ انکو بڑھا لگا کر کیا مردوں کی طرح سووی بنانا ہے۔ یہ سنا ہے کہ انہی
 کے برعکس سے تمہارا دل آغاٹ ہو گیا ہے اور تم نے محنت کم کر دی ہے جسے میری
 تم کو لکھنے پڑھنے کے لئے دیکھو کہ کہتے رہ کر نہ جانا اور یہ سمجھو کہ مجھ سے بڑھ کر کیا کوئی
 خیر خواہ نہیں ہو سکتا اسلئے میری یہ نصیحت یاد رکھو کہ ان عورتوں کا یہ کہنا بالکل
 بچہ کہ کہ انکم اتنا ہر عورت کیسے ضروری ہے کہ اردو لکھ پڑھ لیا کرتے ہیں
 لکھنا سکتے ہیں اور لکھنا پڑھنا نہ سنانے میں آئے بڑے نقصان میں آؤں تو نہ رہا
 اور جاتی ہے میں نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے عورتیں تو اب کو سیاب اور شرب کو ردا
 اور جوتہ جہیز کو ہینر دکان کو جو کام اور بعض مقام لوتی ہیں اور عورتیں شرمیلی بھی بنتی
 ہیں اور شرمیلی ہیں اور ان کی نقلیں کرتی ہیں سوچو کہ لکھنے سے یہ عجب بالکل باہتلا
 اور شمار و ذمہ درست ہو جاتا ہے دین و ایمان دوست بچھاتا ہے بڑے بڑے عورتیں
 بہت سیکھیں ایسے کرتی ہیں جن سے ایمان قائم نہ رہے اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ
 ختم اس وقت ہوتے آجائے تو کافروں کی طرح ہمیشہ دوزخ میں پڑا رہنا پڑے گا یہی
 دلی ہو سکتی پڑھنے لکھنے سے یہ کھٹکا جانا رہتا ہے اور ایمان مضبوط ہو جاتا ہے قیسرے
 درست جو خاص عورتوں ہی کے لئے ہوتا ہے وہ مجھ کو ایسا ہیہ سارے کفر کا
 اب ہر وقت اپنی نگاہ میں پڑتا ہے چوتھے اولاد کی پرورش عورت سے تو بڑا
 کیونکہ جو بچے مان کے یا نہیں یاد رہتے ہیں خاص کر لڑکیاں تو مال ہی کے کیا
 نہیں تو اگر ان پر بھی ہوگی تو ان کی عادتیں اور سجاوٹ بھی اچھی ہوگی تو اولاد کا

دوبی دیکھ گئی اور کبھی رکبیں اسی میں خوش اخلاق رہتی مائیں اور نیکی جت ہوگی کہ بڑی
 انکو ہر وقت تعلیم کرتی اور ٹوکتی رہے گی دیکھو کہ کتنا بڑا فائدہ ہے ہاں بچوں یہ کہ جب
 علم ہوگا تو ہر وقت اپنے مال و پادہ عزیز اقارب کا رتبہ بچان کرانگے حقوق ادا کرنے
 اسکی دنیا اور عقبی راحت و دلوں بچاؤ منگی۔ ان سب کے علاوہ بڑھان جاننے میں
 بڑی قیامت ہو کہ گھر کی بات غیروں پر ظاہر کرنی پڑتی ہے یا اسکے چھپانے سے نقصان
 عورتوں کی باتیں اکثر حیا و شرم کی ہوتی ہیں لیکن اپنی ماں بہن سے کبھی ظاہر کرنے کی
 ہوتی ہے اور اتفاق سے ماں بہن وقت پر پاس نہیں ہوتیں ایسی صورت میں یا
 کرنی پڑتی ہے اور دوسروں سے خفا لکھا جائے تاہم یا نہ کہنے سے بہت نقصان
 ہے۔ اسکے علاوہ ہزاروں فائدے ہیں اور بڑھان جاننے میں جو قیامتیں ہیں ان کو
 بیان کروں۔ دیکھو اب ہم میری نصیحت یا درکھنا اور پڑھنے لکھنے سے ہرگز بچی نہ بچنا۔ زیادہ
 راقم عبداللہ از بنارس ۲۸ رمضان ۱۲۸۰

بیٹی کی طرف سے خط کا جواب

مخفم و محترم فرزند نامہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد ازاں
 کہ عرض ہے کہ حیفہ عالمی نے ہمارے ہرگز مشرف فرمایا آپ کے مزاج کی خیریت دریافت
 سب کو اطمینان ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ذات با برکات کو ہمارے سرور پر قائم رہا
 رکھے جناب اللہ بندہ کے پڑھنے لکھنے کی نسبت جو لکھا ہے اس سے مجھ کو بہت
 بیشک لوگوں کے کہنے سے کی وجہ سے میرا دل اچھا ہو گیا تھا۔ اب جس دن سے دل
 ہے میں بہت دل لگا کر پڑھتی ہوں اور کچھ بڑا اچھا لکھنے بھی لگی ہوں۔ بیشک آپ کا
 بچا ہے کہ اسمیں بے انتہا فائدہ ہے ہیں اور جو عورتیں کھانا پڑھتا نہیں جانتیں وہ
 پچھتاتی ہیں کہ میں نے کیوں نہ سیکھ لیا۔ پرسوں کی بات ہے کہ بیشک ارہا حسب کی بیوی
 پڑوس لیر رہتی ہیں انکے اسموں کا خط کیا اور دھرمی آجکل کوئی کمر دے نہیں رہا
 ایک کی خوشنایس کرتی پھر کیا کہ کوئی خط پڑھ دلوے یا کہیں سے پڑھ۔

دکان کی سی ہے سنا گیا تھا کہ اُن کا بُرا حال ہے اسوجہ سے بچاری گھرا رہی تھیں دو پہر
 کو پہ خط دن بھر پڑا اور کوئی پڑھنے والا نہ ملا مگر کچھ بعد بچاری میرے پاس آئیں تو
 نادانِ حال مٹایا تب اُنکا جی ٹھکانے ہوا تب میرے جی کو یہ بات لگ گئی کہ جینک پڑے
 اسنے پہنچ بھی بڑی دولت ہے، اور اُنکے جاننے سے بعضے وقت بڑی نصیبت پڑتی ہے اور
 تقدیر ہوں کہ ہماری برادری میں پانچ بیٹیاں خوب پڑھی لکھی ہیں اور جہاں جاتی ہیں اُنکا
 رشتہ کرت جوتی ہے۔ جو بات خلاف شرع کسی سے ہو جاتی ہے یا بیاہ شادی میں کوئی بُری رس
 نہ پڑے تو اُنکو ٹوکتی ہیں منع کرتی ہیں خوب سمجھا کر نصیحت کرتی ہیں اور سب بیٹیاں چمکی
 ہیں اُن لگا کر سنتی رہتی ہیں جو کوئی بات پوچھنی پڑتی پڑا نہیں سے پوچھتی ہیں بیٹیوں میں
 پالنے والے دی پوچھی جاتی ہیں۔ ساری بیٹیاں اُنکی تعریفیں کرتی رہتی ہیں اسلئے میں سزا
 بڑا ہر پڑھنا سیکھوں گی مجھ کو خود بڑا شوق ہو گیا ہے آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے
 ماں بھائی مجھ کو یہ دولت نصیب فرمائے باقی یہاں سب خیریت ہو نیادہ عہدِ ادب تھا
 آپ کی نوٹری خدیجہ عفی عنہا از سہ ماہ پر ۶۸ رمضان۔ دہشتہ

بھائی کے نام خط

میرا نام راحت جان بی بی صدیقہ سلمہا اللہ تعالیٰ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد دعا کے
 پڑھا کہ تمہارا دستر نامہ آیا۔ حال معلوم ہونے سے تسلی ہوئی تمہارے پڑھنے کا حال سُنا کہ
 تم کو خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں برکت دیوے اور تمہاری سخت کا پھل تم کو ملے
 اللہ کے سب سے تم اپنے ہاتھ سے مجھے خط لکھو گی اُس دن میں تمکو پانچ روپے بھائی
 پر لکھنے والا نہ کرونگا۔ اور ایک نصیحت تمکو اور کرتا ہوں میں نے سنا ہے کہ تم شوخی بہت
 کرتی ہو اور کسی کا ادب لحاظ نہیں کرتی ہو اس بات سے مجھ کو بڑا افسوس ہوا کیونکہ آدمی
 کو نہ فقط لکھنے پڑھنے سے نہیں ہوگی جب تک ادب لحاظ نہ سیکھو گی لوگ تم سے ادب کے
 پیمانے اور پیار نہ کرینگے۔ پڑھنے لکھنے کے ساتھ سب سے اول لڑکے اور لڑکیوں کو لازم ہے
 کہ ان کے لیے جو کچھ ادب کے آدمی ہر روز عزیز یعنی ہر ایک کو پڑانا ہو جانا ہے اور سب

کسی کی خاطر کرتے ہیں۔ ادب کرنا ہمیشہ خوش نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی کا ادب یا نصیب۔ اب میں تمکو بتاتا ہوں کہ ادب کیا چیز ہے اور اسکا بڑا اور کیونکر نہ کیوں تم سے عمر یادداشتہ میں اثر ایسا کو بہت تعظیم سے سلام کرو اور اسے (کے پیوہ) بات زبان سے مت نکالو۔ نہ اپنے برابر والوں سے اس کے سامنے (بہت مزاح) اور دل لگی مذاق نہ کرو۔ جب تک کہ تم تو بہت نرم آواز سے جواب دینا چاہو تو یہ تو سلام کرو اور جو نصیحت کی بات کہے خوب غور سے سنو۔ یہ ہو تو یہ ہے اس کی بات مت کاٹو جہاں وہ بیٹھا ہو اس سے اوجھل نہ ہو۔ سکا نام بیکر مت پکارو بلکہ اس سے رشتہ لگا کر پوچھو۔ نام بڑا اگر لیا کرو۔ یہ بال بچھو بھی اماں اتانا جی آپا جان۔ اگر غصہ میں آکر وہ تمکو کچھ برا بھلا کہیں اور اسکا جواب مت دو۔ اُلٹ کر ان کو کچھ نہ کہو اس کا نام ادب اور آدھ آدھ کے یہ ضروری ہے۔ فقط محمد واجد حسین از فیض آباد

کسی برابر دالے کو خط لکھنا ہو تو اس کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کے ہر دافع اس طرح القاب لکھو۔

القاب

نیت فرمائے سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ مشفقہ فیہ۔ فیض اللہ علیہ۔ اللہ اللہ۔ پھر اس طرح آداب لکھو۔

بعد سلام سنوں کے عرض ہے۔ یا ایول لکھئے۔ بعد سلام و شوق ملاقات کے عرض لکھئے۔ بعد سلام و شوق ملاقات کے عرض ہے۔ پھر سنو کہ مضمون لکھو اور یہ خواہ نہ نہ تو اتنا بڑھا کہ لکھو جس طرح کہ بڑوں کو لکھتے ہیں اور نہ اتنا گھٹا کہ لکھو جیسے بڑوں کو لکھتے ہیں بلکہ ہر بات میں برابر کا خیال رکھو۔

خط کا بہتہ لکھنے کا طریقہ یہ ہے۔ نمونے کیلئے دو پتے لکھ جاتے ہیں

ہم شہر لکھنو۔ محلہ امین آباد۔ قریب مکان عبدالغنی صاحب باب تحصیل

بیت والا در جنت قبله رکعتی من جناب داروغه حیدر الزمان صاحب ام ظلم العالم
 بقام فیض آباد چوک - بر دوکان لیاقت حسین صاحب سادو کار - بمطالعہ چورد
 دت اطوار منشی محمد سعید الدین سلمہ اللہ تعالیٰ در آید۔
 گنتی

نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت
۱	۱۸	۲۵	۲۵	۶	۶	۶	۶
۲	۱۹	۲۶	۲۶	۷	۷	۷	۷
۳	۲۰	۲۷	۲۷	۸	۸	۸	۸
۴	۲۱	۲۸	۲۸	۹	۹	۹	۹
۵	۲۲	۲۹	۲۹	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۶	۲۳	۳۰	۳۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۷	۲۴	۳۱	۳۱	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۸	۲۵	۳۲	۳۲	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۹	۲۶	۳۳	۳۳	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۰	۲۷	۳۴	۳۴	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۱	۲۸	۳۵	۳۵	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۲	۲۹	۳۶	۳۶	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۳	۳۰	۳۷	۳۷	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۴	۳۱	۳۸	۳۸	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۵	۳۲	۳۹	۳۹	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۱۶	۳۳	۴۰	۴۰	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۱۷	۳۴	۴۱	۴۱	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۱۸	۳۵	۴۲	۴۲	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳

نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت	نام	صورت
تراٹوے	۸۵	پچاسی	۷۷	مستتر	۶۹	انتر	
چورٹوے	۸۶	چھاسی	۷۸	اٹھتر	۷۰	ستر	
پچاسی	۸۷	ستاسی	۷۹	نواسی	۷۱	متر	
چھاسی	۸۸	اٹھاسی	۸۰	اسی	۷۲	بہتر	
ستاسی	۸۹	نواسی	۸۱	اکاسی	۷۳	تہتر	
اٹھاسی	۹۰	توے	۸۲	بیاسی	۷۴	چہتر	
نواسی	۹۱	اکاٹوے	۸۳	تراسی	۷۵	پچہتر	
توے	۹۲	بالتوے	۸۴	چوراسی	۷۶	چہتر	

سچی کہانیاں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص جنگل میں جاتا ہو کہ ایک
 لی میں یہ آواز دہنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے۔ اس آواز کے ساتھ وہ
 دریا کے پھر لی زمین میں خوب پانی برسا اور تمام پانی ایک ٹالے میں جمع ہو کر
 ان کے پیچھے ہو گیا۔ دیکھتا کیا ہے کہ ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا بیچے سے پانی
 بہا۔ اس نے اس باغ والے سے پوچھا اے بندہ خدا تیرا کیا نام ہے اس نے
 یا جو اس نے بانی میں سنا تھا۔ پھر باغ والے نے پوچھا اے بندہ خدا تو میرا
 دریافت کر رہا ہے اس نے کہا کہ میں نے اس بدلی میں جس کا یہ پانی ہے ایک
 بڑا نام لیکر کہا کہ اس کے باغ کو پانی دے تو ایسا کیا حمل کرتا ہے اس نے کہا کہ
 بھلا تو مجھ کو کہنا ہی پڑا۔ میں اس کی پیداوار کو دیکھتا ہوں اس میں ایک
 خیریت کو دیتا ہوں ایک تنہائی اپنے لئے اور بال بچوں کے لئے رکھ دیتا ہوں
 بانی پھر اسی باغ میں لگا دیتا ہوں۔ خاندان سبحان اللہ کیا خدا کی رحمت
 انعامت کرتا ہے اس کے کام غیبی اس طرح انجام ہو جاتے ہیں کہ اس کو خبر بھی
 تھی۔ بیشک سچ ہے جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہر گناہ

دوسری کہانی

۱۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ نبی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی دوسرا گنجا تیسرا اندھا خدا تعالیٰ نے انکو آزمایا چاہا اور ان کے پاس ایک فرشتہ بھیج دیا وہ کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا کہ تجھ کو کیا چیز پیاری ہے اُس نے کہا مجھے اچھی رنگت اور خوبصورت کھال مل جائے اور یہ بلا جاتی رہے جس سے لوگ مجھے اپنے پاس بیٹھنے نہیں دیتے اور گھن کرتے ہیں اس فرشتہ نے اپنا ہاتھ اسکے بدن پر پھیر دیا اس وقت وہ چمکا ہو گیا اور اچھی کھال اور خوبصورت رنگت نکل آئی پھر چھا

تھ کو کون سے مال سے رغبت زیادہ ہے اُس نے کہا اونٹ سے اس ایک گاہن اونٹ بھی اسکو دیدی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے پھر گجے کے پاس آیا اور پوچھا کہ تجھ کو کونسی چیز پیاری ہے اُس نے کہا میرے بال اچھے نکل آئیں اور یہ بلا چھوے جاتی ہے

۲۔ لوگ مجھ سے گن کہتے ہیں فرشتہ نے کہا اچھا اور اپنا ہاتھ اسکے سر پر پھیر دیا فوراً چھا ہو گیا اور اچھے بال نکل آئے پھر پوچھا کہ تجھ کو کون سا مال پسند ہے اُس نے کہا گائے پس اسکو ایک گھن گائے دیدی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت بخشے۔ پھر اندھے کے پاس آیا اور پوچھا کہ تجھ کو کیا چیز پیاری ہے۔ کہا اللہ تعالیٰ میری نگاہ درست کر دے کہ سب آدمیوں کو دیکھوں اُس فرشتہ نے آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اُسکی نگاہ درست کر دی پھر پوچھا تجھ کو کیا مال پیارا ہے کہ بکری پس اسکو ایک گھن بکری دیدی تینوں کے بالوں میں بچے دیئے تھوڑے دنوں میں اسکے اونٹوں جنکلی پھر گیا اور اسکی گاہن سے اور اسکی بکریوں سے پھر وہ فرشتہ خدا کے حکم سے اپنی پہلی صورت میں کوڑھی کے پاس آیا

۳۔ کہ میں تم کو آرمی ہوں میرے سفر کا سب سے مال ختم ہو گیا اور آج میرے پہنچنے کا کوئی بدلہ نہیں سوا خدا کے اور پھر تیرا میں اس اللہ کے نام پر جس نے تجھے اچھی رنگت اور عمدہ کھال عنایت فرمائی ہے تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچ جاؤ ورنہ بولنا کہ تم میرا مال سے مجھے اور بہت سے حقوق ادا کرنے میں نرسو دینے کی

اسیں گناہیں نہیں فرشتے نے کہا شاید تجھ کو تو میں پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہیں تھا
 لوگ تجھ سے ٹھن کرتے تھے اور کیا تو مفلس نہ تھا پھر تجھ کو خدا نے پاک کئے اس قدر
 غنایت فرمایا۔ اس نے کہا کیا خوب یہ مال تو میری پشتوں سے باپ ادا کے وقت
 چلا آتا ہے، فرشتے نے ہاتھ جوڑا ہر تو خدا تجھے دیسا ہی کرے جیسا پہنے تھا۔ پھر
 پاس گیا اس نے بھی کوڑھی کی طرح جواب دیا پھر اندر چلے پاس آئی بچی ہوا
 میں آیا اور کہا میں مسافر ہوں بے سامان ہو گیا ہوں آج بجز خدا کے اور پھر تیرے
 کوئی وسیلہ نہیں ہے میں اس کے نام پر جس نے دوبارہ تجھے نگاہ بخشی ہے تجھ سے
 ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس سے اپنی کاروائی کر کے سفر پورا کروں۔ اس نے کہا بیشک
 اندھا تھا خداوند تعالیٰ نے اپنی رحمت سے مجھے نگاہ بخشی جتنا تیرا جی چاہے لجا اور خدا چاہے
 چھوڑ جائے کسی قسم میں کسی چیز سے تجھ کو منع نہیں کرتا فرشتے نے کہا اگر تو اپنا مال اپنے
 رکھ بھٹک نہیں چاہیے فقط تم تینوں کی آزمائش منظور تھی سو سوچ چکا خدا تجھ سے راضی
 اور ان دونوں سے ناراض فائدہ خیال کرنا چاہیے کہ ان تینوں کو ناشکری کا کیا جزا
 کہ تمام نعمت چین گئی اور جیسے تھے ویسے ہی رہ گئے اور خدا ان سے ناراض ہو اذیلا
 آخرت دونوں میں نامراد ہے اور اس شخص کو شکر کی وجہ سے کیا اجر ملا کہ نعمت بحال رہی
 اور خدا اس سے خوش ہوا اور وہ دنیا اور آخرت میں شاد و بامراد ہوا۔

تیسرے مہمان کی کہانی

ایکبار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کہیں سے کچھ گوشت آیا اور خباب رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت ہجت اچھا لگتا تھا اس لئے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے
 نادہ سے فرمایا کہ یہ گوشت خاق میں رکھ دے شاید حضرت نوش فرمائیں۔ اس نے خاق
 میں رکھ دیا اتنے میں ایک سائل آیا اور دروازہ پر کھڑے ہو کر آواز دی بھیجو اللہ کے
 خدا برکت کرے صبر میں سے جواب دیا خدا تجھے بھی برکت دے اس لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ
 چیز دینے کی موجود نہیں ہے وہ سائل چلا گیا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لائے اور فرمایا اے ام سلمہ تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے۔ انھوں نے کہا ہاں ہے اور خادمہ سے کہا جا وہ گوشت آپ کے واسطے لے آ۔ وہ گوشت لینے گئی دیکھتی ہے کہ وہاں گوشت کا نام بھی نہیں فقط ایک مفید پتھر کا ٹکڑا رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے کھانا کونہ دیا تھا اسلئے وہ گوشت پتھر بن گیا۔ فائدہ غور کیجئے کہ خدا کے لئے دے دینے کی یہ نحوست ہوتی کہ اس گوشت کی صورت بگڑ گئی اور پتھر بن گیا اسی طرح سائل ہو رہا کر کے جو شخص خود کھانا ہے وہ پتھر کھانا ہے جسکا اثر ہے کہ سنگدلی اور دلی سختی بڑھتی چلی جا رہی ہے چونکہ حضرت کے گھر والوں کے ساتھ خداوند کریم کی بڑی غیبت اور محبت اسلئے اس گوشت کی صورت کھٹی دکھا ہوں میں بد لہی تاکہ اس کے استعمال سے محفوظ رہیں۔

چوتھی کہانی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ فجر کی نماز پڑھ کر اٹھنے یا روضہ طیب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب تو نہیں کیا؟ اگر کوئی دیکھا تو عرض کر دیا کرتا تھا آپ کچھ تعبیر فرمادیتے تھے۔ عادت کے موافق ایک بار سب پوچھا کسی نے کوئی خواب دیکھا تو سب نے عرض کیا کہ کوئی نہیں دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے آج رات خواب دیکھا ہے کہ دو شخص میرے پاس کے سیراب تھے کھڑے ایک مشاعرہ میں کی طرف چلے دیکھا کیا ہوں کہ ایک شخص ٹھٹھا ہوا ہے اور دوسرا کھڑا ہوا ہے اور اسکے ساتھ میں ہے کانر ہو رہا اس ٹھٹھے میں ہے کٹے اس کی حیرت کیا یہاں تک کہ دیکھتا ہوں پتھر سے کٹے کے ساتھ بھی یہی معاملہ کر رہا ہے اور وہ کتا اس کے ساتھ ہو جاتا ہے پھر اسکے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے وہ دونوں شخص بولے اگے چلو ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک شخص پر گزرا بول لیا ہوا ہے اور اسکے سر پر ایک شخص بھاری پتھر لے کر کھڑا ہے اس سے اسکا سر نہایت زور سے پھوڑا ہے جب پتھر اسکے سر پر ہے مارنا ہے پتھر ٹوٹ چکا ہے اور جا کر ہمارے جب اسکو اٹھانے کیلئے جانا پڑا تو ابھی تک ٹوٹ کر اسکے پاس آئے نہیں پاتا کہ اسکا سر پھٹا ہوا جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے اور پھر اسکو اسی طرح پھوڑا ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے اگے چلو یہاں تک کہ ہم ایک غار پر پہنچے جو مثل تنور کے تھا نیچے سے فرخ تھا اور اوپر

تنگ اسیر لگ جل ہی تھی اور اسمیں بہت سے ننگے مرد اور عورتیں بھڑے سجے ہیں جسوقت وہ آگ
 اُپر کو اٹھتی ہے اس کے ساتھ وہ سب اُپر اٹھ جاتے ہیں یہاں تک کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہیں پھر
 جسوقت وہ بیٹھتی ہے وہ سب بھی نیچے چلے جاتے ہیں میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے
 آگے چل رہے آگے چلے یہاں تک کہ ایک نوں کی نہر پر پہنچے اس کے پیچ میں ایک شخص کھڑا ہے اور ہر
 کن سے پر ایک شخص کھڑا ہے اور اس کے ساتھ بہت سے پتھر پڑے ہیں وہ نہر کا اندر والا شخص نہر کے
 کنارے کی طرف آتا ہے جسوقت وہ نکلتا چاہتا ہے کہ اسے والا شخص اس کے منہ پر پتھر اسے دروازہ بنا کر کہ
 وہ پھر اپنی اصلی جگہ جا پہنچتا ہے پھر جب بھی وہ کنارے کی طرف چاہتا ہے اسی طرح پتھر مار کر مٹا دیتا ہے
 میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ دونوں بولے آگے چل رہے آگے چلے یہاں تک کہ ہم ایک سرے سے بھڑے باغ میں
 پہنچے ہمیں ایک بڑا درخت اور اس کے نیچے ایک بوڑھا آدمی اور بچے بیٹھے ہیں اور اس درخت کے قریب
 ایک اور شخص بیٹھا ہوا ہے اور اس کے سامنے آگ جل رہی ہے اور اسکو دھونک رہے پھر وہ دولا
 جھکو چڑھا کر درخت کے اوپر لیکے اور ایک گھر درخت کے نیچے نہایت عمدہ بن ہاتھا اسمیں
 لیکے میں نے ایسا گھر بھی نہیں دیکھا اسمیں مرد بوڑھے جوان عورتیں اور بچے بہت سے تھوڑے بڑے
 لاکر اور اوپر لیکے وہاں ایک سر پہلے گھر سے بھی عمدہ تھا اس میں لیکے اس میں بوڑھے اور جوانا
 تھے میں نے ان دونوں شخصوں سے کہا کہ تم نے مجھ کو تمام رات پھر اباب بتاؤ کہ یہ کتنا بڑا
 انھوں نے کہا کہ وہ شخص جو تم نے دیکھا تھا اس کے کلمے چیرے جاتے تھے وہ شخص جھوٹا ہے کہ تھوٹی بات
 کہا کرتا تھا اور وہ باتیں تمام جہان میں مشہور ہو جاتی تھیں اس کے ساتھ قیامت تک یونہی کہتے
 رہینگے اور جس کا سر کھپوڑتے ہوئے دیکھا وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو علم قرآن و دیارات
 اس ہے غافل ہو کر سوتا اور دن کو اس پر عمل نہ کیا قیامت تک اس کے ساتھ بھی معاملہ ہوگا
 اور مخلوق تم نے آگ کے غار میں دیکھا وہ دنیا کر مینا ہے لوگوں میں اور درخت کے نیچے بوڑھے شخص تھے
 وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے ارد گرد جو بچے تھے وہ لوگوں کی نابالغ اولاد ہے
 اور جو آگ دھونک رہا تھا وہ مالک داروغہ و وزخ کا ہے اور پہلا گھر جس میں آپ اخل ہوئے
 وہ عام مسلمانوں کا ہے اور یہ دوسرا گھر شہیدوں کا ہے اند میں جبرئیل ہوں اور میکائیل

ہیں۔ پھر لوہے سر اوپر اٹھاؤ میں نے سر اٹھایا تو میرے اوپر ایک سفید بادل نظر آیا اور
کہ یہ تمہارا گھر ہے میں نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں اپنے گھر میں داخل ہوں لوہے ابھی تمہاری عمر
باقی ہے پوری نہیں ہوئی اگر پوری ہو چکی ہوتی تو ابھی چلے جاتے فائدہ لانا چاہیے کہ
بنیاد کا خواب وحی ہوتا ہے۔ یہ تمام واقعے سچے ہیں اس حدیث سے کئی چیزوں کا حال معلوم ہوا
اول تو جھوٹا کاکہ کسی سخت سزا ہے دوسرے عالم بے عمل کا تیسرے زمانہ کا جمعے سود
خدا سب مسلمانوں کو ان کاموں سے محفوظ رکھے۔

عقیدوں کا بیان

عقیدہ کا تمام عالم بالکل ناپید تھا پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا عقیدہ
اللہ ایک ہے وہ کسی محتاج نہیں نہ اس نے کسی کو جنا ہے نہ وہ کسی سے جنا گیا نہ اس کوئی بی با
ہے کوئی اس کے مقابل نہیں عقیدہ وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا عقیدہ کوئی چیز اس کے
مثل نہیں وہ سب کے زلائی عقیدہ وہ زندہ ہے ہر چیز پر اس کو قدرت ہے کوئی چیز اس کے علم سے باہر
نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے سنا ہر کلام فرمانا ہے لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں
جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس کو روک ٹوک نہیوالا نہیں وہی پوچھنے کے قابل ہے اس کا کوئی ساتھی
نہیں اپنے بندوں پر مہربان ہے بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے وہی اپنے بندوں کو سب
آفتوں سے بچاتا ہے وہی عزت والا ہے بڑائی والا ہے ساری چیزوں کو پیدا کرتیوالا ہے
اس کا کوئی پیدا کرتیوالا نہیں گناہوں کا بخشنے والا ہے زبردست ہے بہت دینے والا ہے وہی
پہنچا کرتیوالا ہے جس کی روزی چاہے تنگ کر دے اور جس کی چاہے زیادہ کرے جس کو چاہے بلند کر دے جس کو
چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے۔ انصاف والا ہے بڑے تحمل اور برداشت والا ہے عفو اور
عبادت کی قدر کرتیوالا ہے دعا کو قبول کرتیوالا ہے سمانی والا ہے وہ سب پر حاکم ہے اس پر کوئی
حاکم نہیں اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں وہ سب کا کام کرتیوالا ہے اسی نے سب کو پیدا کیا ہے وہی
قیامت میں پھر پیدا کر لیا وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اس کو نشانوں اور عقبتوں سے سب
جانتے ہیں اس کی ذات کی باریکیوں کو کوئی نہیں جان سکتا۔ گنہ گاروں کی توبہ کو قبول کرتا ہے جو سزا

کے قابل ہیں انکو سزا دیتا ہے وہی ہدایت کرتا ہے جہاں میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے
 بے اس کے حکم کے ذرہ نہیں ہلتا وہ جوتا ہے نہ اٹکتا ہے وہ تمام عالم کی حفاظت کرتا ہے
 وہی چیز دکھاتا ہے پوئے ہے اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفاتیں اسکو حاصل ہیں اور برائی
 نقصان کی صفت اس میں نہیں نہ اسمیں کوئی عیب ہے عقیدہ اس کی سب صفتیں ہمیشہ
 ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اسکی کوئی صفت کبھی نہیں جاسکتی عقیدہ مخلوق کی غفلتوں
 وہ پاک ہے اور قرآن حدیث میں بعض جگہ جو ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے اُنکے معانی اللہ کے
 حوالے کریں کہ وہی اسکی حقیقت جانتا ہے اور یقین کرتے ہیں کہ جو کچھ اسکا مطلب ہے ٹھیک اور
 خیر ہے یہی بات بہتر یا اسکے کچھ معنی لگالیں جس سے وہ سمجھ میں جائے عقیدہ عالم میں جو کچھ برا
 بھلا ہوتا ہے سکون خدا تعالیٰ اسکے ہونے سے پہلے ہمیشہ ہی جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق انکو
 پیدا کرتا ہے تقدیر اسکی نام ہے اور یہی چیز و کسے پیدا کرنے میں بہت سوجھ بوجھ میں جنکو ہر ایک نہیں
 جانتا عقیدہ بند کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور نواک کے کام اپنے
 اختیار سے کرتے ہیں مگر بند کو کسی کام کے کرنے کی قدرت پیدا نہیں ہے۔ گناہ کے کام کو اللہ
 میا ماراض اور نواک کے کام سے خوش پوئے ہیں عقیدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بند کو ایسے کام حکم
 نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے عقیدہ بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو
 سیدھی راہ بتائے آئے وہ گناہوں سے پاک ہیں گنتی انکی پوری طرح خدا تعالیٰ ہی کو معلوم ہے انکی
 سچائی بتائیں کو اللہ تعالیٰ نے انکے ہاتھوں ایسی نئی اور مشکل مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے
 ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں انمیں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب سے بعد محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور باقی درمیان میں ہوئے انمیں بعض بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح
 علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام داؤد علیہ السلام
 سلیمان علیہ السلام ایوب علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام زکریا علیہ السلام یحییٰ علیہ السلام
 عیسیٰ علیہ السلام الیاس علیہ السلام الیخ علیہ السلام یونس علیہ السلام لوط علیہ السلام اور لیس علیہ السلام
 ذوالکفل علیہ السلام ہود علیہ السلام عالج علیہ السلام شعیب علیہ السلام عقیدہ سب پیغمبر

کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتائی اس لئے یوں عقیدہ رکھتے کہ اللہ تعالیٰ کے پیچھے جو ہے
جتنے بھی پیغمبر ہیں ان سب پر ایمان لائے جو ہم کو معلوم ہیں ان پر بھی اور جو ہم کو معلوم نہیں
ان پر بھی عقیدہ پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے سب سے زیادہ مرتبہ
ہمارے پیغمبر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آ سکتا تھا
تک جتنے آدمی اور جن ہو گئے آپ ان سب کے پیغمبر ہیں عقیدہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس میں اور وہاں سے ساتویں مہانہ پہ
اور وہاں سے جہاں تک اللہ کو منظور ہو اپنی یا اور پھر مکہ میں پہنچا دیا اسکو معراج کہتے ہیں
عقیدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات کو نور سے پیدا کر کے انکو ہماری نظروں سے چھپا دیا جو انکو
فرشتہ کہہ دیا ہے بہت سے کام انکے حوالے ہیں وہ کبھی کوئی کام اللہ کے حکم کے خلاف نہیں
کرتے ہیں جس کام میں لگا دیا ہے اسی میں لگے ہوئے ہیں ان میں چار فرشتے بھی بہت مشہور
ہیں حضرت جبریل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام حضرت اسرافیل علیہ السلام حضرت
عزرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے وہ بھی پاکو دکھائی نہیں دیتی
انکو جن کہتے ہیں ان میں نیک بد سب طرح کے ہوتے ہیں انکے اولاد بھی ہوتی ہے انہیں
سب سے زیادہ مشہور جن ابلیس یعنی شیطان ہے عقیدہ مسلمان جب خوب عبادت
کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں کرتا اور پیغمبر علیہ السلام کی طرح
نا بعداری کرتا ہے تو اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں اس شخص
سے بھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتی یہاں عربی میں ان باتوں
کو کرامت کہتے ہیں عقیدہ ولی کہتے ہی بڑے درجے کو پہنچ جائے مگر نبی کے درجے کو نہیں
پہنچ سکتا عقیدہ خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جائے مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہوں شرع
کا پابند رہنا فرض ہے نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی اور جو گناہ کی باتیں ہیں
وہ اسکے لئے معاف نہیں ہو جاتیں عقیدہ جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست
نہیں ہوتا اگر اسکے ہاتھ سے کوئی اچھے کی بات دکھائی دے یا تو وہ جادو ہے یا نفسا فرمایا

شیطان دھندلا پاس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہیے عقیدہ کا دلی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سونے یا جانتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اسکو کشف اور الہام کہتے ہیں اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول کر دو اور اگر شرع کے خلاف ہے تو وہی عقیدہ اللہ و رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بند نہ کرنا دیں اب کوئی نئی بات دین میں لگانا درست نہیں ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں عقیدہ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی وسعت بہت سی غیروں پر کتابیں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں سنائیں ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں توہیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو انجیل عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو اور قرآن مجید آخری کتاب ہے اس کے فی کتاب بیان سے دنیا کی قیامت تک قرآن مجید کا ہی حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اسکو کوئی نہیں بدل سکتا عقیدہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مسلمانوں نے دیکھا ہے انکو دعائی کہتے ہیں انکی بڑی بڑی بزرگیاں آتی ہیں ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیے اگر انکے آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آئے تو اسکو بھیدل چوک سمجھے انکی کوئی بڑائی نہ کرے ان میں سب سے بڑے چار صحابی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ پیغمبر صاحب کے بعد انکی جگہ بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا اس لئے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں تمام امت میں یہ سب سے بہترین ان سے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دوسرے خلیفہ ہیں ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ چوتھے خلیفہ ہیں عقیدہ صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے برابر مرتبہ میں نہیں پہنچ سکتا عقیدہ پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تنظیم کے لائق ہیں اور اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے اور بیبیوں میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے عقیدہ ایمان جب

درست ہوتا ہے کہ جب اللہ رسول کو سب باتوں میں اچھا سمجھے اور ان سب کو مان لے اللہ
 رسول کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا ان میں عیب لگانا یا اس کے ساتھ مذاق
 اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے عقیدہ قرآن وحدیث کے کھیلے کھیلے
 مطلب کو نہ ماننا اور اپنی پیچ کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بددینی کی بات ہے
 عقیدہ گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے عقیدہ گناہ چاہے کتنا بڑا ہو
 جب اُسکو اِستَحْتار ہو گیا ایمان نہیں جاتا البتہ کمزور ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے یہ صاف معلوم
 ہوتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو جھٹلایا عقیدہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اُکھڑنا
 عقیدہ کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اسکا عقیدہ کر لینا کفر ہے عقیدہ غیب
 حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اللہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف
 اور الہام اور عالم لوگوں کو نشانیوں سے بعضی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں عقیدہ کسی کا
 نام لیکر کافر نہایا لعنت کو نہا بڑا گناہ ہر ماں یوں کہہ سکتے ہیں ظالموں پر لعنت جھوٹوں پر لعنت
 مگر جب کا نام لیکر رسول نے لعنت کی ہے یا ان کے کافر ہوئی کی خبر دی ہے اُنکو کافر ملعون گناہ
 گناہ متین عقیدہ جب آدمی مرجا رہا ہے اگر کھڑا اچھے لوگوں کاڑنے کے بعد اور اگر نہ کاڑ
 جائے تو جس حال میں ہوا اسکے پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں کہ
 پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے تیرا دین کیا ہے حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو
 پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اگر مُردہ ایماندار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے پھر اسکے لئے سب
 طرح کی چین ہے جنت کی طرف کی کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی
 ہے اور وہ مزے میں پڑ کر سو رہتا ہے اور اگر مُردہ ایماندار نہ ہو تو وہ سب باتوں میں بھیبتا
 ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے اور عذاب
 کو اللہ تعالیٰ اس امتیاز سے معاف کر دیتا ہے مگر سب مُردہ کو معلوم ہوتی ہیں ہم لوگ
 نہیں دیکھتے جیسے موتی آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس
 بے خبر بیٹھا رہتا ہے عقیدہ مُرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مُردے کا جو ٹھکانا ہے

دکھلادیا جاتا ہے جنتی کو جنت دکھلا کر خوشخبری دیتے ہیں اور دوزخی کو دوزخ دکھلا کر دوسرے
 بڑھاتے ہیں عقیدہ کا مُردے کیلئے دعا کرے کچھ خیرات دیکر تختے سے اس کی ثواب پہنچا
 اور اس کو اس سے بڑا فائدہ ہو جائے عقیدہ اللہ تعالیٰ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت
 کی بتائی ہیں سب ضرور ہوتی ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوئے گا اور خوب انصاف کا وعدہ
 کریں گے۔ کانا دجال نکلے گا اور دنیا میں بہت فساد مچا دے گا اس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے یا جوج یا جوج دو بڑے زبردست
 لوگ ہیں وہ تمام زمین پر پھیلی پڑیں گے اور بڑا آدم چائیں گے اور پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے
 ایک عجیب م کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کریگا۔ اور مغرب کی طرف
 سے آفتاب نکلے گا قرآن شریف اٹھ جائیں گے اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مرنے
 اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی اور اس کے سوا اور بہت سی باتیں ہوں گی عقیدہ
 جب ساری نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا حضرت ابراہیم علیہ السلام
 خدا کے حکم سے صحرے میں نکلیں گے یہ صحرے ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل پر ہے اس صحرے کو چھو
 سے تمام زمین اور آسمان پھٹ کر ٹکڑے ہو جائیں گے تمام مخلوقات مر جائیں گی عقیدہ پھر جب
 اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا اہتمام عالم پھر پیدا ہو جائے تو دوسری بار پھر صور پھونکا جائیگا
 اس سے پھر سارا عالم پیدا ہو جائے گا مردے زندہ ہو جائیں گے اور قیامت کے میدان میں
 سب اکٹھے ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے
 آخر ہمارے پیغمبر صاحبِ رُش کریں گے ترازو کھڑی کی جائیگی پھلے بڑے اعمال تولے جائیں گے ان
 کا حساب ہوگا بعض بے حساب جنت میں جائیں گے نیکوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں
 اور بدی کا بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو خوش کوثر سے
 پانی پلائیں گے جو دوزخ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پُلِ صراط چلنا ہوگا
 جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر ہمیشہ میں پہنچ جائیں گے جو بد ہیں وہ اس سے گزر کر
 میں جائیں گے عقیدہ دوزخ پیدا ہو چکا ہے اُس میں سانپ پھونڈا طرح طرح کے غذا ہیں۔

بیزخو میں سے جنہیں ذرا ایمان یا مال ہو گا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر سہیں دیں اور
 بے گونگی سفارش و جنت میں داخل ہونے کے خواہ وہ کتنے ہی بیڑے گنہ گار ہوں اور بے گناہ
 و مشرک میں ہر ہمیشہ اس میں پہنچے اور انکو موت بھی نہ لگی عقیدہ بہشت بھی میرا ہو چکی ہے
 و اس طرح طرح کے حین اور محبتیں ہیں بہشتیوں کو کس طرح کا ڈرا و غم نہ ہو گا اور اس میں ہمیشہ
 رہینگے نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں رہنے کے عقیدہ اللہ کی اختیار ہے کہ چھوٹے بڑے پر نرا
 بڑے یا بڑے گناہ کو اپنی سہرا بی سے مٹا کر دے اور سپر بالکل سزا ہے عقیدہ جن کو ک
 م بیکر اللہ رسول نے اُنکا بہشتی ہونا بتلادیا ہے اُنکے سوا اور کے بہشتی ہونیکا حاکم نہیں ک
 لیتے۔ البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان کھنا اور اسکی رحمت اُمید کھنا ضروری ہے
 عقیدہ بہشت میں بہت بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو فہمیت کا اسکی
 رت میں تمام تغیر بھی معلوم ہونگی عقیدہ ٹوٹنا میں جا گئے ہوئے اللہ کو انکھول ہو گئے
 میں لکھا اور نہ دیکھ سکتا و عقیدہ عمر بھر کوئی کیسا ہی بڑا اچھل ہو کر جس لٹا پر خانہ بہشت
 کے موافق اسکو اچھا یا بُرا ہو ملتا و عقیدہ آدمی عمر بھر میں جب کبھی قصور کی تو پر کرے یا
 اللہ تعالیٰ کے بیان مقبول ہے البتہ مرتے وقت جب دم ٹوٹے لکھا اور عذاب کی نشت دیکھتی
 ہے لگیں اسوقت نہ تو یہ قبول ہوتی ہے نہ ایمان۔

فصل

اس کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض بڑے عقیدے اور بُری رسمیں اور بعض بڑے بڑے گناہ
 اکثر ہونے لگتے ہیں جن سوا ایمان یا نقص آجاتا ہے بیان کر دیئے جائیں تاکہ لوگ ان سے بچے سکیں
 میں بعضے بالکل گھڑ اور شرک کے اور بعضے بدعت اور گمراہی اور بعضے فقط گناہ غرضیکہ سب
 ضروری ہے پھر حسبِ بنا پیروں کا بیان ہو چکے گا تو اس کے گناہوں سے جو دنیا کا نقصان
 طاعت سے جو دنیا کا نفع ہوتا ہے کچھ چھوڑا اس کو بیاں کرینگے کیونکہ دنیا کے نفع و
 مال کا لوگ زیادہ خیال کرتے ہیں شاید ہی دنیا سے کچھ بیک کام کی توفیق اور
 ہ سے پرہیز ہو۔

کفر اور شریک کی باتوں کا بیان

کفر کو پند کرنا کفر کی باتوں کو اچھا جانا کسی دوسرے سے کوئی کفر کی بات کرنا کسی جبر سے
پیشیان ہونا کہ اگر سیدان نہ ہوتے تو قنانی بات حاصل ہو جاتی اولاد وغیرہ کسی کے مطابق
پیشتا نارٹ میں اسی قسم کی باتیں کہنا اند کو پس اسی ماننا تھا دنیا بھر میں مارنے کیلئے
تھا خدا کو ایسا نہ کہنا چاہیے۔ ایسا ظلم کہنی نہیں کرتا ایسا تو نے کیا خدا در
اس میں عیب لگا کر کسی بنی یا قریشی کی حقارت کرنا انکو عیب لگانا کسی بزرگ یا سپر کے ساتھ
معتیہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے بخوبی بندت یا
چربھا ہوا اس وغیب کی خبریں پوچھنا یا قال کھلوانا پھر اس کو پوچھ جانا کسی بزرگ کے کلام سے
قال دیکھ کر اسکو لفیسی سمجھنا کسی سے مرادیں مانگنا روزی اور داد مانگنا کسی کے نام کا مذکور
کیکو مجھ کرنا کسی کے نام کا جانور چھوڑنا چڑھاوا چڑھانا کسی کے نام کی سنت مانگنا کسی کی قربا
مکان کا طواف کرنا خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسری یا یا رسم کو مقدم رکھنا کسی کے ساتھ
یا تصویر کی طرح ہتھارنا توپ پر کراڑھانا کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا بچے کے
کو جو جناسی کی دہائی دینا کسی ہنگامہ کے برابر بادب و تعظیم کرنا کسی کے نام پر بچہ کے کان نال
بالی و بلاق پہننا کسی کے نام کا بازو پر میہ باندھنا یا گھٹے میں ناٹا ڈالنا سہرا باندھنا
رکھنا۔ بدھی پہننا یا غیر مانا۔ علی بخش۔ حسین بخش۔ عبدالغنی وغیرہ نام رکھنا کسی جانور پر کسی
کا نام لگا کر اسکا ادب کرنا عالم کے کاروبار کو ستارہ کی تاثیر سے سمجھنا اچھی بری تاریخ
دن کا پوچھنا۔ سگون لینا کسی مہینے یا تاریخ کو مخوس سمجھنا کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ
جھینا یوں کہنا کہ خدا و رسول چاہے گا تو فلاں کام ہو گا دیکھا کسی کے نام یا سر کی قسم
رکھنا خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کیلئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا کعبہ کی مانند
کی قسم کھانا یہ بھی ٹرانسہ ہے۔

بدعتوں اور شرعی رسول اور بری عادتوں کا بیان
ذروں پر دھوم دھام یہ مکہ سرا۔ بڑے بلانا سورتوں کا دینا جانا چاند میں چڑھانا یا بختہ

نابند گوئیے راضی کر نیو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔ تعزیہ یا قبر کو چومنا چاہنا خاک ملنا
 یا وضو کرنا قبروں کی طرف نماز پڑھنا مسٹھا کی چاول گھٹکے وغیرہ چڑھانا تعزیہ علم وغیرہ
 ملنا اس پر حلوہ مالیدہ چڑھانا یا اسکو سلام کرنا کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا محرم کے سینے میں
 نہ کھانا میہندی لٹکانا نہ لگانا بُرے کے پاس رہنا لال کپڑا پہننا بی بی کی خشک مردوں کو نہ
 آنے دینا۔ تیجا چالیسواں وغیرہ کو فردری سمجھ کر کرنا یا دھود غرودت کے عورت کے دوسرے
 اح کو عیب سمجھنا۔ نکاح ختمہ، بسم اللہ وغیرہ میں اگر وسعت نہ ہو ماری قاتلانی میں
 بجز عتاق قرض۔ دام لیکر یا چ رنگ وغیرہ کرنا دیوالی ہو لی کی رسیں کرنا سلام کی جگہ بندگی
 لیرہ کرنا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا دیو جھٹھ پھوپھی بھابی کے سامنے بے حجاب آنا یا
 یا اور نامحرم کے سامنے آنا گنگر دیا سے گاتے بجاتے لانا گایا گانا گانا گانا گانا گانا گانا
 بجاتا اور دیکھنا اسپر خوش ہو کر انکو انعام دینا۔ نسب پر فخر کرنا یا کسی بزرگ سے ہونے کو بجاتا
 نے کافی سمجھنا حد سے زیادہ کسی کی تعریف کرنا یا دیلوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں کرنا
 مردوں کی رسیں کرنا بدھ لکھا کھانا ذہیرے پوشاک پہننا۔ گنگنا مہرا یا بدھنا مہندی لکھنا
 شادی ٹیٹوں وغیرہ کا سلمان کرنا فضول اُرائش کرنا گھر کے اندر عورتوں کے درمیان بٹھانا
 نا اور سلسلے آجانا۔ تاک جھانک کر اُسکو دیکھنا۔ سیانی گھبراہٹ سالہوں وغیرہ کا سامنے آنا
 اسے سنبھال لی کرنا۔ چہرہ فقی کھلنا جس جگہ وہ لگا دہن لیے ہوں اُسکے گرد جمع ہو کر مانتی
 نا جھاگنا ناگنا اگر کوئی بات معلوم ہو جائے تو اس سے اندوں سے کہنا مانجھے بھانا اور بچکا
 کرنا اس سے نمازیں تھتا ہو جائیں۔ ششی سے مہر زیادہ مقرر کرنا ششی میں چلا کر دنا۔ مٹی ایلیہ
 پہننا بیلوں کر کے درنا۔ استمالی گھر کے توڑاؤ انا جو کچھ اُسکے بدن سے لگے ہوں سب کا
 نونا برس روز نک یا کچھ کم زیادہ ان گھوڑی اچارہ پڑنا کوئی خوشی کی تقریب کرنا محض
 نول میں پھر غم کا نازہ کرنا حد سے زیادہ زیب زینت میں مشغول ہونا سادی دھب کو میر
 نا گھر بلو۔ تہرین نگانا عاتسہ ان عطردان سرمدہ دان سنائی وغیرہ چاندی سونے کی استعمال
 بارہن باریک پر ایننا یا جتا ریو پیننا۔ اینگا پننا مردوں کے جمع میں جانا خصوصاً تعزیہ

دیکھنے اور سیلوں میں جانا اور دونوں کی وضع اختیار کرنا بدن گوشتا۔ خدائی رات گزرتا تو کھانا
محض زینت کیلئے دیوار گیری چھت گیری لگانا۔ سفر کو جاتے وقت یہ لوٹے وقت غیر محرم
کے سٹے لگنا۔ جیسے کیلئے لڑکے کے کان یا ناک چھیننا۔ لڑکے کو بلایا بلاتی پہنانا۔ رشتی یا کسم
یا زعفران کا رنگا ہوا یا سنہلی یا گھونگر دیا اور کوئی زور پہنانا کہہ روئے کیلئے اذیت کھانا
کسی بیماری میں شیر کا دودھ یا اسکا گوشت کھانا اس قسم کی اہم بہت سی باتیں ہیں
مذکورہ کے اتنی بیان کر دی گئی ہیں۔

بعضے برے گناہوں کا بیان جن پر بہت سی آئی ہو
خدا سے شرک نہانا حق خون کرنا وہ عورتیں جسکے اولاد نہیں ہوتی کسی کی جلن میں بعضے
ٹوٹیکے کرتی ہیں کہ یہ بچہ مر جائے اور ہمارے اولاد ہو یہ بھی اسی خون میں داخل ہے۔ نا
کو ستا مارنا کرنا میتوں کا مال کھانا جیسے اکثر عورتیں خاندان کے تمام مال و جائیداد
چھوٹے بچوں کا حصہ اڑاتی ہیں۔ لڑکیوں کو جھٹہ میراث نہ دینا۔ کسی عورت کو زنا کے شراب
کی اہمیت لگانا کیوں اسکے پیچھے بدی سے یاد کرنا خدا کی حرمت ناما امید ہونا وعدہ
کرنا امانت میں خیانت کرنا خدا کو کوئی فرض مش نماز روزہ حج زکوٰۃ جھٹ دینا قر
جھلا دینا جھوٹ بولنا خصوصاً جھوٹی قسم کھانا خدا کے بوا اور کسی کی قسم کھانا یا اس
کھانا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب ہو ایمان پر اتار نہ ہو۔ خدا کے سوا کسی اور کو پوج کرنا۔
قضا کر دینا کسی مسلمان کو کافرا یا ایمان یا خدا کی لڑائی جھگڑا خدا کا دشمن بن کر کھانا کھانا
سننا جوئی کرنا بیاج کی گرائی خوش ہونا مول چکا کر پیچھے زبردستی سکھ دینا غیر محرم کے ہاتھ
میں بیٹھنا جہاں کھینا بعض لڑکے اور لڑکیاں بد مذہب کے گئے یا اور کوئی کھیل کھیلی ہیں یہ
ہے کافروں کی رسمیں لیند کرنا کھانے کو بڑا کھانا بیاج دیکھنا راگ یا باج سننا قدرت سونے
نہ کرنا کسی سے مسخرہ بن کر کے بے حرمت اور شرمندہ کرنا کسی کا عیب نکالنا۔
گناہوں سے بعضے دنیا کے نقصانوں کا بیان
علم سے محروم رہنا۔ روزی کم ہو جانا۔ خدائی یاد سے دھت ہونا اور میوے و پھول

لگنا سر تک دسیوں سے اکثر کاموں میں مشکل پر جانا دل میں معافی نہ رہنا دہیں اور لبش دہ
 نام بدن میں گزرنی ہو جانا طاعت سے محروم رہنا۔ مگر گھٹنا جانا توبہ کی توفیق نہ ہونا کچھ
 باتوں میں گناہ کی بڑائی دل سے جاتی رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک میل ہونا دوسری مخلوق
 کو اس کا نقصان پہنچانا اور اسوجہ سے اس پر لغت کرنا عقل میں فتور ہو جانا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر لعنت ہونا فرشتوں کی ماسے محروم رہنا پیادار میں
 لمی ہونا شرم وغیرہ کا جانا رہنا اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اسکے دل سے نکل جانا نصیحتوں کا چھین
 لانا۔ بلائوں کا ہجوم ہونا۔ اس پر شیطانوں کا مقرر ہونا دل کا پریشان ہونا مرتے وقت منہ کو
 بند نہ لکھنا۔ خدا کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ رہنا۔

عبادت سے بعض دہنیہ کے فائدوں کا بیان

روزی بڑھنا طرح طرح کی برکت ہوتا تکلیف اور پریشانی دور ہونا میرادوں کے پورے ہونے میں
 آسانی ہونا تکلف کی زندگی ہونا۔ بارش ہونا قہر قسم کی بلا کاٹل جانا۔ اللہ تعالیٰ کا مہربان اور
 نیکار رہنا فرشتوں کو حکم ہوتا کہ اسکا دل مضبوط رکھو عزت و آبرو ملنا میرتبے بلند ہونا
 جسکے دونوں اسکی محبت ہونا دن بدن نعمت میں ترقی ہونا مال بڑھنا۔ دین احسان
 آتی رہنا آئندہ نسل میں پہنچنا زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونے نامرتے وقت فرشتوں
 خوشخبری سنانا یہاں کیا ہوتا۔ عمر بڑھانا فلاں اور فاقہ سے بچا ہونا۔ تھوڑی چیز میں بے
 گت ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ جاتا رہنا۔

وضو کا بیان

وضو کرنا اے کوچا پیچے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منھ کر کے کسی اونچی جگہ جیسے چھین اڑ کر
 پر نہ بیٹیں اور وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے اور سب سے پہلے تین دفعہ گھٹوں کی ٹھٹھ
 لونا پھر تین دفعہ کلی کرے اور مسواک کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو کسی مٹی کے کپڑے یا صرف
 ٹی سے اپنے دانت صاف کر لے کہ سبیل کھیل جانا ہے اور اگر روزہ دار ہو تو غرارہ نہ
 لے کہ شاید کچھ پانی حلق میں چلا جائے پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک چھین

عمرے لیکن جس کا رنہ ہو تو وہ جتنی دیر تک تم کو شت ہے اس کو اور پانی نہ پیا ہے پھر عمر
 منہ دھوئے سر کے بالوں سے ٹیکر تھوڑی سے نیچے تک اور اس کان کی نو سے اس کان کی نو تک
 جگہ پانی بہہ جائے دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے کہیں ٹوکھا نہ ہے پھر تین
 ہاتھ کہنی سمیت دھوئے پھر بائیں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوئے اور ایک ہاتھ
 کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خال کرے اور انگلوٹھی چھتا چوڑی جو کچھ ہاتھ
 بلا لہوے کہ کہیں ٹوکھا نہ رہا ہے پھر لپکے مرتبہ سارے سر کا مسخ کرے اندر کی طرف کا
 انگلی سے اور کان کے اوپر کی طرف کا انگلوٹھا سے مسخ کرے لیکن گلے کا مسخ نہ کرے بلکہ یہ
 منع ہے۔ کان کے مسخ کیلئے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے سر کے مسخ سے جو پانی ناپا
 میں لگا ہے وہی کافی ہے اور تین بار دہنا پاؤں گتھے سمیت دھوئے پھر بائیں پاؤں
 سمیت تین دفعہ دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے پیر کی انگلیوں کا غزال کرے
 دایہنی چھنگلی سے شروع کرے اور بائیں چھنگلی پر ختم کرے یہ وضو کرنا طریقیہ ہے لیکن
 بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ اگر اس میں سے ایک چھوٹ جاوے یا کمی رہ جاوے تو وضو
 ہوتا جیسے پہلے بے وضو تھی اب بھی بے وضو رہی ایسی چیزوں کو فرض کہتے ہیں اور بعضی
 ایسی ہیں کہ انکے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن ان کے کرنے سے ثواب
 اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید بھی آئی ہے مگر کوئی اکثر چھوڑ دیا کرے تو
 ایسی چیزوں کو سنت کہتے ہیں اور بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرے
 نہیں ہوتا اور شرع میں انکے کرنے کی تاکید بھی نہیں ہے ایسی باتوں کو مستحب
 مسئلہ وضو میں فرض فقط چار چیزیں ہیں ایک مرتبہ سارا منہ دھونا ایک ایک
 سمیت دونوں ہاتھ دھونا ایک مرتبہ چوتھائی سر کا مسخ کرنا ایک ایک دفعہ بخون
 دونوں پاؤں دھونا بس فرض اتنا ہی ہے ان میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جاوے
 جگہ بال برابر بھی ٹوکھی رہ جائیگی تو وضو ہوگا مسئلہ حب یہ چار وضو ہیں
 دھل جادینکے تو وضو ہو جاوے گا چاہے وضو کا قصد ہو یا نہ ہو جیسے کوئی

بدن پر پانی بہا لیوے اور وضو نہ کرے یا حوض میں نہ چڑھے یا پانی برسے میں یا ہر گھڑی
 نہ ہو جاوے اور وضو کے یہ اعضاء دھل جاویں تو وضو ہو جاوے گا لیکن ثواب عفو کا نہ
 ملے گا۔ مسئلہ سنت یہی ہے کہ اسی طرح سے وضو کرے جس طرح ہم نے اُپر بیان کیا ہے
 اگر کوئی اُلٹا وضو کرے کہ پیسے پاؤں دھو ڈالے پھر مسح کرے۔ پھر دونوں ہاتھ دھو
 پھر شہد دھو ڈالے یا اور کسی طرح اُلٹ پلٹ کر وضو کرے تو بھی وضو ہو جاتا ہے۔ لیکن سنت
 کے موافق وضو نہیں ہوتا اور گناہ کا خوف ہے مسئلہ ایک عضو کو دھو کر دوسرے
 عضو کو دھونے میں اتنی دیر نہ لگائیے کہ پہلا عضو سوکھ جائے بلکہ اس کے سوکھنے سے
 پہلے پہلے دوسرا عضو دھو ڈالے اگر پہلا عضو سوکھ گیا تب دوسرا عضو دھویا تو وضو
 ہو جائیگا لیکن یہ بات سنت کے خلاف ہے مسئلہ ہر عضو کے دھونے وقت یہ بھی سنت
 ہے کہ اس پر ہاتھ بھی پھیر لیوے تاکہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہے سب جگہ پانی پہنچ جائے مسئلہ
 وقت آنے سے پہلے ہی وضو کا سامان اور تیاری کرنا بہتر اور مستحب ہے مسئلہ جب تک کوئی
 ناجبور نہ ہو خود اپنے ہاتھ سے وضو کرے کسی اور سے پانی نہ ڈلوائے اور وضو کرتے میں
 دنیا کی کوئی بات چیت نہ کرے بلکہ ہر عضو کے دھونے وقت بسم اللہ اور کلمہ پڑھا کرے اور
 پانی کتنا ہی فراغت کا کیوں ہو جائے دریا کے کنارے پر ہو لیکن پانی تب بھی ضرورتاً
 اسے زیادہ خرچ نہ کرے اور نہ پانی میں بہت کمی کرے کہ اچھی طرح دھونے میں وقت پڑے
 یہ کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ دھوئے اور نہ چھٹکارا کر چھینے اڑا دے اور اپنے منہ اور
 آنکھوں کو بہت زور سے نہ کہے کہ یہ سب باتیں مکروہ اور منع ہیں اگر آنکھ یا منہ زور
 سے نہ کیا اور بلک یا ہونٹ پر کچھ مسو کھارہ گیا یا آنکھ کے کونے میں پانی نہیں پہنچا تو وضو
 نہ ہوا۔ مسئلہ آنکھوں میں چھلے چوڑی کنگن وغیرہ ڈھیلے ہوں کہ بے ہلے بھی انکے نیچے
 پانی پہنچ جائے تب بھی اُن کا ہلانا مستحب ہے اور اگر ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلانے پانی
 نہ پہنچے گا گمان ہو تو اس کو ہلانا اچھی طرح پانی پہنچا دینا ضروری اور واجب ہے۔ منہ کا بھی
 ایسی حکم ہے کہ اگر سوراخ ڈھیلا ہے اس وقت تو ہلانا مستحب اور جب تنگ ہو کہ بے پھرا

اور کھانا پانی نہ پہنیکا تو وضو دھوئے وقت گھما کر اور ہلا کر پانی اندر ریختا واجب
 کے ناخن میں آنا لگ کر شوکھ گیا اور اسکے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا جب تک کہ
 اور اندر دیکھے تو چھڑا کر پانی ڈالے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ لی تو اگر
 ٹوٹا دے اور پھر سے پڑھے مسئلہ کسی ہاتھ پر افشاں جینی ہو اور اوپر سے پانی بہا لیوے
 افشاں چھوٹنے پائے تو وضو نہیں ہوتا مگر کاسب گوند چھڑا کر گندھ دھونا چاہیے
 مسئلہ جب وضو کر چکے تو سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ اَوْ رِیْہُ دُعَاۃً اَللّٰہُمَّ اَجْعَلْنِیْ مِنَ
 السَّوْءِ اٰمِنِیْنَ مِنَ الْمُنْتَظَرِیْنَ وَاَجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ
 وَجَعَلْنِیْ مِنَ الدِّیْنِ کَاخُوْتُ عَلَیْہِمْ کَاھُمْ فِیْ کُذُوْنِہٖ تَرٰ
 اے اللہ کر دے مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور کر دے مجھ کو گناہوں سے پاک ہو نوالوں سے
 کر دے مجھ کو نیک بندہ نہیں سے اور کر دے مجھ کو ان لوگوں میں سے جن کو بد توں بھرا ہوا
 کچھ خوف نہیں۔ مسئلہ جب وضو کر چکے تو بہتر ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے اس نماز کو
 وضو کے بعد پڑھی جاتی ہے تحتہ الوضو کہتے ہیں حدیث شریف میں اسکا بڑا ثواب آیا ہے
 مسئلہ اگر ایک دفعہ وضو کیا تھا پھر دوسرا وقت آگیا اور ابھی وضو ٹوٹا نہیں تو
 وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر تازہ وضو کرے تو بہت ثواب ملتا ہے مسئلہ اگر
 وقت وضو کیا تھا ابھی وہ ٹوٹا نہیں تو جب تک اس وضو سے کوئی سعادت نہ کرے
 وقت تک دوسرا وضو کرنا مکروہ اور منع ہے اگر نہ ملے وقت کسی نے وضو کیا ہے تو
 وضو سے نماز پڑھنا چاہیے بغیر اسکے ٹوٹے دوسرا وضو نہ کرے ہاں اگر کم سے کم دو ہی رکعت
 نماز اس وضو سے پڑھ چکی ہو تو دوسرا وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ثواب ہے مسئلہ اگر
 ہاتھ پاؤں پھٹ گئے اور آسمیں موم روغن یا اور کوئی دوا بھری اور اسکے نکلنے سے فر
 تو اگر بے اسکے نکلے اوپر ہی اوپر پانی بہا دیا تو وضو درست ہے مسئلہ وضو کرنے
 ایڑی پر یا کسی اور جگہ پانی نہیں پہنچا اور جب پورا وضو ہو چکا تو معلوم ہوا کہ فلاں جگہ
 ہے تو وہاں پر فقط ہاتھ پھیر لیا کافی نہیں ہے بلکہ پانی بہا دینا چاہیے مسئلہ اگر

پاؤں وغیرہ میں کوئی پھوڑا ہے یا کوئی ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو پانی نہ ڈالے ورنہ کرتے وقت صبر نہ کیجئے تاکہ پھر لیوے اسکو مسح کہتے ہیں اور اگر یہ بھی نقصان دہ ہو تو ہاتھ بھی پھیرے اتنی جگہ پھوڑے مسئلہ اگر زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو یا پٹی کھولنے باندھنے میں بڑی دقت اور تکلیف ہو تو پٹی کے اوپر مسح کر لینا درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پٹی پر مسح کرنا درست نہیں پٹی کھول کر زخم پر مسح کرنا چاہیے مسئلہ اگر لپوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو اگر پٹی کھول کر زخم کو چھوڑ کر اور سب جگہ دھو سکے تو دھونا چاہیے اور اگر پٹی نہ کھول سکے تو ساری پٹی پر مسح کر لیں جہاں زخم ہے وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں ہے وہاں بھی مسئلہ ہڈی کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے باس کی کھچیاں کھینکے کھنٹی بنا کر باندھتے ہیں اسکا بھی یہی حکم ہے کہ جن تک کھنٹی کھلے اور پتہ پھر لیا کیے اور فصد کی پٹی کھول کر کپڑے کی گڈی پر مسح کرے اور اگر کوئی کھولنے باندھنے والا نہ ملے تو پٹی پر مسح کرے مسئلہ کھنٹی اور پٹی وغیرہ میں بہتر تو یہ ہے کہ ساری کھنٹی پر مسح کرے اور اگر ساری پر نہ کرے بلکہ آدمی سے زائد ہر کسے تو بھی جائز ہے اگر فقط آدمی یا آدمی کو کم پر کسے تو جائز نہیں مسئلہ اگر کھنٹی یا پٹی کھل کر گر پڑے اور زخم ابھی اچھا نہیں ہو تو پھر باندھ لیوے اور وہی پہلا مسح باقی ہے پھر مسح کر کے ضرورت نہیں ہے اور اگر زخم اچھا ہو گیا کہ اب باندھنے کی ضرورت نہیں ہے تو مسح ٹوٹ گیا اب اتنی جگہ دھو کر نماز پڑھے وضو ہرانا ضروری نہیں۔

وضو ٹوٹنے والی چیزوں کا بیان

مسلمہ پاخانہ پیشاب اور ہوا جو چھپے سے نکلے اُس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے جیسا کہ کبھی بیماری سے ہو جاتا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر آگے یا پیچھے سے کوئی کپڑا جیسے کچھو یا کنگری وغیرہ نکلے تو بھی وضو ٹوٹ گیا مسئلہ اگر کسی کے کوئی زخم ہوا اس میں سے کپڑا نکلے یا کان سے نکلے یا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کر گر پڑا اور خون نہیں نکلا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا مسئلہ اگر کسی نے کوئی فصد کھولی یا نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا یا پھوڑے پھنسی سے یا بدن بھرنے میں اور کسی سے خون نکلا یا پیپ نکلے تو وضو جاتا رہا البتہ اگر زخم

کے منہ پر ہے زخم کے ٹکڑے آئے ہیں تو وضو نہیں کیا اور اگر کسی کے سونے چھ گئی اور خون
 نکل آیا اور سنا نہیں ہے تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر ذرا بھی بہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا مسئلہ اگر
 کسی نے ناک سے خون اور اس میں جیسے سوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں تو وضو نہیں کیا وضو جب ٹوٹا
 ہے کہ پکا خون نکلے اور بہ پڑے اگر کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی پھر حجب اسکو نکالا تو اسی
 میں خون کا حصہ معلوم ہوا لیکن وہ خون بس اتنا ہی ہے کہ انگلی میں تو ذرا سا لگ جاتا لیکن
 بہتا نہیں تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا مسئلہ اگر کسی کی آنکھ کے اندر کوئی دانہ وغیرہ تھا وہ
 ٹوٹ گیا یا خود اس نے ٹوٹ دیا اور اسکا پانی بہہ کر آنکھ میں پھیل گیا لیکن آنکھ کے باہر نہیں نکلا
 تو اسکا وضو ٹوٹ نہیں گیا اور اگر آنکھ کے باہر پانی نکل گیا تو وضو ٹوٹ گیا اسی طرح اگر
 کان کے اندر سے ہوا اور ٹوٹ جائے تو جب تک خون پیچھے آج کے اندر اس جگہ تک ہے
 جہاں پانی پہنچنا غسل کرتے وقت فرض نہیں تب تک وضو نہیں جاتا اور جب اسی جگہ پر
 آجائے جہاں پانی پہنچنا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جائیگا مسئلہ کسی نے اپنے چھوڑے یا
 پھلے کے اوپر کا چھلکا توج ڈالا اور اسکے نیچے خون یا مہیپ کھائی دینے لگا لیکن وہ خون
 پیپ اپنی جگہ پر بچیرا ہوا ہے کسی طرف نکل کر تو وضو ٹوٹ گیا مسئلہ کسی کے چھوڑے
 میں بڑا گہرا گھاؤ ہو گیا تو جب تک خون پیپ اس سوراخ کے اندر ہی اندر ہے باہر نکل
 کر بدن پر نہ آوے اسوقت تک وضو نہیں ٹوٹا مسئلہ اگر چھوڑے بھنسی کا خون پ
 سے نہیں نکلا بلکہ اس نے دبا کے نکالا تب بھی وضو ٹوٹ جائیگا جب تک کہ وہ خون بہہ جا
 مسئلہ کسی کے زخم سے ذرا سا خون نکلے لگا اس نے سپرمنی ڈال دی یا کپڑے سے لپچھ لیا
 پھر ذرا سا نکلا پھر اس نے لپچھ ڈالا اسی طرح کسی دفعہ کیا کہ خون بہنے نہ پایا تو دلیس سوچے اگر
 ایسا معلوم ہو کہ اگر لپچھا نہ جاتا تو بھڑتا تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر ایسا ہو کہ لپچھا نہ جا
 تب بھی نہ بہتا تو وضو نہ ٹوٹے گا مسئلہ کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر خون میں کسی ہے
 اور تھوک کا رنگ سپیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہیں کیا اور اگر خون زیادہ یا برابر ہے
 اور اگر رنگ سُرخ مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا مسئلہ اگر دانت سے کوئی چیز کالی اور اس

چیز پر خون کا حصہ معلوم ہو یا دانت میں خلال کی اور خلال میں خون کی سُرخ دکھائی دے
لیکن تھوک میں بالکل خون کا رنگ معلوم نہیں ہوتا تو وضو نہیں ٹوٹا مسئلہ کسی نے
جو رنگ لگوائی اور جو رنگ میں اتنا خون بھر گیا کہ اگر نہ سچ سے کاٹ دو تو خون بہہ پڑے تو
وضو جائز ہے اور جو اتنا نہ پایا ہو بلکہ بہت کم پایا ہو تو وضو نہیں ٹوٹا مسئلہ کسی کے
کان میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو یہ پانی جو کان سے بہتا ہے نجس ہے اگر
کچھ بھڑایا پھنسی نہ معلوم ہوتی ہو پس اسکے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائیگا جب کان کے سوراخ
سے نکل کر اس جگہ تک جائے جس کا وضو غسل کرتے وقت فرض ہے اسی طرح اگر ناک سے
پانی نکلے اور درد بھی ہوتا ہو تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جائیگا ایسے ہی اگر آنکھیں دکھتی ہوں
اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر آنکھیں دکھتی
ہوں نہ آسمیں کچھ کھٹک ہو تو آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹا مسئلہ اگر چھاتی سے پانی نکلتا
ہے اور درد بھی ہوتا ہے تو وہ بھی نجس ہے اس سے وضو جائز رہیگا اور اگر درد نہیں ہے تو
نجس نہیں ہے اور اس سے وضو بھی نہ ٹوٹے گا مسئلہ اگر قے ہوئی اور اس میں کھانا یا پانی
یا پت گھرے تو اگر بھر نہ قے ہوئی ہو تو وضو ٹوٹ گیا اور بھر نہ قے نہ ہوئی تو وضو نہیں
ٹوٹا اور بھر نہ ہو نہ کیا یہ مطلب ہے کہ مشکل سے منہ میں قے اور اگر قے میں برا بلغم گرا تو وضو نہیں
گیا چاہے قے نہ ہو بھر نہ ہو چاہے نہ ہو سب کا ایک حکم ہے اور اگر قے میں خون گھرے تو اگر ستیا
اور رہنا ہوا ہو تو وضو ٹوٹ جاوے گا چاہے کم ہو چاہے زیادہ بھر نہ قے ہو یا نہ ہو اگر چہ ہوا
ٹکڑے ٹکڑے گھرے اور بھر نہ ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر کم ہو تو وضو نہ جائے گا۔
مسئلہ اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دفعہ قے ہو لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر دفعہ میں گرتی
تو بھر نہ ہو جاتی تو اگر ایک ہی متلی برابر باقی رہی اور تھوڑی تھوڑی تے ہوتی رہی تو وضو
ٹوٹ گیا اور ایک ہی متلی برابر نہیں ہے بلکہ پہلی دفعہ ملی متلی جاتی رہی تھی اور جی اچھا ہو گیا تھا
پھر دہرا کر متلی شروع ہوئی اور تھوڑی سے قے شروع ہو گئی پھر جب متلی جاتی رہی تو تیسرا
دفعہ پھر متلی شروع ہو کر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا مسئلہ بیٹے لیے اکھٹک گئی یا کسی خیر

سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گئی اور ایسی غفلت ہو گئی کہ اگر وہ ٹیک سے ہوتی تو گر پڑتی تو وضو جاتا رہا اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے سو جائے تو وضو نہیں کیا یا اگر مسجد میں سو جائے تو وضو ٹوٹ جاوے گا مسئلہ اگر نماز سے باہر بیٹھے بیٹھے سو جائے اور ایسا چونٹا پڑی سے دبا پوئے اور دیوار وغیرہ کسی چیز سے ٹیک لگا لے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ مسئلہ بیٹھے ہوئے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑی تو اگر گر کے فوراً ہی اٹھ کھڑی ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا اور جو گرنے کے بعد اٹھ کھڑی ہو تو وضو جاتا رہا اور اگر بیٹھی جھومتی رہی گری نہیں تب بھی وضو نہیں کیا مسئلہ اگر بے ہوشی ہو گئی یا جھون سے عقل جاتی رہی تو وضو جاتا رہا چاہے بے ہوشی اور جھون تھوڑی ہی دیر رہا ہو ایسے ہی اگر تبا کو دھوکا لٹے کی چیز کھالی اندر اتنا لٹے ہو گیا کہ اچھی طرح چلا نہیں جاتا اور قدم ادا ہو رہا ہو سکے اور دنگا نہ لے تو بھی وضو جاتا رہا مسئلہ اگر نماز میں اتنے زور سے ہنسی لگلی کہ اس سے آپ بھی اپنی آواز سن لی اور اس پاس والوں نے بھی سنے سن لی جیسے کھل کھلا کہنے میں سب پاس لی سن لیتی ہیں اس سے بھی وضو ٹوٹ گیا اور نماز بھی ٹوٹ گئی اور اگر ایسا ہو کہ اپنے کو تو آواز سنائی دلوے مگر سب پاس والیاں سن سکیں اگرچہ بہت ہی کم والی سن لے اس سے نماز ٹوٹ جاوے گی وضو نہ لڑے گا اور اگر ہنسی میں فقط نانت کھل گئے اور انبالکل نہیں نکلی تو نہ وضو ٹوٹتا نہ نماز گئی البتہ چھوٹی طہارت کی جو ابھی جوان نہ ہوئی زور سے نماز میں ہنسے یا مسجد تلاوت میں بڑی عورت کو ہنسی آئے تو وضو نہیں جاتا مال وہ مسجد اور نماز جانی ترہیگی جس میں ہنسی آئی مسئلہ وضو کے بعد ناخن کٹائے یا زخم کا وپر کی سردار کھال نوح ڈالی تو وضو میں کوئی نقصان نہیں آیا نہ وضو کے دہرانے کی ضرورت ہے اور نہ اتنی جگہ پھر تر کرے کا حکم ہے مسئلہ وضو کے بعد کھانا سرد دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا یا ننگی ہو کر نہائی اور ننگے ہی ننگے وضو کیا تو اس کا وضو درست ہے پھر وضو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے البتہ بدون لاجپدی کے کسی کا ستر دیکھنا یا اپنا دکھانا نگاہ کی بات ہے مسئلہ جس چیز کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

وہ چیز جس سے ہوتی ہے اور جس سے وضو نہیں ہوتا وہ نماز میں نہیں ہوگا اگر ذرا سا خون لگا
کہ زخم کے تھپے سے بہا نہیں یا اندر کسی شے چوٹی پھر کھینچ نہیں پائی اور اس میں کھانا پانی
یا پت جاپر خون نکلا تو یہ غفل اور سہوکتوں میں نہیں ہے اگر کہلے یا جھلے میں لگے گئے
اس کا وضو واجب نہیں اور اگر کھینچ کر پانی اور خون زخم سے بہ گیا تو وہ نہیں ہے
اور اس کا وضو واجب ہے اور اگر کوئی شے زخم کے ٹوکے یا لولے کو ٹپکے لگی کے واسطے
پانی لیا تو وہ برتن یا پاک پوچا دے گا اسے چلو سے پانی لیا جائے مسلمان جو بالوں کا
دودھ ڈالے اس کا بھی سہوکت ہے اگر کھینچ کر نہ ہو تو نہیں ہے اور جب ٹھنڈی
ہو تو نہیں ہے اور اگر لے اسکے دوسرے غادر سے لے کر نہ دے ہوگی مسئلہ اگر وضو کرنا
قیادہ ہے اور اسکے بعد وضو کرنا چھٹی طرح یاد نہیں کہ ٹوکے یا نہیں تو مگر اگر
باقی بچھا جائے گا اسی سے نماز درست ہے لیکن پھر کر لینا بہتر ہے مسئلہ جس کو وضو کرنا
میں شک ہو کہ فلان وضو صحیح یا نہیں تو وہ وضو صحیح وضو لینا چاہیے اور اگر وضو
بڑھ گیا البتہ فکر یقین ہو جائے کہ فلانی بات صحیح ہے تو اسکو کہیے مسئلہ بے وضو
قرآن مجید کا پڑھنا درست نہیں ہے ہاں اگر ایسا کہے سے کہوئے جو بدن سے جدا ہو
تو درست ہے دوپٹے یا کپڑے کے واسطے سے جب کہ پہنے والے سے پھیرا درست نہیں
ہاں اگر آڑا ہوا ہو تو اس سے چھوٹا درست ہے اور اگر کلام مجید پھٹا ہو اور کھپے اور لے
و کہو کہ پڑھا لیکن نا کھ نہیں نکلا یا بے وضو درست ہے اسکی طرح بے وضو ایسے قویہ
اور ایسی طہنی کا چھوٹا بھی ہرگز درست اور مناسب نہیں ہے جس میں قرآن مجید کی آیت
لکھی ہوئی ہو ان باتوں کو خوب اچھی طرح یاد رکھو۔

مختصر اور سہل احکام

جس کو ایسی تکبیر چوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا کوئی ایسا زخم ہے کہ بلور
بہنا نہ پائے کیونکہ بہنا بند نہیں ہونا یا پیشاب کی بیماری ہے کہ وقت قطعہ آتا رہتا
ہے۔ آٹا و دھن میں مٹا کو وضو سے نماز پڑھنے کے قوالیے شخص کو معذور کہتے ہیں مگر اگر

کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے جب تک وہ وقت ہے کاتب تک اسکا وضو باقی رہے گا
 البتہ جس بیماری میں مبتلا ہے اُس کے بوا کوئی ایسی بیماری پانی اُچا دے جس سے
 وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وضو جاتا ہے اور پھر کرنا پڑ لگا اُس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ایک
 نکسیر بھونی کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی اس نے ظہر کے وقت وضو کر لیا تو جب تک ظہر کا
 وقت رہا نکسیر کے خون کی وجہ سے اسکا وضو نہ ٹوٹے گا البتہ اگر پاخانہ پیشاب گئی یا
 شئی چھب گئی اس سے خون لکل پڑا تو وضو جاتا ہے پھر وضو کرے جب یہ وقت چلا گیا
 دوسری نماز کا وقت آگیا تو اب دوسرے وقت دوسرا وضو کرنا چاہیے۔ اسی طرح ہر
 نماز کے وقت وضو کر لیا کرے اور اس وضو سے فرض نفل جو نماز چاہے پڑھے مسئلہ اگر
 فجر کے وقت وضو کیا تو آفتاب نکلنے کے بعد اس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتی دوسرا وضو کرنا
 چاہیے اور جب آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے
 ضرورت کے وقت نیا وضو کرنا کی ضرورت نہیں ہے جب عصر کا وقت آدینکا تب نیا وضو
 کرنا پڑیگا یا اگر کسی اور وجہ سے ٹوٹ جائے تو اسی بات سے مسئلہ کسی کے ایسا رجم تھا جو رجم
 بہا کرتا تھا اس نے وضو کیا پھر دوسرا رجم پیدا ہو گیا اور اپنے لگا تو وضو ٹوٹ گیا پھر سے
 وضو کرے مسئلہ آدمی معذور جب ممتا ہے اور یہ حکم اس وقت لگاتے ہیں کہ پورا ایک
 وقت اسی طرح گزر جائے کہ خون برابر بہا کرے اور اتنا بھی وقت نہ ملے کہ اس وقت کی
 نماز وضو سے پڑھ سکے اگر اتنا وقت مل گیا کہ اس میں وضو سے نماز پڑھ سکتی ہے تو اسکو معذور
 نہ نہیں گے اور جو حکم ابھی بیان ہوا ہے اس پر نہ لگاؤ گئے البتہ جب پورا ایک وقت نہ ملے
 گزر گیا کہ اسکو وضو سے نماز پڑھنے کا موقع نہیں جایا معذوری ہوگی اب اسکا ہی حکم ہے
 کہ ہر وقت نیا وضو کر لیا کرے پھر جب دوسرا وقت آئے تو اس میں ہر وقت خون کا بہنا
 شرط نہیں ہے بلکہ وقت بھر میں اگر ایک دفعہ بھی خون آجایا کرے اور اسے وقت
 بنسبتے تو بھی معذور باقی رہیگی ہاں اس کے بعد ایک پورا وقت اب گزر جائے جس میں
 خون بالکل رُخاوے تو اب معذور نہیں ہی اب اسکا حکم یہ ہے کہ اسے دفعہ خون لکھنا

وضو ٹوٹ جاوے گا غیب اچھی طرح سمجھ لو مسئلہ ظہر کا وقت ہو لیا تھا تب نے خمر وغیرہ کا خون
 بہنا شروع ہوا تو آخر وقت تک انتظار کرے اگر بند ہو جائے تو خیر نہیں تو وضو نہ کرے باز
 پڑھے پھر اگر عصر کے پورے وقت میں اسی طرح بہا گیا کہ نماز پڑھنے کی مہلت نہیں تو اب
 عصر کا وقت گزرنے کے بعد معذور ہونے کا حکم لگا دینگے اور اگر عصر کے وقت کے اندر ہی
 بند ہو گیا تو وہ معذور نہیں جو نماز اس وقت میں پڑھی ہیں وہ درست نہیں ہوئیں پھر
 سے پڑھے مسئلہ ایسی معذور نے پیشاب یا پاخانہ کی وجہ سے وضو کیا اور جس وقت وضو
 کیا تھا اس وقت خون بند تھا جبے منوکر چکی تو خون آیا تو اس خون نکلنے سے وضو ٹوٹ
 جائیگا۔ البتہ جو وضو نکسیر وغیرہ کے سبب گیا ہے فاسد وہ وضو نکسیر کی وجہ سے نہیں ٹوٹا۔
 مسئلہ اگر یہ خون وغیرہ کپڑے میں لگی ہے تو دیکھو اگر لیا ہوا کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی
 لگ چلوں گا تو اسکا دھونا واجب نہیں ہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی نہ بھرے گا
 بلکہ وضو سے تیار ہونا ہو جائے گی تو وضو الٹا واجب ہے اگر ایک روپے سے بڑھ جائے
 تو بے دھوئے ہوئے نماز ہوگی۔

غسل کا بیان

مسئلہ غسل کرنیوالی کو چاہیے کہ پہلے گئے تک دونوں ہاتھ دھوئے پھر اسے کچھ دھوے
 ہاتھ اور اسے کی جائے نجاست ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا
 چاہیے پھر جہاں بدن پر نجاست لگی ہو پاک کرے پھر وضو کرتے وقت پیر بھی وضو کرے
 اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پیر پیر جدا دینگے اور غسل کے بعد پیر دھولے پڑائینگے تو سارا وضو
 کرے مگر پیر نہ دھوے پھر وضو کے بعد تیسرے مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ پھر تیسرے مرتبہ
 اپنے سر پر پانی ڈالے۔ پھر تیسرے مرتبہ اپنے داہنے کندھے پر پھر تیس بار بائیں کندھے پر
 پانی ڈالے اسی طرح کہ سارے بدن پر پانی بہا دے پھر اس جگہ سے ہٹ کر بائیں جگہ پر لے
 اور پیر دھوے اور اگر وضو کے وقت پیر دھولے ہوں تو اب دھونے کی حاجت نہیں۔
 مسئلہ پہلے سارے بدن پر اچھی طرح ہاتھ پیر یوے تب پانی بہا دے تاکہ سب کہیں پانی

اچھی طرح کہیں پہنچ دیا ورنہ کہیں سوکھا رہے مسئلہ غسل کا طریقہ جو ابھی بیان کیا سنت کے
 موافق ہے، اس میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ بچہ کے غسل درست نہیں ہوتا آدمی ناک کا پتہ
 ہے اور بعض چیزیں سنت ہیں کمان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اگر نہ کرے تو عیب غسل مرتب
 ہے غیر غور و تعلق تین چیزیں ہیں اسی طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے ناک میں پانی
 ڈالنا جہاں تک مچھلے سے سرے بدن پر پانی پہنچنا مسئلہ غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ
 کرے اور پانی بہت زیادہ نہ بھینکے اور نہ بہت کم لیوے کہ اچھی طرح غسل کر سکے اور نہ
 جگہ غسل کرے کہ اسکو کوئی نہ دیکھے اور غسل کرتے وقت باتیں کرے اور غسل کے بعد کمر
 کپڑے سے اپنا بدن پونچھ ڈالے اور بدن ڈھکنے میں بہت جلدی کرے یہاں تک کہ اوستر
 کرتے وقت پیر نہ دھوے ہوتا تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پیٹا پنا بدن ڈھکے پھر دونوں
 دھوئے مسئلہ اگر تنہائی کی جگہ ہو جہاں کوئی نہ دیکھ پائے تو خشے ہو کر نہانا بھی درست ہے
 چاہے کھڑی ہو کر نہائے چاہے بیٹھ کر اور چاہے غسل خانے کی چھت پیٹ ہو یا نہ پیٹ ہو لیکن
 بیٹھ کر نہانا بہتر ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے اور ناف سے لیکر ٹھٹھنے کے نیچے تک سر
 عورت کے سامنے بدن کھولنا بھی گناہ ہے اکثر عورتیں دوسری کے سامنے بالکل خشکی ہو کر
 نہاتی ہیں یہ بڑی بڑی اور بے غیرتی کی بات ہے مسئلہ جب سارے بدن پر پانی پڑ جائے اور
 کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے تو غسل ہو جاوے گا چاہے غسل کرنا ارادہ ہو یا نہ ہو تو اگر
 پانی برستے میں ٹھنڈی ہونے کی غرض سے کھڑی ہو گئی یا حوض وغیرہ میں گر پڑی اور سب
 بدن بھیس گیا اور کلی بھی کر لی اور ناک میں پانی ڈال لیا تو غسل ہو گیا۔ اسی طرح غسل کرتے
 وقت کوہ پر کلمہ پڑھنا پڑھ کر دم کرنا بھی ضروری نہیں ہے چاہے کلمہ پڑھے یا نہ پڑھے مسئلہ اگر
 بھر میں بال برابر بھی جگہ سوکھی رو جائیگی تو غسل نہ ہو گا۔ اسی طرح غسل کرتے وقت کلی کرنا
 بھول گئی یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو بھی غسل نہیں ہوا مسئلہ اگر غسل کے بعد میاں دارے
 کہ فلاں جاگہ سوکھی رہ گئی تھی تو پھر سے نہانا واجب نہیں بلکہ جہاں کو کھانا گیا تھا اسی کو جو
 یوے لیکر ہاتھ پیر دینا کافی نہیں ہے بلکہ تھوڑا پانی لیکر اس جگہ نہانا چاہیے اور اگر کلی نہ

بھول گئی ہو تو اب کر لے اگر ناک میں پانی نہ ڈالا ہو تو اب ڈال لے غرضیکہ جو چیز رہ گئی ہو
 اب اسکو کر لے نئے بیوے سے غسل کر نیکی ضرورت نہیں ہو مسئلہ اگر کسی بیمار کی وجہ سے
 سر پر پانی ڈالنا نقصان کرے اور چھوڑ کر مارا بدن دھو لیوے تب بھی غسل درست
 ہو گیا تبین جب اچھی طرح ہو جاوے تو اب سر دھو ڈالے پھر سے نہا نیکی ضرورت نہیں
 مسئلہ اگر سر کے بال گندے ہوئے نہ ہوں تو سب بال بچھونا اور ساڑی جڑو نہیں
 پانی پیچنا یا فرغ ہے ایک بال بھی سوکھا رہ گیا یا ایک بال کی جڑ میں پانی نہیں پھونچا تو
 غسل نہ ہوگا اور اگر بال گندے ہوئے ہوں تو بالوں کو جھگونا معاف ہے البتہ سب
 چیزیں پانی پیچنا یا فرغ ہے ایک چیز بھی سوکھی نہ رہی پائے۔ اگر بے کھولے سب جڑوں
 میں پانی نہ پہنچ سکے تو کھول ڈالے اور بالوں کو بھی جھگولے مسئلہ نچھالیوں اور انگوٹھی
 چھتوں کو خوب ہلایوے کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جائے اور اگر بالیاں پہنے ہو تب بھی قصہ
 ہو کرے سوراخوں میں پانی ڈال لے ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو البتہ اگر انگوٹھی پہنے
 ہاڑھیوں کر لے ہلائے بھی پانی پہنچ جائے کھولنا واجب نہیں لیکن ہلاینا اب بھی محبت
 مسئلہ اگر ناک میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اسکے نیچے پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہو واجب
 ایذا دے اور آٹا دیکھ کر تو آٹا چھڑا کر پانی ڈال لے اور اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی کنارہ
 پر چڑھ لی ہو تو اسکو لوٹا دے مسئلہ ہاتھ پیر چھٹا گئے اور اسمیں موم روغن یا اور کوئی دوا پھری
 تو اسکے اوپر سے پانی بہا لینا درست ہے مسئلہ کان اور ناف میں بھی خیال کیے پانی پہنچا جائے
 پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا مسئلہ اگر نہاتے وقت تلی نہیں کھ لیکن خوب سے پھرے پانی
 زین لیا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ گیا تو بھی غسل ہو گیا کیونکہ مطلب تو سارے منہ میں پانی
 پہنچ جانے سے ہے کلی کرے یا نہ کرے البتہ اگر اس طرح پانی بیوے کے سارے منہ بھر میں پانی
 نہ پہنچے تو یہ پینا کافی نہیں ہے کئی کر لینا چاہیے مسئلہ اگر بالوں میں یا ہاتھ پیروں میں تل
 لگا ہوا ہے کہ بدن پر پانی اتنی طرح خیر نہیں ہے بلکہ پڑے ہی دھلک جائیگا تو اسکا
 کوئی حصہ نہیں ہے جب سارے بدن پر پانی ڈال لیا غسل ہو گیا مسئلہ اگر انگوٹھی پہنے

میں چھائی یا کھڑا چنسنے کا تو اسکو غسل سے نکال دے اگر اسکی جگہ سودا نہ ہو تو کئے بیچ میں پانی
 نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا مسئلہ ہاتھ پر دشتاں نہی ہے یا باہوں میں اتنا گوند لگا ہے کہ بال
 اچھی طرح نہ جھیلے گے تو گوند کے نیچے پانی نہ پہنچے گا اوپر ہی اوپر سے بہہ جاوے گا تو غسل
 نہ ہوگا مسئلہ اگر کسی کی دھڑی جمائی ہے تو اسکو چھڑا کر کٹی کرے نہیں تو غسل نہ ہوگا
 مسئلہ کسی کی آنکھیں جھکتی ہوں اسلئے اسکی آنکھوں سے کچھ بہت نکلا اور ایسا سوکھ کر
 کہ اگر اس کو نہ چھڑا دے گی تو اس کے نیچے آنکھ کے کوئے پر پانی نہ پہنچے گا تو اسکا چھڑا دے
 واجب ہے اسلئے چھڑا دے ضرور درست ہو اور غسل درست ہو خراب چھڑا دے یا درست چھڑا دے
 کمرس پانی سے وضو کرنا اور نہ پانا درست ہے اور کس پانی میں وضو درست نہیں
 مسئلہ آسمان سے برہے ہوئے پانی اندھا مانے چٹے کو میں تالیاں اور دیادوں کے پانی
 سے وضو کرنا درست ہے چاہے میں پانی ہو یا کھادی ہو مسئلہ کسی پھل یا درخت یا پتوں کے
 پھوٹے سے جوئے عرق سے وضو کرنا درست نہیں اسی طرح جو پانی تر ہو رہے نکلتا ہے اس سے وضو
 وغیرہ کے رسم سے وضو اور غسل درست نہیں ہے مسئلہ جس پانی میں کوئی اور چیز ملے گی پانی
 میں کوئی چیز لپکائی گئی اور ایسا ہو گیا کہ اب بول جاں میں اسکو پانی نہیں کہتے بلکہ اسکا نام
 اور نام ہو گیا تو اس سے وضو اور غسل جائز نہیں جیسے شربت شیرد اور شوربا اور سرکہ اور کھانے
 اور عرق کا و زبان وغیرہ کہ ان سے وضو درست نہیں ہے مسئلہ جس پانی میں کوئی چیز ملے گی پانی
 پانی کے رنگ میں سے کچھ فرق آگیا لیکن وہ چیز پانی میں لپکائی نہیں گئی نہ پانی کے چلے ہوئے
 کچھ فرق آیا جیسے کہ بہتے ہوئے پانی میں کچھ بہت ملی ہوئی ہوئی ہے یا پانی میں زعفران پڑا ہو
 نہ کیا بہت خفیف سا رنگ آگیا یا عابوں پڑ گیا اسی طرح کوئی اور چیز پڑ گئی تو ان صورتوں میں
 میں وضو اور غسل درست ہے مسئلہ اگر کوئی چیز پانی میں ڈال کر لپکائی گئی اس سے وضو
 تر وغیرہ بدلا تو اس پانی میں وضو درست نہیں ہے البتہ اگر ایسی چیز لپکائی گئی جس میں کچھ
 خوبان ہو وہ تھوڑا سا اس کے لپکاتے سے پانی کا رٹھا ہو جاوے تو اس سے وضو جائز
 مردہ نہلائے کیلے ابیری کی پینیاں پکاتے ہیں تو اس سے کچھ حرج نہیں البتہ اگر اس سے

والدین کہ پانی کا طحا ہو گیا اس سے وضو اور غسل درست نہیں مسئلہ کپڑا رنگے کبیدے
 غفران گھولا گیا یا پڑیا گھولی تو اس سے وضو درست نہیں مسئلہ اگر پانی میں دودھ مل گیا
 اگر دودھ کا رنگ اچھی طرح پانی میں آگیا ہے تو وضو درست نہیں اور اگر دودھ بہت
 تھا کہ رنگ نہیں آیا تو وضو درست ہے مسئلہ جب تکل میں اگر کہیں تھوڑا پانی ملا تو جب تک
 تسکین حاجت کا یقین ہو جائے تب تک اس سے وضو کرے فقط اس وہم پر نہ چھوڑے کہ شاید
 نہیں ہو اگر اس کے ہوتے ہوئے شیم کر لگی تو تم نہ ہو گا مسئلہ کسی کنوئیں وغیرہ میں درخت پتے گر
 گئے اور پانی میں بدبو آنے لگی اور رنگ اور مزہ بھی بدل گیا تو بھی اس سے وضو درست ہے
 بلکہ کہ پانی اسی طرح پیلا یا پانی بچے مسئلہ جس پانی میں نجاست پڑ جائے اس سے وضو غسل
 نہ بھی درست نہیں ہے چاہے وہ نجاست تھوڑی ہو یا بہت البتہ اگر بہتا ہو پانی ہوتا وہ
 است کے پرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اسکے رنگ یا مزے یا بو میں فرق نہ آئے اور
 اس نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ بدل گیا یا بو آنے لگی تو بہتا ہو پانی بھی نجس ہو جائیگا
 اس سے وضو درست نہیں اور جو پانی گھاس تنکے پتے وغیرہ کو بہا لیجائے وہ بہتا پانی ہے
 ہے کتا ہی بہتہ بہتہ ہو۔ مسئلہ بڑا بھاری وحش جو دس یا تھلہا اور دس یا تھلہ
 یا پھول اور آتشا گرا ہو کر لگے جو سے پانی اٹھاویں تو زمین نہ کھلے یہ بھی بیٹھ ہوئے پانی کا
 ہے یا نہ ہو وحش کو وہ درود کہتے ہیں اگر اس میں ایسی نجاست پڑ جائے جو پڑ جانے کے
 بعد کھائی نہیں دیتی جیسے پیشاب خونی شراب وغیرہ تو چاروں طرف وضو درست ہے
 پھر چاہے وضو کرے اور اگر کسی نجاست پڑ جائے جو کھائی دیتی ہے جیسے مردہ کتا
 حیرا ہوا اس طرف نہ کرے اسکے سوا جس طرف چاہے کہ البتہ اگر تھلہ بڑے وحش میں
 نجاست پڑ جائے کہ رنگ یا مزہ بدل جائے یا بدبو آنے لگے تو نجس ہو جائیگا مسئلہ اگر گویں
 غور یا بچہ یا بچہ چوڑا یا بچہ تھلہا اور چھلہا تھلہا چوڑا ہو وہ وحش بھی وہ درود کے مثل ہے
 مسئلہ چھت پر نجاست پڑی ہے اور پانی برسا اور پرنالہ چلا تو اگر آدمی یا آدمی کے بارہ
 تہ ناپاک ہو تو وہ پانی نجس ہے اور اگر چھت آدمی سے کم ناپاک ہے تو وہ پانی پاک ہے

اور اگر خواست پرنالے کے پاس ہوا اور اتنی ہو کہ سب پانی اس سے ٹکرائے
 پانی نجس ہے مسئلہ اگر پانی آہستہ آہستہ جتنا ہو تو بہت جلد ہی جلدی وضو نہ کرتے تاکہ
 جو وضو نہ کرتا ہے وہی مائع میں نہ آ جاوے مسئلہ وہ صدفہ حوض میں جہاں پر پانی
 گرا ہے اگر وہیں سے پانی اٹھا لیجئے تو بھی جائز ہے مسئلہ اگر کوئی کافر لڑکا یا بچہ اپنا پانی
 پانی میں ڈال دے تو پانی نجس نہیں ہوتا البتہ اگر معلوم ہو جاوے کہ اسکے ہاتھ
 لگی تھی تو ناپاک ہو جاوے گا۔ لیکن چونکہ چھوٹے بچوں کا پھیرا اختیار نہیں اسلئے وجہ تک
 اور پانی ملے اس کے مائع ڈالے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا بہتر ہے مسئلہ جس پانی
 ایسی جاننا چیز مر جائے جس کے بہتا ہوا خون نہیں ہوتا یا باہر سر کر پانی میں گر پڑے
 پانی نجس نہیں ہوتا جیسے کتنی پتھر بھڑ بھڑتیا پتھر شہد کی تھی یا اس قسم کی کوئی اور چیز
 مسئلہ جس چیز کی پیدائش پانی کی ہو اور ہر دم پانی ہی میں ماکرتی ہو اس کے مر جانے
 سے پانی خراب نہیں ہوتا جیسے مچھلی، بندک، کچھو، کیکڑا وغیرہ اور اگر پانی کے سوا کسی
 چیز میں مر جاوے جیسے سرکہ، شیرہ، دودھ وغیرہ تو وہ بھی ناپاک نہیں ہوتا اور شہد کی کاغذ
 اور پانی کا مینڈک اور دو ٹولگا حکم ایک ہی یعنی نہ اسکے مرنے سے پانی نجس ہوتا ہے نہ
 مرنے سے لیکن اگر شہد کی کسی مینڈک نے خون ہوتا ہو تو اسکے مرنے سے پانی وضو
 چیز ہونا ناپاک ہو یا تو لگی فائدہ در پانی مینڈک کی پہچان یہ ہے کہ اسکی انگلیوں کے
 میں پھیلا لگی ہوتی ہے اور شہد کی مینڈک کی انگلیاں لٹک ہوئی ہوتی ہیں
 رہتی ہو لیکن اس کی پیدائش پانی کی نہ ہو اس کے مرنے سے پانی خراب نہیں ہوتا
 جیسے مچھلی اور مرغ پانی اسی طرح لٹک کر پانی میں گر پڑے تو بھی نجس ہو جاتا ہے
 مینڈک کچھو اور غیرہ الگ پانی میں گر کر بالکل گل جائے اور ریزہ ریزہ ہو کر پانی میں
 تو بھی پانی ناپاک ہے لیکن اسکا پینا اور اس سے کھانا پکانا درست نہیں ہے
 غسل اس سے کر سکتے ہیں مسئلہ دھوپ کے جلے ہوئے پانی سے سفید ہوا
 اس لئے اس سے وضو غسل کرنا چاہیے مسئلہ مزار کی کھال کو جب صوب میں

کچھ دوا وغیرہ لگا کر درست کر لیں کہ پانی سر جاتے اور دھتے سے خراب ہو تو پاک ہو جاتی ہے
اس پر نماز پڑھنا درست ہے اور مشک وغیرہ بنا کر اس میں پانی بھگنا بھی درست ہے لیکن سونہر
کی کھال پاک نہیں ہوتی اور سب کھالیں پاک ہو جاتی ہیں اگر آدمی کی کھال سے نکال لینا
اور برتن بہت گناہ ہے مسئلہ کتابہ بشری شیر وغیرہ جن کی کھال بنانے سے پاک ہو جاتی ہے
اور بشر اللہ کہہ کر ذبح کرنے سے بھی کھال پاک ہو جاتی ہے چلبہ بنائی ہو یا بے بنائی ہو البتہ
ذبح کرنے سے لگا گوشت پاک نہیں ہوتا اور ان کا کھانا درست نہیں مسئلہ مردار کے بال اور
سینگ اور ہڈی اور دانت یہ سب چیزیں پاک ہیں اگر پانی میں پڑ جائیں تو نجس ہو گا البتہ
اگر ہڈی اور دانت وغیرہ پیاس مردار چاقو کی کچھ چکناٹی وغیرہ لگی ہو تو وہ نجس ہے اور
پانی بھی نجس ہو جاویگا۔ مسئلہ آدمی کی ہڈی اور بال ہیں لیکن ان کو برتن اور کپڑوں
پر لانا جائز نہیں بلکہ عزت سے کسی جگہ گاڑ دینا چاہیئے۔

کنوئیں کا بمیان

مسئلہ جب کوئں میں کچھ نجاست گر پڑے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے اور پانی نکلیج ڈالنے سے
ناپاک ہو جاتا ہے چاہے تھوڑی نجاست گرے یا بہت سارا پانی نکالنا چاہیے جیسا پانی
نکل جاویگا کنوئیں کے اندر کندہ یار وغیرہ کے دھوسنے کی ضرورت نہیں وہ سب کچھ
سی پاک ہو جاویگا اسی طرح رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے کنوئیں کے پاک ہوئے سے
اسی آب پاک ہو جاویگا ان دونوں کے بھی دھوسنے کی ضرورت نہیں قاعدہ کاسہ فانی
یہ مطلب ہے کہ اتنا نکالیں کہ پانی ٹوٹے چاہے اور ڈول بھی نہ بھوسے مسئلہ کنوئیں
میں کنوئیں گوری یعنی چڑیا کی بیٹ گر پڑی تو نجس نہیں ہوتا اور مرغی اور بلی کی بیٹ
نکندہ ہوتا ہے اور سارا پانی نکالنا چاہیے مسئلہ کتابہ بشری بکری پیشاب کے پانی
لوئی اور نجاست گرے تو سب پانی نکالنا چاہیے مسئلہ اگر آدمی یا کنوئیں یا کھجور یا
راہ کوئی اور جانور گرے کہ مر جائے تو سارا پانی نکالنا چاہیے اور اگر باہر سے پھر کنوئیں
لوئے تب بھی یہی حکم ہے کہ سب پانی نکالنا چاہیے مسئلہ اگر کوئی جاندار چیز کنوئیں میں

مر جاوے اور پھول جاوے یا پھٹ جاوے تب بھی حب پانی نکلا
 ہو چاہے بڑا تو اگر چہ یا گو یا مر کر پھول جاوے یا پھٹ جاوے تو تب بھی پانی
 مسئلہ اگر چہ یا گو یا یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مٹی لیکن پھوٹی بھی نہیں تو میں
 نکالنا واجب ہے اور تبس ڈول نکالنا ایسا تو بہتر ہے لیکن پہلے جو نکال لیں تبس نکالنا
 شروع کریں اگر چہ نہ نکالنا تو اس پانی نکالنے کا کچھ اعبا نہیں جو نکالنے کے بعد تیار
 پانی نکالنا پڑے گا مسئلہ بڑی چھمکی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو اس کا حکم بھی یہی
 کہ اگر مر جائے اور پھوٹے پھٹے نہیں تو تبس ڈول نکالنا چاہیے اور تبس ڈول نکالنا بہتر
 اور جن میں بہتا ہوا خون نہ ہوتا ہو اسکے مرنے سے ناپاک نہیں ہوتا مسئلہ اگر کوئی مری پانی
 اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر جائے اور پھوٹے نہیں تو چالیس ڈول نکالنا واجب ہے
 ڈول نکالنا پڑا بہتر ہے مسئلہ جس کنویں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے اسی کے حساب سے نکال
 چاہیے اور اگر اتنے بڑے ڈول سے نکالا جس میں بہت پانی سماتا ہے تو اسکا حساب
 چاہیے اگر اس میں دو ڈول پانی سماتا ہے تو دو ڈول سمجھیں اور اگر چار ڈول سماتا ہو تو چار
 ڈول سمجھنا چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ جے ڈول پانی آتا ہوگا اسی کے حساب سے کھینچا جائے
 مسئلہ اگر کنوئیں میں اتنا بڑا سوچے کہ سب پانی نہیں نکل سکتا جیسے جیسے پانی نکالے
 ویسے ویسے اُس میں سے اور نکلتا آتا ہے تو جتنا پانی اُس میں اس وقت موجود ہے اندازہ کر
 اسی قدر نکالنا ایسا فائدہ پانی کا اندازہ کر لینی کی ضرورت میں ایک کہ مثلاً یا چار ڈول
 ہے تو ایک دم نکالتا سو ڈول پانی نکال کر دیکھو کہ کتنا پانی کم ہوا تو اسی حساب سے نکالو اور
 ڈول میں ایک ہاتھ پانی ڈالو یا پانچ ہاتھ پانی پانچ سو ڈول میں نکل جاوے گا دوسرے
 جن لوگوں کو پانی کی چھان ہو اور اسکا اندازہ آتا ہو ایسے دو دریاؤں سمیت انوں سے اندازہ
 کر لو جتنا وہ کہیں نکلو اور پھر وہاں یہ دونوں باقیں مشکل معلوم ہوں تو تبس ڈول نکالنا
 مسئلہ کنوئیں میں ہر ایسا جو پانی اور کوئی جانور نکلا اور یہ معلوم نہیں کہ کب سے گراے
 ابھی کچھ لا پھٹا بھی نہیں ہے تو جن لوگوں نے اس کو پہلے سے وضو کیا ہے ایک نے ان رات

نمازیں دہرائیں اور اس پانی سے جو کپڑے دھوئے ہیں پھر انکو دھونا چاہیے اور اگر پھول گناہے یا پھٹ گیا ہے تو تین دن دن تین رات کی نمازیں دہرائیں البتہ جن لوگوں نے اس پانی سے وضو نہیں کیا ہے وہ نہ دہرائیں یہ بات تو احتیاط کی ہے اور بعض عالوں نے یہ کہا ہے کہ جس وقت کنویں کا ناپاک ہونا معلوم ہوا ہے اُس وقت سے ناپاک کھینکے اس سے پہلے کی نماز وضو سب درست ہے اگر کوئی اسپر عمل کرے تب بھی درست ہے مسئلہ جسکو نہانے کی ضرورت ہے وہ ڈول ڈھونڈے کیواسطے کنویں میں اترا اور اسکے بدن اور کپڑے پر اُود کی نجاست نہیں ہے تو کنواں ناپاک نہیں ہوگا ایسے ہی اگر کافر اُترے اور اپنے کپڑے اور بدن پر نجاست نہ ہو تب بھی کنواں پاک ہے البتہ اگر نجاست لگے ہو تو ناپاک ہو جائے گا اور سب پانی لگا لٹا دینا اور اگر شک ہو کہ معلوم نہیں کپڑا پاک ہے یا ناپاک ہے تب بھی کنواں پاک سمجھا جائیگا لیکن اگر دل کی تسکین کے لیے بیس یا تیس ڈول نکلا دیں تب بھی کوئی حرج نہیں مسئلہ کنویں میں بکری یا چوہا گر گیا اور زندہ نکل آیا تو پانی پاک ہے کچھ نہ نکالا جائے مسئلہ جو ہے کوئلے پکڑا اور اسکے دانت گنے سے زخمی ہو گیا پھر اس نے چھوڑ دیا اسی طرح خون میں پھریا کنویں میں گر پڑا تو سارا پانی نکالا جاوے مسئلہ جو باطل میں سے نکل کر بھاگا اور اسکے جسم میں نجاست پھری پھر کنویں میں گر پڑا تب پانی نکالا جاوے گا چاہے کنویں میں مریخا زندہ نکلے مسئلہ جو ہے کی دم کٹ کر گر پڑی تو سارا پانی نکالا جاوے اسی طرح وہ چھپکلی جس میں پتہ پٹا خون ہوتا ہو اسکی دم کٹنے سے بھی سارا پانی نکالا جائے مسئلہ جس چیز کے گرنے سے کنواں ناپاک ہوا ہے اگر وہ چیز باوجود کوشش کے نہ نکل سکے تو دیکھنا چاہیے کہ وہ چیز کیسی ہے اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود تو پاک ہوتی ہے لیکن ناپاکی لگنے سے ناپاک ہو گئی ہے جیسے ناپاک کپڑا ناپاک گینا یا پاؤں تب تو اسکا نہ نکالنا منافق ہے ویسے ہی پانی نکالنا اہل ایمان اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود ناپاک ہے جیسے مردہ جانور یا وغیرہ تو جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ یہ نکل سکتا ہو گیا ہے تو اسوقت تک کنواں پاک نہیں ہو سکتا اور جب یہ یقین ہو جائے اسوقت سارا

پانی نکالیں کنواں پاک ہو جائیگا مسئلہ عینا پانی کنوئیں میں سے نکالنا ہے
نکالیں چاہے تھوڑا کر کے کئی دفعہ نکالیں، ہر طرح پاک ہو جاوے گا۔
جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ آدمی کا جھوٹا پاک ہے چاہے بدین ہو یا حیض ہے ہمدان پاک ہو یا نفاس ہو
ہر حال میں پاک ہے اسی طرح پسینہ بھی ان سب کا پاک ہے البتہ اگر اس کے ساتھ
میں کوئی ناپاکی لگی ہو تو اس سے وہ جھوٹا اور پسینہ ناپاک ہو جاوے گا۔ مسئلہ کئے کا جھوٹا
نفس ہے اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تین مرتبہ دھوئے ہے پاک ہو جاوے گا چاہے کسی
برتن ہو چاہے تانبے وغیرہ کا دھوئے سے سب پاک ہو جاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ہر
مرتبہ دھوئے اور ایک مرتبہ مٹی لگا کر یا گھٹھے بھی دھوئے اور خوب صاف ہو جائے مسئلہ سونے
جھوٹا بھی نجس ہے اسی طرح پیر پختہ یا ندر گیدڑ وغیرہ جتنے پھاڑ چیر کر کھائوے جانوروں
سب کا جھوٹا نجس ہے مسئلہ بلی کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن مکروہ ہے تو اور پانی ہوتے وقت
اس سے وضو نہ کیے البتہ اگر کوئی اور پانی نہ ملے تو اس سے وضو کرے مسئلہ دودھ سالن
میں بلی نے منہ ڈال دیا ہو تو اگر اللہ نے سب کچھ دیا ہو تو اسے نہ کھائے اور اگر غریب کی
ہو تو کھالیوے اس میں کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کے واسطے مکروہ بھی نہیں ہے
مسئلہ بلی نے چوہا کھایا اور خود اگر برتن میں منہ ڈال دیا تو وہ نجس ہو جائیگا اور جو تھوڑا
بیر پختہ کر منہ ڈالے کہ اپنا منہ زبان سے چاٹ چکی ہو تو نجس ہو گا بلکہ مکروہ ہی رہے گا مسئلہ
کھلی ہوئی مرغی جو ابھر ادھر گندی پلیدی چیزیں کھاتی پھرتی ہے اس کا جھوٹا مکروہ ہے
جو مرغی بند رہتی ہے اس کا جھوٹا مکروہ نہیں بلکہ پاک ہے مسئلہ شکار کر نیوے زندہ
شکرہ باز وغیرہ ان کا جھوٹا مکروہ ہے لیکن جو پالتو ہو اور نہ دار نہ کھانے پانے کی چیزیں
نجانست کئے ہوئے کا شہ ہو اور اس کا جھوٹا پاک ہے مسئلہ حلال جانور جیسے مینڈھا بکری وغیرہ
بھینس ہرنی وغیرہ اور حلال چڑیاں جیسے مینا طوطا فاختہ گویا ان سب کا جھوٹا پاک
اسی طرح گھوڑے کا جھوٹا بھی پاک ہے مسئلہ جو چیزیں گھروں میں ہاگرتی ہیں جیسے برتن

جو باجھکی وغیرہ ان کا جھوٹا کردہ ہے مسئلہ اگر چوں کہ وہی نکر کر کھائے تو بہتر ہے اُس جگہ سے
 ذرا سی ٹوڑ ڈالے تب کھائے مسئلہ گدھے اور خچر کا جھوٹا پاک ہے لیکن وضو ہونے میں
 شک ہے سوا کہ کہیں فقط گدھے اور خچر کا جھوٹا پانی ملے اور اسکے سوا اور پانی نہ ملے تو وضو بھی
 کرے اور تیمم بھی کرے اور چاہے پہلے وضو کرے چاہے تیمم کرے دونوں اختیار میں مسئلہ جن لوگوں
 کا جھوٹا نجس ہے ان کا پسینہ بھی نجس ہے اور جن کا جھوٹا پاک ہے اُن کا پسینہ بھی پاک ہے
 اور جن کا جھوٹا مکروہ ہے ان کا پسینہ بھی مکروہ ہے اور گدھے اور خچر کا پسینہ پاک ہے کپڑے اور
 بدن پر لگ لگایے تو وضو نا واجب نہیں لیکن دھو ڈالنا بہتر ہے مسئلہ کسی نے بی بی یا بی بی
 پاس اگر بیٹھتی ہے ابھٹا تھ وغیرہ چاٹتی ہے تو جہاں چاٹے اسکا حاجی لگے تو اسکو دھو ڈالنا چاہیے
 اگر نہ وضو یا اور یونہی رہنے دیا تو مکروہ اور برکاتِ مسئلہ غیر مرد کا جھوٹا کھانا اور پانی عورت
 کیلئے مکروہ ہے جبکہ جانتی ہو کہ یہ اس کا جھوٹا ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو مکروہ نہیں۔

تیمم کا بیان

مسئلہ اگر کوئی جنگل میں ہے اور بالکل معلوم نہیں کہ پانی کہاں ہے نہ وہاں کوئی ایسا مکان
 ہے جس سے دریافت کرے تو ایسے وقت میں تیمم کر لیوے اور اگر کوئی آدمی ملک یا نواح میں
 ایک میل شرع کے اندر اندر پانی کا پتہ بتایا اور گمان غالب ہو کہ یہ سچا ہے یا آدمی تو تنہا
 ملا لیکن کسی نشانی سے خود اسکا جی کہتا ہے کہ یہاں ایک میل شرعی کے اندر اندر کہیں پانی ضرور
 ہے تو پانی کا استفادہ تلاش کرنا کہ اسکو اسکے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور خرچ نہ ہو ضرور
 ہے بے ڈھونڈ سے تیمم کرنا درست نہیں ہے اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر
 ہے تو پانی لانا واجب ہے قاضیؒ میں شرعی میل انگریزی سے دو یا زیادہ ہوتا ہے یعنی انگریزی
 ایک میل پورا اور اسکا اٹھواں حصہ یہ سب ملکہ ایک میل شرع کا ہوتا ہے مسئلہ اگر پانی کا پتہ
 چل گیا لیکن ایک میل سے دُور ہے تو اتنی دُور جا کر پانی لانا واجب نہیں ہے بلکہ تیمم کر لینا درست ہے
 مسئلہ اگر کوئی آبادی سے ایک میل کے فاصلہ پر ہو اور ایک میل سے قریب کسی پانی نہ ملے تو بھی تیمم
 کر لینا درست ہے چاہے مسافر ہو یا نہ ہو چھوٹی دُور جانے کیلئے نکلی ہو مسئلہ اگر ادا ہو جائے تو اسکا

مگر ٹوٹا دوسرا پاس نہیں ہے اسلئے کنویں سے پانی نکال نہیں سکتی نہ کسی دور سے مانگے مل سکتا ہے تو
بھی تیمم درست ہے مسئلہ اگر کہیں پانی مل گیا لیکن بہت بھٹکا ہے تو اگر اتنا ہو کہ لیکر فوراً
دونوں ہاتھ اور دونوں پیر صوفے کو تیمم کرنا درست نہیں ہے بلکہ ایک ایک حصہ ان چیز کو جو
اور سر کا مسح کر لے اور کھلی وغیرہ کرنا یعنی وضو کی تسبیح چھوڑ دے اور اگر اتنا بھی نہ ہو تو تیمم کرے
مسئلہ اگر بیماری کی وجہ سے پانی نقصان کرنا ہو کہ اگر وضو غسل کرے گی تو بیمار چاروںگی یا دوسری
اچھی ہوگی تب بھی تیمم درست ہے لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی نقصان نہ کرے
تو گرم پانی سے غسل کرنا واجب ہے البتہ اگر ایسی حالت ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کرنا درست
ہے مسئلہ اگر پانی قریب یعنی یقیناً ایک میل سے کم دور ہے تو تیمم کرنا درست نہیں مگر
پانی لانا اور وضو کرنا واجب ہے مردوں سے شرم کی وجہ سے یا پردہ کی وجہ سے پانی لینے کو
حاجا اور تیمم کر لینا درست نہیں ایسا پردہ جس میں شریعت کا کوئی حکم چھوٹا جانے کا
اور حرام ہے برقع اور نہ کرا یا سارے بدن سے چادر لپیٹ کر جانا واجب ہے البتہ لوگوں کے
سامنے بیٹھ کر وضو نہ کرے اور ہاتھ کے سامنے ہاتھ نہ کھولے مسئلہ جبکہ پانی سے وضو
کر سکے برابر تیمم کرتی ہے چاہے جتنے دن گزر جائیں کچھ خیال و وسوسہ نہ لائے جتنی پانی وضو اور
غسل کرنے سے ہوتی ہے اتنی ہی پالی تیمم سے بھی ہو جاتی ہے یہ نہ سمجھے کہ تیمم سے اچھی طرح پال
نہیں ہوتی مسئلہ اگر پانی مول بچتا ہے تو اگر اسکے پاس دام نہ ہوں تو تیمم کر لینا درست ہے اور
اگر دام پاس ہوں اور رستہ میں کرا یا پھٹا ہے کی جتنی ضرورت پڑے اس سے زیادہ بھی ہے تو
خریدنا واجب ہے البتہ اگر اتنا گراں بیچے کہ اتنے دام کوئی لگا نہیں سکتا تو خریدنا واجب
نہیں تیمم کر لینا درست ہے اور اگر کرا یا وغیرہ ستر کے خرچے سے زیادہ دام نہیں ہیں تو بھی خرید
واجب نہیں تیمم کر لینا درست ہے مسئلہ اگر کسی کے آدھے سے زیادہ بدن سینچ ہو یا جھک
ٹپکی ہوں تو نہانا واجب نہیں بلکہ تیمم کرے مسئلہ اگر کسی میدان میں تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور
پانی وہاں قریب ہی تھا لیکن اسکو خبر نہ تھی تو تیمم اور نماز دونوں درست ہیں جب معلوم ہو
دہرا نا ضروری نہیں مسئلہ اگر سفر میں کسی اور کے پاس پانی ہو اور اپنے جی کو دیکھے اگر اندر کے

دل کہتا ہے کہ اگر میری پانی مانگوں گی تو پانی ملے گا تو بے مانگے ہوئے تیمم کر لینا درست نہیں اور
اگر اندر سے بدل یہ کہتا ہو کہ مانگنے سے وہ شخص پانی نہ دیو گی تو بے مانگے بھی تیمم کر کے نماز چھوڑ
دینا درست ہے۔ لیکن اگر نماز کے بعد اس سے پانی مانگنا اور اس نے دیدیا کو نماز کو مکمل کرنا
پر ایک مسئلہ اگر زمین کا پانی زمری میں بھرا ہوا ہے تو تیمم کرنا درست نہیں زمینوں کو
کھدکھڑاس پانی نے نہ پانا اور وضو کرنا واجب ہے۔ مسئلہ کسی کے پاس پانی تو ہے لیکن کشتہ
خواب ہے کہ کہیں پانی نہیں مل سکتا اسلئے راہ میں پر اس کے مائے تکلیف اور ہلاکت کا خوف ہے
تو وضو نہ کرے تیمم کر لینا درست ہے مسئلہ اگر غسل کرنا نقصان کرتا ہو اور وضو نقصان
کرے تو غسل کی جگہ تیمم کرے پھر اگر غسل کے تیمم کے بعد ہموٹا جائے تو وضو کیلئے تیمم
کرے بلکہ وضو کا جبکہ وضو کرنا چاہیے اور اگر تیمم غسل کا کیا ہو تو سب تیمم غسل وضو دونوں
کیلئے کافی ہے مسئلہ تیمم کر کے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پاک زمین پر مائے اور سبک
چھو کر بل یوے پھر دوسری مرتبہ زمین پر دونوں ہاتھ مائے اور دونوں ہاتھوں پر کبھی
ٹپے چھو لیں اور انگلیں وغیرہ کے درمیان اچھی طرح ملے اگر اسکے گمان میں ناخن برا بھی کوئی
جگہ چھوٹ جاوے گی تو تیمم نہ ہوگا انگلی چھلے آتا ڈالے اگر کوئی جگہ چھوٹ جاوے گی تو تیمم
نہ ہوگا اسلئے انگلی چھلے آتا ڈالے تاکہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے اور انگلیوں میں ٹالال
کر لیوے جب یہ دونوں کر لیں تو تیمم ہو گیا مسئلہ مٹی پر ہاتھ مان کے ہاتھ چھوڑ دے تاکہ باہر
اور منہ پر بھجوت نہ لگ جاوے اور صورت نہ بگڑے مسئلہ زمین کے سوا اور جو چیز مٹی کی قسم ہو
پر بھی تیمم درست ہے جیسے مٹی ریت پتھر کچ چونا طر تال ٹھوسہ وغیرہ اور جو چیز مٹی کی قسم نہ ہو
اس سے تیمم درست نہیں جیسے سلونا چاندی رانگا گہیوں لکڑی کپڑا اور اناج وغیرہ بال اگر
ان چیزوں پر گر داور مٹی لگی ہو اس وقت البتہ ان پر تیمم درست ہے مسئلہ جو چیز نہ تو ان میں
جائے اور نہ مکے وہ چیز مٹی کی قسم سے ہے اس پر تیمم درست ہے جو چیز جل کر اکھ ہو جائے یا کھا
جا یا سپر تیمم درست نہیں اسی طرح لکھیر بھی تیمم درست نہیں مسئلہ تانبے کے برتن کچے اور
گدے وغیرہ کپڑے پر تیمم کرنا درست نہیں البتہ اگر امیر اتنی مگر ہے کہ دھڑلے سے خوب لٹتی ہے

اور تھیمو نہیں خوب اچھی طرح لگاتی ہے تو تیم درست ہے اور اگر باکھانے سے دیر بازا کر دلائی
ہو تو بھی اس پر تیم درست نہیں ہے اور سٹی کے کھڑے بدھنے پر تیم درست ہو جائے اس پر پانی
بھرا ہو یا پانی نہ ہو لیکن اگر اسپرک چھرا ہوا ہو تو تیم درست نہیں مسئلہ اگر پتھر یا بالکل گرد
نہ ہو تب بھی تیم درست ہے بلکہ اگر پانی سے خوب دھلا ہوا ہو تو بھی درست ہے مگر اگر
کالکنا کچھ ضروری نہیں اسی طرح کی اینٹ پر بھی تیم درست ہو جائے اس پر کچھ گرد ہو چکا ہو
مسئلہ کچھ سے تیم کرنا اور درست ہے مگر نا سبب نہیں اگر کہیں کچھ کے سوا اور کوئی چیز نہ ملے تو
ترکیب کے کہ اپنے کپڑے میں کچھ بھر لے جیٹ سوکھ جائے تو اس سے تیم کر لے البتہ اگر نا کا وقت
ہی نکلا جاتا ہو تو اس وقت جس طرح بن پڑے تر سے یا خشک سے تیم کر لے نماز قضا نہ ہونے سے
مسئلہ اگر زمین پر پشاپ وغیرہ کوئی نجاست پڑ گئی اور دھوپ سے سوکھ گئی اور بدبو بھی
رہی تو وہ زمین پاک ہو گئی اس پر نماز درست ہے۔ لیکن اس زمین پر تیم کرنا درست نہیں
جب معلوم ہو کہ یہ زمین ایسی ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو وہیم نہ کرے مسئلہ جس طرح وضو کر
تیم درست اسی طرح غسل کی جگہ بھی مجبوری کے وقت تیم درست ہے ایسے ہی جو عورت بھی
ونفا اس سے پاک ہوئی ہو مجبوری کے وقت اس کو بھی تیم درست ہے وضو اور غسل کے
تیم میں کوئی فرق نہیں دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے مسئلہ اگر کسی کو بتلائے کیلئے تیم کر کے
دھکایا لیکن دلیں اپنے تیم کر نیکی نیت نہیں بلکہ اسکو فقط دھکایا مقصود ہے تو تیم نہ ہوگا
کیونکہ تیم درست ہونے میں تیم کر نیکی ارادہ ہونا ضروری ہے تو جب تیم کرنے کا ارادہ ہو
فقط دوسرے کو بتلانا اور دھکایا مقصود ہو تو تیم نہ ہوگا۔ مسئلہ تیم کرتے وقت اپنے
دلیں میں اتنا ارادہ کر لے کہ میں پاک ہونے کیلئے تیم کرتی ہوں یا نماز پڑھنے کیلئے تیم کرتی ہوں
تو تیم ہو جائیگا اور یہ ارادہ کرنا کہ میں وضو کا تیم کرتی ہوں یا غسل کا کچھ ضروری نہیں
مسئلہ اگر قرآن مجید کے چھوٹے کیلئے تیم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور کیا
کیلئے تیم کیا دوسرے وقت کی نماز بھی اس سے پڑھنا درست ہے اور قرآن مجید کا چھوٹا
اس تیم سے درست ہے مسئلہ کسی کو نہانے کی بھی ضرورت ہے اور وضو بھی نہیں ہے تو

ہی تیمم کرے دونوں کیلئے الگ الگ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے مسئلہ کسی نے تیمم کر کے نماز
 پڑھ لی پھر پانی مل گیا اور وقت بھی ہے تو نماز کا دہرانا واجب نہیں مگر نماز تیمم سے درست ہوئی
 مسئلہ اگر پانی ایک میل شرعی سے دور نہیں لیکن وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پانی لینے کو چاہی
 تو وقت بھار بیگا تو بھی تیمم درست نہیں ہے پانی لاوے اور قضا پڑھے مسئلہ پانی موجود
 ہوتے وقت قرآن کو کھینچنے کیلئے تیمم درست نہیں مسئلہ اگر پانی آگے چل کر ملنے کی امید ہو تو
 بہتر ہے کہ اول وقت نماز نہیں پڑھے بلکہ پانی کا انتظار کرے لیکن اتنی دیر نہ لگاوے کہ
 وقت گزروں ہو جائے اور اگر پانی کا انتظار نہ کیا اول ہی وقت نماز پڑھ لی تب بھی درست ہے
 مسئلہ اگر پانی پاس ہے لیکن یہ دڑ ہے کہ اگر ریل سے اُتے گی تو میں چل دیں گی تب بھی
 تیمم درست ہے یا سانپ وغیرہ کوئی جانور پانی کے پاس ہے جس سے پانی نہیں مل سکتا
 تو بھی تیمم درست ہے مسئلہ اسباب کے ساتھ پانی بندھا تھا لیکن یاد نہیں رہا اور تیمم کر کے
 نماز پڑھ لی پھر یاد آیا کہ میرے اسباب میں تو پانی بندھا ہے تو ب نماز کا دہرانا واجب نہیں
 مسئلہ ضعیفی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی مل جانے
 سے بھی ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح اگر تیمم کر کے آگے چلی اور پانی ایک میل شرعی سے کم نہ حاصل ہو
 نہ گیا تو بھی ٹوٹ گیا مسئلہ اگر وضو کا تیمم ہے تو وضو کے موافق پانی ملنے سے تیمم ٹوٹے گا
 اور اگر غسل کا تیمم ہے تو جب غسل کے موافق پانی ملے گا تب تیمم ٹوٹے گا اگر پانی کا ملا تو تیمم
 نہیں ٹوٹا مسئلہ اگر رستہ میں پانی ملا لیکن اسکو پانی کی کچھ خبر نہ ہوئی اور معلوم نہ ہوا کہ یہاں
 پانی ہے تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا اسی طرح اگر رستہ میں پانی ملا اور معلوم ہو گیا لیکن ریل پر
 اتر نہ سکی تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا مسئلہ اگر بیمار کسی وجہ سے تیمم کیا تو جب بیمار کا حال اچھا ہو گیا کہ
 وضو اور غسل نقصان نہیں کرے تو تیمم ٹوٹ جائیگا اب وضو کرنا اور غسل کرنا واجب ہے
 مسئلہ پانی نہیں ملا اسوجہ سے تیمم کر لیا پھر ایسی بیماری ہو گئی جس سے پانی نقصان کرنا ہے
 پھر بیماری کے بعد پانی مل گیا تو اب وہ تیمم باقی نہیں رہا جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا تھا۔
 پھر سے تیمم کرے مسئلہ اگر نہانے کی ضرورت تھی اس لئے غسل کیا لیکن ذرا سا بدن سوکھا گیا

اور پانی ختم ہو گیا تو ابھی وہ پاک نہیں ہوتی اسلئے کہ تیمم کر لینا چاہئے جب کہ پانی طالع
 اتنی سوکھی جگہ دھو لیوے پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے مسئلہ اگر ایسے وقت
 پانی ملا کہ دھو بھی لوٹ گیا تو اس سوکھی جگہ کو پیٹے دھو لیوے اور دھو کیلئے تیمم
 کر لے اور اگر پانی اتنا کم ہے کہ دھو تو ہو سکتا ہے لیکن وہ سوکھی جگہ اتنے پانی میں نہیا
 وصلہ سکتی تو دھو کر لے اور اس سوکھی جگہ کے واسطے غسل کا تیمم کرے ہاں اگر اس غسل
 کا تیمم پہلے کی جگہ پر دوبارہ پھر تیمم کرنے کی ضرورت نہیں وہی پہلا تیمم باقی ہے مسئلہ
 کسی کا کپڑا یا بدن بھی نجس ہے اور وضو کی بھی ضرورت ہے اور پانی تھوڑا ہے تو بدن
 اور کپڑا دھو لیوے اور وضو کے عوض تیمم کرے۔

موزوں پر مسیح کر نیک کا بیان

مسئلہ اگر چرطے کے موزے دھو کر کے پہن لے لے اور پھر وضو لوٹ جاوے تو پھر وضو
 کرتے وقت موزوں پر مسیح کر لینا درست ہے اور اگر روزہ اُتار کر پھر دھو لیا کرے تو تب
 سے پہلے مسئلہ اگر موزا اتنا چھوٹا ہو کہ گتھے موزے کے اندر چھپے ہوئے نہیں تو
 اس پر مسیح درست نہیں اسی طرح اگر بغیر وضو کے موزہ پہن لیا تو اس پر بھی مسیح
 درست نہیں اُتار کر پھر دھونا چاہئے مسئلہ مسافرت میں تین دن رات تک موزوں
 پر مسیح درست ہے اور جو مسافرت میں نہ ہو اسکو ایک دن اور ایک رات اور جو وقت
 وضو لیا ہے اسوقت سے ایک دن رات یا تین دن رات کا حساب کیا جاوے گا
 جو وقت موزہ پہنا ہے اُس کا اعتبار نہ کریں گے جیسے کسی نے ظہر کے وقت وضو کر کے روزہ
 پہنا پھر سورج ڈوبنے تک مسیح کرنا درست ہے اور مسافرت میں تیسرے دن کے سورج
 ڈوبنے تک جب سورج ڈوب گیا تو تب تک کرنا درست نہیں ہاں مسئلہ اگر کوئی باہر
 بات ہوگی جس سے نہانا واجب ہو گیا تو موزہ اُتار کر تہاڑے غسل کے ساتھ موزے
 پر مسیح کرنا درست نہیں مسئلہ روزہ پر مسیح کر نیک طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں ہر کے
 اگلے کی طرف رکھے انگلیاں تو سمجھی موزے پر رکھ دیوے اور پچھلی سوارے سے ایک

رکھے پھر ان کو کھینچ کر ٹخنے کی طرف لیجاوے تو بھی درست ہے مسئلہ اگر کوئی اُٹھا مسج کرے
 یعنی ٹخنے کی طرف کھینچ کر انگلیوں کی طرف لائے تو بھی جائز ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے
 ایسے ہی اگر لیباؤ میں مسج نہ کرے بلکہ موزے کے چوڑان میں مسج کرے تو بھی درست ہے لیکن
 مستحب کے خلاف ہے مسئلہ اگر تلوے کی طرف یا ایڑی پر موزے کے اقل بغل مسج کرے تو
 یہ مسج درست نہیں ہوا مسئلہ اگر اپری انگلیوں کو موزہ پر نہیں کھا بلکہ فقط انگلیوں کا
 سراؤڑے پر رکھ دیا اور انگلیوں کو گھڑی رکھیں تو مسج درست نہیں ہوا البتہ اگر
 انگلیوں سے پانی برابر ٹپکے گا جو جس سے بھر کر تین انگلیوں کے برابر پانی موند کو لگایا
 تو درست ہو جائیگا۔ مسئلہ مسج میں مستحب تو یہی ہے کہ پھٹی کی طرف سے مسج کرے اور
 اگر کوئی پھٹی کے اوپر کی طرف سے مسج کرے تو بھی درست ہے۔ مسئلہ اگر کسی نے موزہ
 پر مسج نہیں کیا لیکن پانی برسے وقت باہر نکلی یا بھگی گھاس پر چلی جس سے موزہ بھگ
 تو مسج ہو گیا مسئلہ یا تھ کی تین انگلیوں بھر موزہ پر مسج فرض ہے اس سے کم میں مسج
 درست نہ ہو گا مسئلہ جو چیز دھو توڑ دیتی ہے اس سے مسج بھی ٹوٹ جاتا ہے تو اگر کسی کا وضو
 تو نہیں ٹوٹا لیکن اس نے موزے اُٹا کر ڈالے تو مسج جانا باہر دو ٹوٹا پیر دھو لے پھر
 سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے مسئلہ اگر ایک موزہ اُٹا کر ڈالا تو دوسرا موزہ بھی اُٹا کر
 دونوں پاؤں دھونا واجب ہے مسئلہ اگر مسج کی مدت پوری ہو گئی تو بھی مسج جانا اگر
 وضو نہ ٹوٹا ہو تو موزہ اُٹا کر دونوں پاؤں دھوئے پورے وضو کا دہرانا واجب نہیں اور
 اگر وضو ٹوٹ گیا ہو تو موزے اُٹا کر وضو کرے مسئلہ موزے پر مسج کرنے کے بعد کہیں
 پانی میں پیر پڑ گیا اور موزہ ڈھیلا تھا اسلئے موزے کے اندر پانی چلا گیا اور سارا پاؤں یا
 آدھے سے زیادہ پاؤں بھیک گیا تو بھی مسج جانا یا دوسرا موزہ بھی اُٹا کر دلوے اور دونوں
 پیر اچھی طرح سے دھوئے مسئلہ جو موزہ اتنا چھٹ گیا ہو کہ چلنے میں پیر کی چھوٹی انگلیوں
 کے برابر کھل جاتا ہے تو اس پر مسج درست نہیں اور اگر اس سے کم کھلتا ہو تو مسج درست
 مسئلہ اگر موزہ کی سیون کھل گئی لیکن اس میں سے پیر نہیں دکھائی دیتا تو مسج درست ہے

اور اگر ایسا ہو کہ چلتے وقت تین انگلیوں کے برابر دکھلائی دیتا ہے تو انہیں دکھلائی دیتا تو
 صبح درست نہیں مسئلہ اگر ایک موزہ میں دو انگلیوں کے برابر پیر کھلی آتا ہے اور دوسرے
 موزہ میں ایک انگلی کے برابر ہو تو کچھ حرج نہیں صبح جائز ہے اور اگر ایک ہی موزہ کی
 جگہ سے پچھتا ہے اور صبا کے تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو صبح جائز نہیں اور اگر
 آنا کم ہو کہ سب کو ملا کر بھی پوری تین انگلیوں کے برابر نہیں ہوتا تو صبح درست ہے مسئلہ
 کسی نے موزہ پر صبح کننا شروع کیا اور ابھی ایک دن رات گزرنے نہ پایا تھا کہ مسافر ہو گیا
 تو تین دن تین رات تک صبح کرتی رہی اور اگر سفر سے پہلے ہی ایک دن رات گزر جاوے
 تو مدت ختم ہو چکی پیر دھو کر پھر سے موزے پہنے مسئلہ اور اگر مسافرت میں صبح کرتی تھی پیر
 گھر پہنچ گئی تو اگر ایک دن رات پورا ہو چکا ہے تو اب موزہ اُتار دے اب اس پر صبح
 درست نہیں اور اگر ابھی ایک دن رات بھی نہیں گزرا ہے تو ایک دن رات پورا کرے۔
 اس سے زیادہ صبح درست نہیں مسئلہ اگر جراب کے اوپر موزے پہنے ہیں تب بھی موزہ پہ
 صبح درست ہے مسئلہ جرابوں پر صبح کرنا درست نہیں البتہ اگر لٹا کر چھڑا دیا گیا
 ہو بلکہ مردانے جوتے کی شکل پر چھڑا دیا گیا ہو یا بہت ہو یا بہت تنگ اور
 سخت ہوں کہ بغیر کسی چیز سے باندھے ہوئے آپ ہی آپ ٹھہرے رہتے ہوں اور انکو
 پہن کر تین چار میل رستہ بھی چل سکتی ہو تو ان صوفیوں میں جراب پر صبح درست ہے
 مسئلہ برقع اور دستانوں پر صبح درست نہیں۔

تمام شد

حضرت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نخاست پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ تجاویز کی دو قسمیں ہیں ایک صومہ جس کی نجاست نیا دھشت ہے تھوڑی سی ہے
 دوسری دھشت کا مکہ ہے اس کو نجاست غلیظ کہتے ہیں دو سو سی وہ جسکی نجاست زیادہ
 کم اور ہلکی ہے اس کو نجاست خفیفہ کہتے ہیں مسئلہ خون ادا آؤں کا پافانہ پیشاب اور
 منی اور شرب اور کئے کا پافانہ پیشاب اور سجدہ کا گوشت اور اسکے بال و پیر اور
 اسکی ساری چیزیں اور گھوڑے کے گوشت کی لید اور گائے بھینس و بکری و گاو پر اور بکری اور
 بھیر کی میٹھی عزیمتیکہ سب جانوروں کا پافانہ اور مرغی بیض اور مرغی کی بیٹ اور کتے
 پر اور سب حرام ہے اور ملک کا پیشاب پر سب چیزوں کا جو نجاست غلیظ ہیں مسئلہ
 خمر و دودھ پیتے پچے کا پیشاب پافانہ بھی نجاست غلیظ ہیں مسئلہ حرام پر پھینکی جاتے
 اور ملال جانوروں کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے مسئلہ مرغی بیض مرغی کی کے سوا اور ملالانی
 ہندوں کی بیٹ پاک ہے بھیدہ کبوتر گندہ یعنی چڑیا مینا وغیرہ اور پکڑ گندہ کا پیشاب
 اور بیٹ بھی پاک ہے مسئلہ نجاست لمبائی میں سے اگر تکی ہو تو ذالی چیز کے ٹکڑے یا
 لڑنے پر ٹک جاسے تو اگر چھوٹا نہ سمجھا جائے برابر یا اس سے کم ہو تو حلال ہے پیر
 کے دھوئے اگر خانہ پر جوئے تو ہاتھ نہ دھوئے لیکن نہ دھوئے اور وہی طرح نماز پڑھنے
 پر ہاتھ نہ دھوئے اور بڑا ہے اور اگر وہ سے زیادہ ہو تو وہ حلال نہیں ہے اسکے بعد
 از نہیں ہوگی اور اگر نجاست غلیظ میں سے کاڑھی چیز لگ جائے بیسے پافانہ ورنہ
 ہر وہ کی سیٹ تو آلودہ وغیرہ میں ساڑھے پاسا شہید میں گم ہو تو بے دھوئے کھئے
 و درست ہے بعد اگر اس سے زیادہ لگ جائے تو بے دھوئے کھائے و درست نہیں ہے
 مسئلہ لڑتے سے فیض نہ کرنا یا بدن میں لگ لگاتے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر کئے چھوئے

سے کم ہوتے مسافت ہے اور اگر پورا حلقہ لایا اس سے زیادہ چوتھو صاف نہیں بھی اگر سیر
 میں لگے تو آدھ سیر کی چوتھائی سے کم پور قوت صاف سے اسی طرح اگر چار سے خفیہ آدھ
 پور کا تو آدھ کی چوتھائی سے کم پور قوت صاف ہے غرضیکہ جس عضو میں کسی کی چوتھائی سے
 کم اور ادا کر لیا چوتھائی پور قوت صاف نہیں اسکا ہونا واجب ہے یا بے ضرورت ہوئے
 ناز و دست نہیں۔ مسئلہ ثانی است غلیظا جیسی پانی میں پڑ جائے تو وہ بھی نہیں غلیظا ہوتا ہے
 اور نہ صاف شیشہ پڑ جائے تو وہ پانی بھی نہیں خفیف ہوتا ہے چار سے کم پور قوت صاف سے زیادہ
 میں نہیں تپتی تگ گیا اور پختی کے لئے یعنی رُخ سے کم ہے لیکن وہ ایک دن چار پھیل کر زیادہ
 ہو گیا تو پختہ نہ ہو یہ سے زیادہ ہو ماحات ہے اور جب بڑ گیا تو صاف نہیں بلکہ
 مسکا ہوتا و اجنبی لیندو منورے ہوئے ناز میں ہوئی مسئلہ چھٹی کا خون کس نہایت
 اگر لگی اسے تو کچھ حرج نہیں اسی طرح کھنی کھنل پختہ کا خون نہیں ہے مسئلہ اگر عیذاب
 کی چٹائی میں ہونے کی ٹوک کے برابر ہواوی کر دیجئے یہ دکھائی نہ رہی بلکہ آدھ کا حرج
 اگر نہ ہو ماحات صاف نہیں ہے مسئلہ اگر وہ ارغیاست لگی ہو جیسے باغاء خون تو اندر
 کہ چھ صفت چھوٹ جائے اور دھبہ پائے چاہے پختی وقفہ میں پھوٹے طبعیہ فاسق
 چھوٹ جائے تو کچھ پائے جو باقیہ آدھ و اس میں لگ گئی جو کرا کا بھی یہی حکم ہے البتہ اگر
 چھوٹی چھوٹی میں کچھ صفت چھوٹ گئی تو در مرتبہ اور صوبہ بہتر ہے اور لگدور مرتبہ میں
 چھوٹی تو ایک مرتبہ اور چھوٹے شرفیکہ میں بار بار کر لینا بہتر ہے مسئلہ اگر ایسی جگہ
 کئی وقت دھوئے اور نہ صاف پختہ جائے پختی بہت نہیں گئی یا کچھ رشتہ رہ گیا ہے کئی کرا
 پاک ہو گیا صاف نہ ہو گیا کہ در صوبہ چھوٹا اور بے دور کر ضروری نہیں مسئلہ اگر شراب کے مثل
 کوئی پختہ لگ گئی تو در لگائیں پور قوت صاف سے زیادہ دھوئے اور ہر مرتبہ پختہ اور تیسری مرتبہ
 اپنی طاقت بہتر خوب زور سے پختہ کر لیں یا کچھ لگاؤ اگر خوب دھوئے نہ پختہ ہوئی تو کرا
 نہ ہو کر مسئلہ اگر پختہ نہیں چھوٹا ہے جسکو پختہ نہیں لگی جیسے شیشہ پانی زبردستی
 یا چھوٹا پختہ کہ برتن بیک چوتھائی سے کم پور قوت صاف سے کم پور قوت صاف سے کم پور قوت صاف سے کم

جب پانی چمکانا بند نہ جائے پھر دھوئے پھر حباب پانی ٹپکانا شروع ہو تب پھر دھوئے اس
 طرح تین دفعہ دھوئے تو وہ چیز پاک ہو جائیگی مسئلہ پانی کی طرح جو چیز مٹی اور پاک ہو
 اسے بھی نجاست کا دھونا نہ ہوتا ہے اگر کوئی کتاب یا عرق کا ڈنڈا یا کسی اور عرق سے
 یا سر سے دھوئے تو بھی چیز پاک ہو جائیگی لیکن گھی اور تیل اور دودھ وغیرہ ایسی چیزیں
 دھونا درست نہیں ہیں چنانچہ چمکانے پر وہ چیز پاک ہو جائیگی مسئلہ بدن میں یا کپڑے میں مٹی
 لگ کر سوکھ گئی ہو تو کھرج کر لا بہل ڈالنے سے پاک ہو جاوے گا اگر اگر ابھی سوکھی ہو تو
 فقط دھونے سے پاک ہو گا۔ لیکن اگر کسی نے پیشاب کر کے استنجہ نہیں کیا تھا ایسے وقت
 مٹی نکلے تو وہ ملے سے پاک نہ ہوگی اسکو دھونا چاہیے مسئلہ جوتے اور کپڑے کے سونے میں
 اگر دل اور نجاست لگ کر سوکھ جائے جیسے گوبر یا دانہ خون میں وغیرہ تو زمین پر خوب کھسکا
 نجاست چھڑا دینے سے پاک ہو جاوے گا یہاں تک کہ جسے ہاں کھرج ڈالنے سے بھی پاک ہو جاوے اور
 اگر سر میں نہ ہو تب بھی اگر اتنا روگڑ دے اور کھسکا دے کہ نجاست کا نام و نشان باقی نہ
 رہے تو پاک ہو جاوے گا مسئلہ اگر مٹی یا گھاس کی طرح کوئی نجاست جو تھو یا پھرتے ہوئے ہو
 لگ گئی ہو تو لہاں نہ پھرتے تو یہ دھوئے پاک ہو جاوے گا مسئلہ گوبر اور بولہ فقط دھونے سے
 پاک ہو جائیگا چاہے وہ در نجاست کے باہر ڈال کر کسی اور طرح پاک نہیں ہوتا ہے مسئلہ آئینہ
 یا شیشہ اور چھری یا قوچا یا دیگر موٹے سنگ یا زبردست پتھر یا لکڑی یا گھاس یا پتی یا
 اگر گھس ہو یا ویرا تو خوب پونچھ ڈالنے اور گڑ دینے یا حتیٰ سے ماخوذ آئینہ سے پاک ہو جائیگی
 ہیں لیکن کشتی چیز میں ہوں تو پہلے دھوئے پاک ہو جائیگی مسئلہ زمین پر نجاست پڑ گئی ہو
 ایسی سوکھ گئی کہ نجاست کا نشان بالکل جاتا رہا نہ تو نجاست کا دھوب سے نہ بد بو آتی ہے تو
 اس طرح سوکھ جائے زمین پاک ہو جائیگی لیکن ایسی زمین پر تم گھس کر نادرست نہیں کہ
 غار پر خداداد دست ہے جو آئینہ یا پتھر پر نہ پاکارے سے زمین سے خوب جوائے ہیں کہ جب
 گھوڑے زمین سے نہ جاوے سکیں ان کا بھی یہ حکم ہے کہ سوکھی جائے اور نجاست کا نشان
 نہ رہے یہ پاک ہو جاوے گا مسئلہ اگر کسی نے فقط زمین پر چھوڑ دی تھی جو نہ پاکی اور سے

انکی جھڑائی نہیں لگئی ہے وہ منو کھے سے پاک نہ ہونگی ان کو دھونا پڑے، مسئلہ نہیں ہے
 برتن چھوئی گاں بھی شو کھنے اور نجاست کا نشان جاتے رہنے سے پاک ہوتا ہے۔ اگر
 کچھ ہوئی لگاں اس پر تولے دھوئے پاک ہوگی مسئلہ نجس چاؤ چھڑی یا مٹی اور مٹی
 وغیرہ کے برتن اگر دھوئی آگ میں ڈالی دیے جائیں تو بھی پاک ہو جاتے ہیں مسئلہ مٹی
 کوئی نجس چیز لگی تھی اسکو کسی نے زبان سے تین مرتبہ چاٹ لیا تو بھی پاک ہو جائے گا
 مگر چاٹنا مشق ہے یا پھانی پر بچے کی تے کا دودھ لگ گیا پھر پچھلے تین دفعہ چوس کر پی لیا
 تو پاک ہو گیا مسئلہ اگر کوئی کورا برتن نجس ہو جائے اور دو برتن نجاست کو چوس کر پیوے
 تو فقط دھوئے سے پاک ہوگا بلکہ اس میں پانی بھر دیوے پھر نجاست کا اثر پانی میں جاوے گا
 تو اگر کچھ بھر دیوے اسی طرح برابر کرتی رہے۔ جب نجی مت کا نام و نشان بالکل
 جاتا ہے رنگ باقی رہے نہ بدبو تب پاک ہوگا مسئلہ نجس مٹی سے جو برتن کھانے
 پانے کو حیب تک وہ کچے ہیں نا پاک ہیں۔ جب پکائے گئے تو پاک ہو گئے مسئلہ مشابہ
 شیرہ یا گھی تیل نا پاک ہو گیا ہو تو جتنا تیل وغیرہ بہا مٹا یا اس سے زیادہ پانی ڈال کر
 پکاوے جب پانی صاف جاتے تو پھر پانی ڈال کر مٹا دے اسی طرح تین دفعہ کوٹے سے
 پاک ہو جاوے گا یا لیلہ کر دکھ مبتلا گھی تیل ہوتا پانی ڈال کر پلاؤ جب وہ پلنے لگے
 اوپر آجائے تو کسی طرح اٹھا لو اسی طرح تین دفعہ پانی ملا کر اٹھاؤ تو پاک ہو جاوے گا
 اور اگر گھی جم گیا ہو تو پانی ڈال کر آگ میں دکھو جب پھیل جائے تو اس کو نکالو
 تین مرتبہ اسی طرح کر۔ مسئلہ نجس رنگ میں کچھ رنگ تو اتنا دھو لے پانی صاف
 آنے لگے تو پاک ہو جاوے گا چاہے کپڑے سے رنگ چھوٹے یا نہ چھوٹے یا نہ چھوٹے۔
 مسئلہ گوبر کے کنڈے اور بید وغیرہ نجس چیزوں کی راکھ پاک ہے اور ان کا حوالہ
 بھی پاک ہے۔ روٹی میں لگ جاوے تو کچھ حرج نہیں مسئلہ بھونے کا ایک کونہ نجس
 ہے اور باقی سب پاک ہے تو پاک کونے میں نماز پڑھنا صاف ہے مسئلہ جس میں گوبر
 گوبر سے لپٹا ہوا نجس ہے اس پر بغیر کوئی پاک چیز بچانے نماز درست نہیں مسئلہ گوبر

پھی ہوئی زمین اگر سوکھ گئی ہو تو اس پر گیلہ کپڑا بچھا کر بھی نماز پڑھنا درست ہے لیکن
 وہ اتنا گیلہ نہ ہو کہ اس زمین کو کچھ مٹی چھوٹ کر کپڑے میں بھر جائے مسئلہ یہ ہے کہ
 پاک زمین پر چلی اور پیر کا نشان زمین پر بن گیا تو اس سے پیر نہ کہے ہو گا ہاں اگر پیر
 کے پانی سے زمین اتنی بھیک جاوے کہ زمین کی کچھ مٹی یا نجس پانی پیر میں لگ جائے تو
 جس ہو جاوے گا مسئلہ نجس ہندوی ہاتھ پیروں میں لگائی تو تین دفعہ خوب دھو ڈالنے
 سے ہاتھ ہر پاک ہو جاوے گا ونگے ونگے کا چھڑنا واجب نہیں مسئلہ نجس سر سے یا کھل اٹھوں
 میں لگایا تو اس کا پوچھنا واجب نہیں ہاں اگر پھیل کر باہر آنکھ کے آگیا ہو تو دھونا
 کا واجب ہے مسئلہ نجس تیل سر میں ڈال لیا یا بدن میں لگایا تو قاعدے کے موافق
 تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاوے گا کھلی ڈال کر یا صابن لگا کر تیل کا چھڑنا واجب
 نہیں ہے مسئلہ کتے نے آٹے میں منہ ڈال دیا یا بندر نے جھوٹا کر دیا تو اگر آٹا نہ خا
 ہوا ہو تو جہاں منہ ڈالا ہے اتنا نکال ڈالے باقی کا کھانا درست ہے اور اگر سوکھا آٹا ہو
 تو جہاں جہاں اُسکے منہ کا لعاب لگا ہو نکال ڈالے باقی سب پاک ہے مسئلہ کتے کا
 لعاب نجس ہے اور خود کتا نجس نہیں۔ سو اگر کتا کسی کے کپڑے یا بدن سے چھو جائے تو
 نجس نہیں ہوتا چاہے کتے کا بدن سوکھا ہو یا گیلہ ہاں اگر کتے کے بدن پر کوئی نجس
 لگا ہو تو اور بات ہے مسئلہ رومالی بھیک ہونے کے وقت ہوانے کو اس سے کپڑا نہیں
 نہیں ہوا مسئلہ نجس پانی میں جو کپڑا بھیک گیا تھا اسکے ساتھ پاک کپڑے کو لپیٹ کر
 رکھ دیا اور اس کی تری اس پاک کپڑے میں آگئی لیکن نہ تو اس میں نجاست کا کچھ رنگ آیا
 نہ بدبو آئی تو اگر یہ پاک کپڑا اتنا بھیک گیا کہ پھوٹنے سے ایک دو قطرہ ٹپک پڑے یا پھوٹ
 وقت ہاتھ بھیک جاوے تو وہ پاک کپڑا بھی نجس ہو جائیگا اور اگر اتنا بھیک ہو تو
 پاک ہیگا اور اگر پیشاب غیرہ فراس نجاست کے بھیکے ہوئے کپڑے کے ساتھ لپیٹ دیا تو
 جب پاک کپڑے میں ذرا بھی اسکی نمی اور عبا آگیا تو نجس ہو جاوے گا مسئلہ اگر لکڑی
 کا تختہ ایک طرف سے نجس ہے اور دوسری طرف سے پاک ہے تو اگر اتنا بڑا ہے کہ بیچ

چرکتا ہے تو اس کو یلٹ کر دوسری طرف نماز پڑھنا درست ہے اور اگر اتنا مٹاؤ نہ ہو
تو درست نہیں مسئلہ درتہ کا کوئی پیکر ہے اور ایک تہہ نہیں ہے اور دوسری پک
ہے اگر دونوں تہیں سلی ہوئی نہ ہوں تو پاک نہ کی طرف نماز پڑھنا درست ہے اور اگر
سلی ہوئی ہوں تو پاک تہہ پر جی نماز پڑھنا درست نہیں۔

اسٹنچے کا بیان

مسئلہ جب سوکرائے تو جب تک غلے تک ہاتھ نہ دھوئے اس وقت تک ہاتھ پانی سے
نہ ڈالے چاہے ہاتھ پاک پانی میں نہ ڈالے ہاتھ پاک ہو اور چاہے ناپاک ہو اگر پانی چھو
برتن میں رکھا ہو جیسے لونا آبخورہ تو اس کو بائیں ہاتھ سے اٹھا کر دائیں ہاتھ پر نہ ڈالے
اور تین دفعہ دھوئے پھر برتن دہانے ہاتھ میں لے بائیں ہاتھ تین دفعہ دھوئے اور
اگر چھوٹے برتن میں پانی نہ ہو بڑے شے وغیرہ میں ہو تو کسی آبخورہ وغیرہ سے نکال کر
یکسو آنکھیاں پانی میں نہ دوچنے پاویں اور اگر آبخورہ وغیرہ کچھ نہ ہو تو بائیں ہاتھ کی
چھٹکھیروں سے چلو بنا کر پانی نکالے اور چپاٹک ہو سکے پانی میں اٹکا ایں کم ڈالے اور پانی
نکالنے کے پہلے دہانہ ہاتھ دھوئے جب وہ ہاتھ دھیل جائے تو دہانہ ہاتھ جھٹکا جائے اور
دے اور پانی نکال کے باہاں ہاتھ دھوئے اور یہ ترکیب ہاتھ دھوئے کی اس وقت ہے کہ
ہاتھ ناپاک ہوں اور اگر ناپاک ہوں تو گزٹکے میرا ہاتھ دھوئے بلکہ کسی اور ترکیب سے
پانی نکالے کہ شخص نہ دھوئے پائے مثلاً پاک رومال ڈال کے نکالے اور چوپالی کی تھار
رومال سے بچے اس سے ہاتھ پاک کرے یا الہ میں طرح ممکن ہو۔ درختار صفحہ ۱۱
مسئلہ جو نجاست آگے یا پیچھے کی راہ سے نکلے اس سے احتیاج کو نجاست ہے۔ درختار
۳۶ - ۲۶ ج مسئلہ اگر نجاست بالکل ادھر ادھر ہو لے اور اس سے پانی سے استنجا
کرے بلکہ پاک چھتر یا ڈھیلے سے استنجا کرے اور اسی سے پوچھ ڈالے کہ نجاست پانی
میں ہے اور بدلی صاف ہو جائے تو بھی جائز ہے لیکن یہ بہت صفائی طرح کے بالکل نہیں
ہے البتہ اگر پانی نہ ہو یا کم ہو تو مجبوری ہے درختار صفحہ ۱۲۲ ج مسئلہ ڈھیلے سے

استنجا کرنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے بس اتنا خیال رکھئے کہ نجاست اور مردہ کو نہ پائے اور بدن خوب صاف ہو جائے دو مختار ص ۲۴ ج ۱ مسئلہ ۲۵۱ سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے۔ لیکن اگر نجاست جھپٹیل کے گہراؤ یعنی بدست کے انداز سے زیادہ کھیل جاوے تو ایسے وقت پانی سے دھونا واجب ہے بے دھوئے نماز نہ ہوگی اور اگر نجاست کھیل نہ ہو تو فقط ڈھیلے سے پاک ہونے کے بعد نجاست ہے لیکن سنت کے خلاف ہے دو مختار ص ۲۵۰ ج ۱ مسئلہ پانی سے استنجا کرے تو پہلے دونوں ہاتھ گھٹوں تک دھویوئے پھر تنہائی کی بجائے جا کر بدن ڈھیل کر کے بیٹھے اور اتنا دھوئے کہ دل کہنے لگے کہ اب بدن پاک ہو گیا، البتہ اگر کوئی خشک مزاج ہو کہ پانی بہت کھینکتی ہے پھر بھی دل کو اچھی طرح اطمینان نہیں ہوتا تو اسکو حکم ہے کہ تین دفعہ یا سات دفعہ دھو لے جس میں اس سے زیادہ نہ دھوئے ورنہ اور سنت ۲۴۹ ج ۱ مسئلہ اگر کہیں تنہائی کا موقع نہ ملے تو پانی سے استنجا کرنے کی بجائے کسی مائے پانی سے نہ کہ نہاد سنت نہیں مردہ کے مائے کسی عورت کے سامنے ملے وقت استنجا کرے اور بے استنجا کے نماز پڑھے کیونکہ بدن کا گھولنا بڑا گناہ ہے۔ مسئلہ ۲۵۱ اور نجاست سے گوبر لید و غیرہ اور گوشت کھرا اور شبہ اور بکی اینٹ اور کھانے کی چیز اور کاغذ ہے اور وہ اپنے ناقص سے استنجا کرنا برا اور منع ہے ورنہ چاہے لیکن اگر کوئی کرے تو نہ پرا پاک ہو جائے گا مسئلہ ۲۵۲ کھڑے پیشاب کرنا منع ہے مسئلہ ۲۵۳ پیشاب پانچانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیشہ کو ناحیج ہے مسئلہ ۲۵۴ بیچے کو قبلہ کی طرف بٹھا کر بٹکانا اور بٹکانا بھی مکروہ اور منع ہے مسئلہ ۲۵۵ استنجا کرنے کے بعد پانی سے دھو کر تازہ سنت ہے اور وضو کرنے کے بعد پانی سے استنجا بھی درست ہے بس ذکر ناہتر ہے مسئلہ ۲۵۶ جب پانچانہ پیشاب ہو جائے تو پانچانہ کسور و عارضہ سے پاک ہو کر کہے درید عارضہ ہے اللہمہ اتی انکو مؤیلت من الطہارۃ والاشاۃ انہ لکے سرہ جائے اور اگر کسی انکو غشی و غیرہ و غیرہ صولی کا نام نہ لیا سکے اور دے لا

پہلے باباں پیر رکھے اور اند خدا کا نام نہ لےوے اگر چھپکے وہ تو دل میں ہول میں
 الحمد للہ کہنے زبان سے کچھ نہ کہے نہ وہاں کچھ بولے۔ نہ بات کرے پھر عجب زبانی تو کہا
 پیر باہر نکالے اور دروازے سے نکل کر یہ دعا پڑھے غفرلک الحمد للہ اللہ الذی
 اودھب عنک الاثم واذاع الفتنی اور استغفر کے بعد بائیں ہاتھ کندہ میں پردہ گر کے مٹی
 سے دھوئے۔

نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا بہت بڑا رتہ ہے کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک
 نماز سے زیادہ پیاری نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز سے دیا ہو کوئی عبادت
 نہیں اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کر دی ہیں انکے پڑھنے کا جڑوا ہے
 اور انکے چھوڑنے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔ حدیث شریفہ میں آیا ہے کہ جو کوئی اچھی طرح
 سے دھو گیا کرے اور خوب دل لگا کر اچھی نماز پڑھا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ
 اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ سب بخشدے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ نماز دین کا ستون ہے سو جس نے نماز کو اچھی طرح پڑھا اس نے دین کو کھیک لگھا
 اور جس نے اس ستون کو گر ادیا یعنی نماز نہ پڑھی اُس نے دین برباد کر دیا اور خست
 نے فرمایا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کی پوچھ ہوگی اور نمازیوں کے ہاتھ او
 پاؤں اور منہ قیامت میں آفتاب کی طرح چمکتے ہونگے اور بے نمازی دولت سے محروم
 دیکھئے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ نمازیوں کا حشر قیامت کے دن بیوں اور تھیلوں
 اور میوں کے ساتھ ہوگا اور بے نمازیوں کا حشر فرعون نامی اور تمام ان بڑے
 بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا اسلئے نماز پڑھنا بہت ضروری ہے اور نہ پڑھنے سے دین اور
 دونوں کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ اس سے بڑا کراد کیا ہوگا کہ بے نماز کا کفر کے
 برابر سمجھا گیا تھا کی پناہ نماز نہ پڑھنا کسی بڑا بات ہے البتہ ان لوگوں پر نماز واجب
 نہیں لیکن اور چھوٹے لوگوں کی اور لڑکا بچہ ایسی جوان نہ ہونگے ہوں بانی نسب انہیں

پہننا ہے۔ لیکن اولاد جب سات برس کی ہو جائے تو ماں باپ حکم ہے کہ ان کے نماز پڑھو اور جب سات برس کی ہو جائے تو مار کر پڑھو اور نماز کا چھوڑنا کسی کسی وقت سنت نہیں ہے جس طرح ہو سکے نماز ضرور پڑھے اور اگر نماز پڑھنا بھول گئی اور بالکل ہی یاد نہ رہا جب وقت جاتا رہا جب یاد آیا کہ میں نے نماز نہیں پڑھی یا ایسی غافل سو گئی کہ آنکھ نہ کھلی اور نماز قضا ہو گئی اور ایسے وقت گناہ نہیں ہو گا۔ لیکن جب یاد آئے اور آنکھ کھلے تو وضو کر کے فوراً قضا پڑھ لینا فرض ہے البتہ اگر وہ وقت مکروہ ہو تو ذرا ٹھہر جائے تاکہ مکروہ وقت نکل جائے اسی طرح سے جو نمازیں بے ہوشی کی وجہ سے نہیں پڑھیں اس میں بھی گناہ نہیں لیکن ہوش آنے کے بعد فوراً قضا پڑھنی پڑے گی۔

خوش! مسئلہ ۱۱ اور جوان ہونے کا بیان اور کفنائے کا بیان سے پہلے اس حدیث کے آخری حصہ پر دیکھو۔

نماز کے اقوال کا بیان

مسئلہ پہلی رات کو صبح ہوتے وقت پویب کی طرف یعنی جدھر سے سورج نکلتا ہے آسمان کے لبنان پر کچھ سپیدی دکھائی دے پھر تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر چوڑان میں سپیدی معلوم ہوتی ہے اور آناً فناً پڑھتی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اُجالا ہو جاتا ہے اور آفتاب نکلنے لگتا ہے۔ لیکن اول ہی وقت بہت ترن کے نماز پڑھ لینا بہتر ہے۔ مسئلہ ۱۲۔ دو پہر ڈھل جانے سے ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور دو پہر ڈھل جانے کی نشانی یہ ہے کہ لمبا چیزوں کا سایہ چھیم سے شمال کی طرف مڑنے لگے اور سرگتا سرگتا بالکل نیکی کی سیدھ میں آکر پویب کی طرف مڑنے لگے جس سے ظہر ڈھل گئی اور پویب کی طرف منھ کر کے کھڑے ہونے سے بائیں ہاتھ کی طرف کا نام شمال ہے اور ایک جوان اس سے بھی آسان ہے وہ یہ کہ سورج نکل کر قضا اونچا ہوتا جاتا ہے ہر چیز کا سایہ ٹھٹھاتا ہے

پس جب گھٹا سو قوت ہو جائے اس وقت ٹھیک دوپہر کا وقت ہے پھر جب سایہ
 بڑھنا شروع ہو جاوے تو کچھ دیر ٹھیک یا اس سو وقت سے ظہر کا وقت شروع
 ہوتا ہے اور غٹا ٹھیک دوپہر کا ہوتا ہے اس کو چھوڑ کر جب تک ہر چیز کا سایہ دونہ
 نہ ہو جائے اس وقت تک ظہر کا وقت رہتا ہے شمس ایک تھ لکڑی کا سایہ ٹھیک دوپہر کا
 چار انگل تھا تو جتنا باقی اور چار انگل نہ رہتا تب تک ظہر کا وقت ہے اور جب آٹھ
 چار انگل ہو گیا تو عصر کا وقت آگیا اور عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک باقی رہتا ہے
 لیکن جب سورج کا رنگ بدل جائے اور دھوپ ندر پڑ جائے اس وقت عصر کی نماز
 مکروہ ہے اگر کسی وجہ سے اتنی دیر ہو گئی تو خیر پڑھ لیوے قضاء کرے لیکن پھر بھی اتنی
 دیر نہ کرے اور اس عصر کے سوا اور کوئی نماز ایسے وقت دست نہیں ہے نہ قضاء نہ نفل
 کچھ نہ پڑھے مسئلہ جب سورج ڈوب گیا تو مغرب کا وقت آگیا اور جب تک پھر کی
 طرف آسمان کے کنارے پر سُرخی باقی ہے تب تک مغرب کا وقت رہتا ہے لیکن مغرب کی حد
 میں دیر نہ کرے کہ تارے خوب چٹک جائیں کہ اتنی دیر کرنا مکروہ ہے پھر جب دھرتی
 جاتی رہے تو عشا کا وقت شروع ہو گیا اور صبح ہوتے تک باقی رہتا ہے لیکن عشا کا
 کے بعد عشا کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے اور ثواب کم ملتا ہے اس لئے اتنی دیر کے نماز نہ
 پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ تہائی رات جانے سے پہلے ہی پہلے پڑھ لیوے مسئلہ گرمی کے
 موسم میں ظہر کی نماز میں جلدی نہ کرے گرمی کی تیزی کا وقت جانا کہ ہے تب پڑھتا تب
 ہے اور جاڑوں میں اول وقت نماز پڑھ لینا مستحب ہے مسئلہ اور عصر کی نماز ڈرا آتی ہے
 کر کے پڑھنا بہتر ہے کہ وقت آنے کے بعد اگر کچھ نفلیں پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے کیونکہ
 عصر کے بعد وہ نفلیں پڑھنا درست نہیں ہے چاہے گرمی کا موسم ہو یا جاڑے کا دونوں
 ایک ہی حکم ہے لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ سورج میں زردی آجائے اور دھوپ رنگ میں ہمارے
 دور مغرب کی نماز میں جلدی کرنا اور سورج ڈوبنے ہی پڑھ لینا مستحب ہے مسئلہ جو کوئی
 نہج کی نماز پچھلی رات کو اٹھ کر پڑھا کرتی ہو تو اگر پکا بھروسہ ہو کہ آٹھ ضرور سکے گی تو

اسکو وتر کی نماز پڑھنے کے بعد پڑھنا بہتر ہے لیکن اگر آنکھ کھلنے کا اعتبار نہ ہو اور سوجا کا
 نہ ہو تو عشاء کے بعد سونے سے پہلے ہی پڑھ لینا چاہیے۔ مسئلہ بدلی کے دن فجر اور ظہر
 اور مغرب کی نماز اور دیگر کے پڑھنا بہتر ہے اور عصر کی نماز میں ہنسی کرنا مستحب ہے
 مسئلہ سورج نکلنے وقت اور غیبک و دھوپ کو اور سورج ڈوبنے وقت کوئی نماز صحیح نہیں
 ہے البتہ عصر کی نماز اگر ابھی نہ پڑھی ہو تو وہ سورج ڈوبنے وقت میں پڑھنے سے اولیٰ
 تینوں وقتوں میں سجدہ تلاوت بھی مکروہ اور منع ہے۔ مسئلہ فجر کی نماز پڑھنے کے
 بعد جب تک سورج نکلنے کے اونچا نہ ہو جائے نفل نماز پڑھنا درست ہے اور سجدہ تلاوت
 بھی درست ہے اور جب سورج نکل آیا تو جب تک درود و شنی نہ آجائے قضا نماز بھی درست
 نہیں ایسے ہی عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد نفل نماز پڑھنا جائز نہیں البتہ قضا نماز
 اور سجدہ کی آیت کا سجدہ درست ہے لیکن جب دھوپ پھینکی پڑ جائے تو یہ بھی
 درست نہیں۔ مسئلہ فجر کے وقت سورج نکل آنے کے بعد سے جلد ہی کھائے فسطاط میں
 پڑھنے لے تو اب جب تک سورج اونچا اور روشن نہ ہو جائے تب تک سنت نہ پڑھے ورنہ
 روشنی آجائے تب سنت وغیرہ جو نماز پڑھے مسئلہ جب صبح ہو جائے اور فجر کا
 آجائے دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نفل نماز پڑھنا درست
 نہیں یعنی مکروہ ہیں البتہ قضا نمازیں پڑھنا اور سجدہ کی آیت پر سجدہ کرنا درست ہے۔
 مسئلہ اگر فجر کی نماز پڑھنے میں سورج نکل آیا اور نماز نہیں ہوئی سورج میں روشنی آجائے
 کے بعد قضا پڑھے اور اگر عصر کی نماز پڑھنے میں سورج ڈوب گیا تو نماز ہو گئی قضا نہ پڑھے
 مسئلہ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سو رہنا مکروہ ہے نماز پڑھنے کے سو رہنا چاہیے لیکن کوئی فرض
 یا سفر سے بہت قدامت ہو اور کسی کو کہہ کہ مجھ کو نماز کے وقت چکا دینا اور وہ دوسرا دُعا
 کہے تو سو رہنا درست ہے

نماز کی شرطوں کا بیان

مسئلہ نماز کے شروع کر لینے پہلے کئی چیزیں واجب ہیں اگر ورنہ نہ ہو تو وضو کرے نہائیگی

ضرورت ہو تو غسل کرے بدن یا کپڑے پر کوئی نجاست لگی ہو تو اسکو پاک کرے جس جگہ نماز پڑھتی ہے وہ بھی پاک ہونی چاہیے فقط ٹخنہ اور دھواں پھیلی اور دونوں سروں کے سوا سر سے پیر تک سارا بدن خوب دھواں کیلئے قبلہ کی طرف منہ کرے جس نماز پڑھنا چاہتی ہے اس کی نیت یعنی دل سے ارادہ کرے وقت آنے کے بعد نماز پڑھے یہ سب چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں اگر اس میں سے ایک چیز بھی چھوٹ جاوے گی تو نماز نہ ہوگی مسئلہ اگر تنہا یا جالی وغیرہ کا بہت باریک دھوپہ اڑھ کر نماز پڑھنا درست نہیں مسئلہ اگر نماز پڑھتے وقت چوتھائی پنڈلی یا چوتھائی ران یا چوتھائی بازو کھل جاکو اور اتنی دیر تک رہے جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ سکے تو نماز جائز ہے پھر سے پڑھے اور اگر اتنی دیر نہیں لگی بلکہ کھلتے ہی ڈھک لیا تو نماز ہو گئی اسی طرح جتنے بدن کا ڈھانکنا واجب ہے اس میں سے چوتھائی عضو کھل جاوے گا تو نماز نہ ہوگی جیسے ایک کان کا چوتھائی یا چوتھائی سر یا چوتھائی بال یا چوتھائی پیٹ یا چوتھائی پیٹھ۔ چوتھائی گردن چوتھائی سینہ چوتھائی چھاتی وغیرہ کھل جانے سے نماز نہ ہوگی مسئلہ جو رطوبت بھی جو ان نہیں ہوئی اگر اس کی وجہ سے سرک گئی اور اس کا سر کھل گیا تو اس کی نماز ہو گئی مسئلہ اگر کپڑے یا بدن پر نجاست لگی ہے لیکن پانی کہیں نہیں ملتا تو اسی طرح نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لیوے مسئلہ اور اگر سارا کپڑا نجس ہو یا پورا کپڑا نجس نہیں لیکن بہت ہی کم پاک ہے یعنی ایک چوتھائی سے کم پاک ہے اور باقی سب سب نجس ہے تو یہ بھی درست ہے کہ اس کپڑے کو پینے پینے نماز پڑھے اور یہ بھی درست ہے کہ کپڑا مادہ الے اور تنگی ہو کر نماز پڑھنے سے اسی نجس کپڑے کو پہن کر پڑھنا بہتر ہے اگر چوتھائی کپڑا یا چوتھائی سے زیادہ پاک ہو تو تنگی ہو کر نماز پڑھنا درست نہیں اسی نجس کپڑے کو پہن کر پڑھنا واجب ہے مسئلہ اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو تنگی نماز پڑھے لیکن ایسی جگہ پڑھے کہ کوئی نہ دیکھ نہ سکے اور کھڑے ہو کر نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر پڑھے اور رکوع سجدہ کو اشارہ سے ادا کرے اور اگر کھڑے کھڑے پڑھے اور رکوع سجدہ ادا کرے تو بھی درست ہے نماز ہو جائیگی لیکن بیٹھ کر پڑھنا درست ہے مسئلہ مسافت میں کسی کے پاس خضار اسرائیلی

ہے اگر نجاست وصولی ہے تو وضو کیلئے نہیں بچتا اور اگر وضو کرے تو نجاست پاک کرنے کیلئے پانی نہیں دے گا تو اس پانی سے نجاست دس دو ڈاے پھر وضو کیلئے تیمم کرنے مسئلہ ظہر کی نماز پڑھی لیکن جب پڑھ چکی تب معلوم ہوا کہ جب وقت نماز پڑھی تھی اس وقت ظہر کا وقت نہیں رہا تھا بلکہ عصر کا وقت آگیا تھا تو اب پھر قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ وہی نماز جو پڑھی ہے قضا میں آجاو گی اور ایسا کچھ نیکی گویا قضا پڑھی تھی مسئلہ اور اگر وقت آجائے مے پہلے ہی نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوئی مسئلہ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ دلیں جب اتنا سوچ لیوے کہ میلاد کی ظہر کی فرض نماز پڑھتی ہوں اور اگر نیت پڑھتی ہو تو یہ سوچ لیوے کہ ظہر کی سنت پڑھتی ہوں بس اتنا خیال کیے اللہ اکبر کہہ کر نماز پڑھنا نہ لیوے تو نماز ہر جا فریجی جو لمبی پوڑی نیت لوگوں میں مشہور ہے اسکا گناہ کچھ نہیں ہے نہیں ہے مسئلہ اگر زبان سے نیت کہنا چاہے تو اتنا کہہ لینا کافی ہے نیت کرتی ہوں تاج کے ظہر کے فرض کی اللہ اکبر یا نیت کرتی ہوں ظہر کی سنتوں کی اللہ اکبر اور چار رکعت نماز وقت ظہر منہ میرا طرف کعبہ شریف کے یہ سب کہنا ضروری نہیں ہے چاہے کچھ چاہے یہ کہے مسئلہ اگر دلیں تو یہی خیال ہے کہ میں ظہر کی نماز پڑھتی ہوں لیکن ظہر کی زبان سے عصر کا وقت نکل گیا تو بھی نماز ہو جاوے گی مسئلہ اگر بھولے سے چار رکعت کی جگہ چھ رکعت یا تین زبان سے نکل جاوے تو بھی نماز ہو جاوے گی مسئلہ اگر نئی نماز میں قضا ہو گئیں اور قضا پڑھے کا ارادہ کیا تو وقت مقرر کر کے نیت کرے کہ ظہر کے فرض کی نماز قضا پڑھتی ہوں اگر عصر کی قضا پڑھتی ہو تو نیت کرے عصر کے فرض کی قضا پڑھتی ہوں اسی طرح جس وقت کی قضا پڑھنی ہو خاص اسی کی نیت کرنا چاہیئے اگر وقت اتنی نیت کر لی کہ میں قضا نماز پڑھتی ہوں اور خاص اس وقت کی نیت نہیں کی تو قضا صحیح نہ ہوگی پھر سے پڑھنی پڑے گی مسئلہ اگر کئی دن کی نماز یا قضا ہو گئیں تو دن تاریخ بھی مقرر کر کے نیت کرنا چاہیئے جیسے کسی کی بیچر اتوار پیر اور منگل چار دن کی نماز یا تین دن یا تو اب فقط اتنی نیت کر لاکہ میں فجر کی نماز پڑھتی ہوں و دست نہیں بلکہ یوں نیت

کمرے کو سنی کی فجر کی قضا پڑھتی ہوں پھر ظہر پڑھتے وقت کیے سنی کی ظہر کی قضا پڑھتی ہوں
 طرح کہتی جائے پھر جب سنی کی نماز کی قضا ادا کر چکے تو کہے کہ اتوار کی فجر کی قضا پڑھتی
 ہوں اسی طرح سب نمازیں قضا پڑھ کر کئی مہینے اور کئی سال کی نمازیں قضا ہوں
 تو مہینے اور سال کا بھی نام یوں ہے اور کہے کہ غلامے سال کی فلا نے مہینے کی فلاں تاریخ کی
 فجر کی قضا پڑھتی ہوں بے اس طرح نیت کے قضا صحیح نہیں ہوتا مسئلہ اگر کسی کو دن
 تاریخ مہینہ سال کچھ یاد نہ ہو تو یوں نیت کرے کہ فجر کی نماز میں جتنی میرے ذمہ قضا
 ہیں ان میں سے جو سب سے اول ہے اس کی قضا پڑھتی ہوں یا ظہر کی نماز میں جتنی میرے
 ذمہ قضا ہیں ان میں سے جو سب سے اول ہے اس کی قضا پڑھتی ہوں اسی طرح نیت
 کر کے برابر قضا پڑھتی رہے جب دل گواہی دیدے کہ اب سب نمازیں قضا جاتی رہی ہیں
 سب کی قضا پڑھ چکی ہوں تو قضا پڑھنا چھوڑ دے مسئلہ سنت نفل اور تراویح کی نماز
 میں فقط اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ میں نماز پڑھتی ہوں سنت ہونے اور نفل ہونے کی
 نیت نہیں کی تو بھی درست ہے مگر سنت تراویح کی نیت کر لینا زیادہ اطمینان کی بات ہے

قبیلہ کی طرف مٹھ کر بیٹھا بیان

مسئلہ اگر کسی ایسے جگہ ہے کہ قبیلہ معلوم نہیں ہوتا کہ صریح اور بذوال کوئی ایسا آدمی
 ہے جس سے پوچھ سکے تو اپنے دل میں سوچے کہ ہر دل گواہی دے اس طرف پڑھ کر
 اگر لے سوچے پڑھ لیو گی تو نماز نہو گی لیکن اگر بعد میں معلوم ہو جائے کہ ٹھیک
 قبلہ ہی کی طرف پڑھی ہے تو نماز ہو جاو گی اور اگر وہاں آدمی موجود ہے لیکن پروردگار
 شرم کے واسطے پوچھا نہیں اسی طرح نماز پڑھ لو تو نماز نہیں ہوئی ایسے وقت ایسی
 شرم نہ کرنا چاہیے بلکہ پوچھ کر نماز پڑھ مسئلہ اگر کوئی بتلائے والا ملا احمد دل کی
 گواہی پر نماز پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ ہر نماز پڑھی ہے اور قبلہ نہیں ہے تو بھی نماز ہو گی
 مسئلہ اگر بے رخ نماز پڑھتی تھی پھر نماز ہی میں معلوم پڑ گیا کہ قبلہ اور ہر نماز ہو گی

بلکہ قناتی طرف ہے تو نماز ہی میں قبلہ کی طرف ٹھوم جاوے۔ اب معلوم ہو جائے کہ بعد
اگر قبلہ کی طرف نہ پھرے گی تو غازیہ ہوگی مسئلہ اگر کوئی کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھے
تو یہ بھی جائز ہے اور اس کے اندر نماز پڑھنے والی کو اختیار ہے جو صراط چاہے منہ کر کے
نماز پڑھے مسئلہ کعبہ شریف کے اندر فرض نماز بھی درست ہے اور نفل بھی درست ہے۔

فرض نماز پڑھنے کے طریقہ کا بیان

مسئلہ نماز کی نیت کر کے اللہ اکبر کہے اور اللہ اکبر کہتے وقت دونوں ہاتھ کندھے تک
اٹھاوے لیکن ہاتھوں کو دو ہٹے سے باہر نہ نکالے پھر سینے پر ہاتھ باندھ لے اور
دائیں ہاتھ کی پھٹی کو بائیں ہاتھ کی پھٹی کی پشت پر رکھ دے اور یہ دوا پڑھے
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر الٹے ہٹے اور فوراً
النَّصِائِیْنِ کے بعد آمین کہے پھر بسم اللہ پڑھ کر کوئی ضرورت پڑھے پھر اللہ اکبر کہے
رکوع میں جاوے اور سبحان ربی العظیم تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ کہے اور رکوع میں دونوں
ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے اور دونوں بازو پہلو سے خوب ملائے
رہے اور دونوں پیر کے گٹھنے بالکل ملا دیوے پھر سبحان اللہ ولسن حمد و ثنا لک الحمد کہتی
ہوئی سر کو اٹھا دے جب خوب سیدھی کھڑی ہو جاوے تو پھر اللہ اکبر کہتی مہی سجد
میں جائے زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھے اور انگلیاں خوب
ملا دیوے پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ہاتھ رکھے اور سجدے کے وقت ہاتھ اور
ناک دونوں زمین پر رکھ دے اور ہاتھ پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھے مگر پاؤں
کھڑے نہ کرے بلکہ دائیں طرف کو ڈکا کرے اور خوب سمٹ کر اور رب کریم کو دیکھ کر
پیشانی و زانو سے اور یا نہیں دونوں پہلو سے ملا دیوے اور دونوں بائیں
دیں چمک کرے اور سجدہ میں کم از کم تین دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتی

سوام کرنے کی نیت کرے یہ نماز پڑھنے کا طریقہ ہے لیکن اس میں سے جو فرض میں ہے
 میں سے اگر ایک بات بھی چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوتی چاہے قسداً چھوڑا
 ہو یا بھولے سے یا دونوں کا ایک حکم ہے اور بعض چیزیں واجب ہیں کہ اس میں سے
 اگر کوئی چیز قسداً چھوڑے نماز نگی اور خراب ہو جاتی ہے اور پھر سے نماز پڑھنی پڑتی
 ہے اگر کوئی پھر سے نماز نہ پڑھے تو خیر تب بھی فرض سرے اُتر جاتا ہے لیکن بہت کم
 ہوتا ہے اور اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو مسجد پہنچ کر لینے سے نماز ہو جائیگی اور
 بعض چیزیں سنت ہیں اور بعض چیزیں مستحب ہیں۔ ہدایہ صفحہ ۹۷ مسئلہ
 نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں نیت باندھنے وقت اللہ اکبر کہنا۔ کھڑا ہونا۔ قرآن مجید
 مجید میں سے کوئی سورت یا آیت پڑھنا۔ رکوع کرنا اور دونوں سجدے کرنا اور نماز
 کے آخر میں جتنی دیر التحیات پڑھنے میں لگتی ہے اتنی دیر بیٹھنا۔ ہدایہ صفحہ ۹۸۔
 مسئلہ یہ چیزیں نماز میں واجب ہیں الحمد للہ پڑھنا اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا
 ہر فرض کو اپنے اپنے موقع پر ادا کرنا اور پہلے کھڑے ہو کر الحمد پڑھنا اور پھر سورت ملانا
 پھر رکوع کرنا پھر رکوع کرنا پھر سجدہ کرنا۔ دو رکعت پر بیٹھنا دونوں بیٹھکوں میں
 التحیات پڑھنا وتر کی نماز میں دعا قنوت پڑھنا السلام علیک ورحمتہ اللہ کہہ کر سلام
 پھیرنا یہ چیزیں کو اطمینان سے ادا کرنا اور بہت جلدی نہ کرنا۔ ایضاً مسئلہ ان باتوں کے
 سوا جتنی اور باتیں ہیں وہ سب سنت ہیں لیکن بعضی ان میں سے مستحب ہیں۔ ایضاً
 مسئلہ اگر کوئی نماز میں الحمد نہ پڑھے بلکہ کوئی آیت یا کوئی اور پوری سورت پڑھے
 یا فقط الحمد پڑھے اسکے ساتھ کوئی سورت یا کوئی آیت نہ چلا دے یا دو رکعت پڑھے
 نہ بیٹھے بے شیعہ ادب التحیات پڑھے تیسری رکعت کیلئے کھڑی ہو جائے یا بیٹھ توئی
 لیکن التحیات نہیں پڑھی تو ان سب صورتوں میں سرے فرض تو اُتر جائے گا لیکن
 نماز بالکل نگی اور خراب ہے پڑھنا پھر سے واجب ہے نہ دہرائی تو بڑا گناہ ہوگا البتہ
 اگر بھولے سے ایسا کیا تو سجدہ پہنچ کر لینے سے نماز درست ہو جائیگی مسئلہ اگر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے موقع پر سلام نہیں پھیرا بلکہ سلام کا وقت آیا تو کسی سے بل
 بڑی یا تین گونے لگی یا اٹھ کے کہیں چلی گئی اور کوئی ایسا کام کیا جس سے نماز لوٹ
 جاتی ہے تو اسکا بھی یہی حکم ہے کہ فرض تو اتر جائیگا لیکن نماز کا دہرانا واجب ہے پھر
 نہ پڑھیں گی تو گناہ ہوگا۔ مسئلہ صفحہ ۱۲۵ اگر پہلے سورت پڑھی پھر الحمد پڑھی تب
 بھی لازم دہرانا پڑھنی اور اگر جھوٹے سے ایسا کیا تو سجدہ مہر کر لے۔ ایضاً مسئلہ الحمد
 کے بعد کم از کم تین آیتیں پڑھنی چاہئیں اگر ایک ہی آیت یاد آئیں اسلئے الحمد کے بعد پھر
 تو اگر وہ ایک آیت اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی چھوٹی تین آیتوں کی برابر ہو جائے تب بھی
 درست ہے۔ درمختار صفحہ ۱۱۷ مسئلہ اگر کوئی رکوع سے کھڑی ہو کر سمیع اللہ میں
 حمد و ثناء تک الحمد یا رکوع میں سبحان فی الخضم پڑھے یا سجدہ میں سبحان فی الاعلیٰ نہ پڑ
 یا سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ نہ پڑھے یا آخر کی بیٹھک میں التحیات کے بعد درود شریف نہ
 پڑھے تو بھی نماز ہوگئی۔ لیکن سنت کے خلاف ہر اسی طرح سنت کے خلاف اگر درود و ثناء
 کے بعد کوئی دعا نہ پڑھی فقط درود پڑھ کر نماز پھیر دیا تب بھی نماز درست ہے لیکن سنت
 کے خلاف ہے درمختار صفحہ ۱۵۵ ج ۱ مسئلہ نیت باندھے وقت یا تحویل کا اٹھانا
 سنت ہے، اگر کوئی نہ اٹھا دے تب بھی نماز درست ہے مگر خلاف سنت ہے مسئلہ ہر رکعت
 میں بسم اللہ پڑھ کر الحمد پڑھے اور جب کوئی سورت پڑھے تو سورت سے پہلے بسم اللہ
 پڑھ لیتا ہے یہی بہتر ہے مسئلہ سجدہ کے وقت اگر ناک اور ماتھا دونوں زمین پر نہ رکھے بلکہ فقط
 ماتھا زمین پر رکھے اور ناک رکھے تب بھی نماز درست ہے اور اگر ماتھا نہیں لگایا فقط
 ناک زمین پر لگائی تو نماز نہیں ہوئی البتہ کچھ مجبوری ہو تو فقط ناک لگاتا بھی درست
 ہے۔ درمختار صفحہ ۱۱۷ ج ۱ مسئلہ اگر رکوع کے بعد اچھی طرح کھڑی نہیں ہوئی ذرا سا سر
 سجدہ میں چلی گئی تو نماز پھر سے پڑھے۔ مثلاً صفحہ ۱۵۵ ج ۱ مسئلہ اگر دونوں سجدوں کے
 بیچ میں اچھی طرح نہیں بیٹھی ذرا سا سر اٹھا کر دوسرا سجدہ کر لیا تو اگر وہی سر اٹھا کر ایک
 ہی سجدہ ہو اور دونوں سجدے جدا نہیں ہوئے اور نماز بالکل نہیں ہوئی اور اگر تباہی ہوئی

کہ قریب قریب بیٹھنے کے ہر گئی تو خیر نماز سب تو اتر گئی لیکن بڑی ٹکی اور خراب ہو گئی اسلئے
 پڑھنا چاہیے نہیں تو بڑا گناہ ہو گا۔ ایضاً مسئلہ اگر پیمال پر یا روضہ کی چیز پر سجدہ کرے۔
 سر کو خوب دبا کر کے سجدہ کرے اتنا دباوے کہ اس سے زیادہ نہ دب سکے اگر اوپر اوپر
 اشارہ سے سر رکھ دیا یا نہیں تو سجدہ نہیں ہوا۔ مسئلہ صفحہ ۹۷ مسئلہ فرض نماز میں کچھ
 دو رکعتوں ہیں اگر الحمد کے بعد کوئی سورت بھی پڑھ گئی تو نماز میں کچھ نقصان نہیں۔
 نماز باکھل صحیح ہے۔ درختار صفحہ ۵۳۲ مسئلہ اگر کچھلی دو رکعتوں میں الحمد نہ پڑھے یا
 تین دفعہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہے تو بھی درست ہے لیکن الحمد پڑھ لینا بہتر ہے۔
 اگر نہ پڑھے چکی کھڑی رہے تو بھی کچھ خرچ نہیں نماز درست ہے مسئلہ پہلی دو رکعتوں
 میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے اگر کوئی پہلی رکعتوں میں فقط الحمد پڑھے سو
 ملائے یا الحمد بھی نہ پڑھے سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھتی ہے تو اب کچھلی رکعتوں کے ساتھ
 سورت ملانا چاہیے پھر اگر نہ ملے ایسا کیا ہے تو نماز پھر سے پڑھے اور اگر بھولے سے کیا ہو تو
 سجدہ سہو کیلئے۔ عالمگیری صفحہ ۴۲ ج ۱ مسئلہ نماز میں الحمد اور سورت وغیرہ ساری چیزیں ہستہ
 اور خچکے سے پڑھے لیکن اس طرح پڑھنا چاہیے کہ خدا اپنے کالہ میں آواز ضرور آئے اگر اپنی
 آواز خود اپنے آپ کو بھی نہ ملے تو دلوے تو نماز نہ ہوگی۔ ہدایہ صفحہ ۱۰۶ ج ۱ مسئلہ کسی نماز کیلئے
 کوئی سورت مقرر نہ کرے بلکہ جو جی چاہے پڑھا کرے سورت مقرر کر لینا مکروہ ہے۔ ہدایہ صفحہ ۱۰۶
 مسئلہ دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے زیادہ لمبی سورت نہ پڑھے مسئلہ سب عورتیں اپنی اپنی نماز
 الگ الگ پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں اور جماعت کیلئے کسی میں جانا اور واپس جاکر مردوں
 کے ساتھ نہ پڑھنا چاہیے۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر وغیرہ کسی محرم کے ساتھ جماعت کر کے نماز
 پڑھے تو اسکے مسئلے کسی سے پوچھ لے جو نہ کیا اتفاقاً ہو تا ہے اسلئے ہم نے بیان نہیں کیا البتہ
 اتنی بات رکھئے کہ اگر کبھی ایسا موقع ہو تو مرد کے برابر نہ کھڑی ہو بالکل پیچھے رہے۔ ورنہ
 اسکی نماز بھی خراب ہوگی اور اس مرد کی نماز بھی برباد ہو جاوے گی۔ ہدایہ صفحہ ۱۰۶ ج ۱ مسئلہ اگر
 نماز پڑھے میں وضو لوٹ جاوے تو وضو کر کے پھر سے نماز پڑھے۔ ہدایہ صفحہ ۱۰۸ ج ۱۔

تکلم مستحب یہ ہے کہ جب کھڑی ہو تو اپنی نگاہ کو سجدہ کی جگہ رکھے اور جب رکوع میں جائے تو پاؤں پر نگاہ رکھے اور جب سجدہ کرے تو ناک پر سلام پھرتے وقت بھون پر نگاہ رکھے اور جب جمائی اُڑے تو منہ خوب بند کرے اگر اورد کسی طرح رکے تو ہاتھ کی آستین کے اوپر کی طرف رکے اور جب ٹکلا سہلانے تو چھانک کر رکے اسی کو روکے اور غبط کرے۔ درختار صفحہ ۷۲ ج ۱۔

قرآن شریف پڑھنے کا بیان

قرآن شریف کو صحیح صحیح پڑھنا واجب ہے ہر حرف کو ٹھیک ٹھیک پڑھے ہمزہ عین میں جو فرق ہے اسی طرح بڑی ح اور لا اور ذ۔ ظ۔ ز۔ ص۔ اور س میں ض۔ ث۔ فرق نکال کر پڑھے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نہ پڑھے۔ کبیری صفحہ ۳۵ مسئلہ ۳۵۱ اگر کسی سے کوئی حرف نہیں جیسے ح کی جگہ ط پڑھتی ہے یا عین نہیں نکلتا یا ناصب کو س ہی پڑھتی ہے تو صحیح پڑھنے کی محنت نہ کرے گی تو گنہگار۔ تا احساس کی کوئی دوزخ نہ ہوگی۔ البتہ اگر محنت سے بھی درستی نہ ہو تو لا چلی ہوگی۔ یا صفحہ ۳۵۲ مسئلہ اگر رخ ع وغیرہ سب حروف نکلتے تو ہیں لیکن ایسی بے پردائی بڑھتی ہے کہ ح کی لا اور ع کی ہمزہ ہمیشہ پڑھ جاتی ہے کچھ خیال کر کے نہیں پڑھتی۔ عجیب گنہگار ہے اور نماز صحیح نہیں ہوتی۔ درختار صفحہ ۷۱ ج ۱ مسئلہ جو سورت پہلی تین میں پڑھی ہے وہی سورت دوسری رکعت میں پڑھ چکی تو بھی کچھ حرج نہیں لیکن ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں مسئلہ جس طرح کلام مجید میں سورتیں آگے پیچھے لگی ہیں عین اسی طرح پڑھنا چاہیے جس طرح علم کے پارہ میں لکھی ہیں اس طرح نہ پڑھے۔ چہرہ پہلی اور کثرت میں کوئی سورت پڑھے تو اب دوسری رکعت میں دیکھ سکتے ہیں وہی سورت نہ پڑھتا اس کے پہلے والی سورت پڑھے اسکے پہلے والی سورت نہ پڑھے جیسے کہی سنا۔ رکعت میں کثرت یا سورتیں لکھا فردن پڑھتی تو اب انا جامع یا قل ہو اللہ احد یا قل اعوذ برب

الخلق یا قل اعوذ برب الناس پڑھے اور الم تر کیف اور یا ایہا الیاف وغیرہ اسکے اُس
سورتن نہ پڑھے کہ اس طرح پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر کھوئے سے اس طرح پڑھ جائے
تو مکروہ نہیں درختدار معصوم مسئلہ جب کوئی سُورت شروع کرے تو بے ضرورت اور
چھوڑ کر دوسری سُورت شروع کرنا مکروہ ہے۔ شامی ص ۵۵ مسئلہ جس کو نماز بالکل
ہو یا نئی نئی مسلمان ہوئی ہو وہ سب جگہ سبحان اللہ سبحان اللہ وغیرہ پڑھتی ہے تو قمر
ہو جائیگا لیکن نماز پڑھ سکتی ہے اگر نماز سیکھے میں کوتاہی کرنے کی تو بہت گنہگار ہوگا۔

نماز توڑ دینے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ قصد آیا بھٹوئے سے نماز میں بول اٹھی تو نماز جاتی رہی ہدایہ مسئلہ ۱۱۱
نماز میں آہ یا ادہ یا آف یا کائے کہے یا زور سے روئے تو نماز جاتی رہتی ہے البتہ اگر
دندنہ کو یاد کرنے سے دل بھرا یا اد زور سے آواز نکل پڑی تو نماز نہیں ٹوٹی۔
مسئلہ ۱۱۲ بے ضرورت کھانے اور گناہ مان کر نہ کرے جس سے ایک دم
بھی پیدا ہو جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ لا چاری اور مجبوری کے وقت کھانا زائد رہتا
ہے اور نماز نہیں جاتی۔ ہدایہ مسئلہ ۱۱۳ نماز میں چھینک ٹی اسپر الحمد للہ
کہا تو نماز نہیں گئی لیکن کہنا نہیں چاہیے اور اگر کسی اور کو چھینک آئی اور اس نے نماز میں
اسکو برحکم اللہ کہا تو نماز جاتی رہی۔ البتہ مسئلہ قرآن شریف میں دیکھ دیکھ کر پڑھے سے نہ
ٹوٹ جاتی ہے مسئلہ نماز میں اتنی مرگئی کہ سینہ قبلہ کی طرف سے پھر گیا تو نماز ٹوٹ گئی۔
درختدار ص ۱۱۴ مسئلہ کسی کے سلام کا جواب دیا اور وعلیکم السلام کہا تو نماز جاتی رہی۔
مسئلہ نماز کے اندر مجبوراً باندھا تو نماز جاتی رہی۔ شامی ص ۱۱۵ مسئلہ نماز میں کوئی
چیز کھانی یا کچھ پی لیا تو نماز جاتی رہی یہاں تک کہ اگر ایک تل یا چھالی کا ٹکڑا اٹھ کر کھا
لیوے تو بھی نماز ٹوٹ جاوے گی البتہ اگر چھالی ٹکڑا وغیرہ کوئی چیز رانٹوں میں اٹھی
ہوئی تھی اسکو نکل گئی تو اگر چہ سے کہ ہو تو نماز سہی اور اگر چہ کے برابر یا زیادہ

وقت نماز ٹوٹ گئی۔ درمختار ص ۱۵۵ ج ۱ مسئلہ کوئی بیٹھی چیز کھانی پھیر گئی کر کے نماز پڑھنے
 کی لیکن منہ میں اس کا کچھ مزد باقی سیبہ اور خشوک کے ساتھ صلیق میں جانا یہ تو نماز
 صحیح ہے۔ شامی ص ۱۵۵ ج ۱ مسئلہ نماز میں خوشخبری سنی اس پر احمد لکھتے کہہ دیا یا
 موت کی خبر سنی اس پر انشد وانا الیہ راجعون پڑھا تو نماز جاتی رہی یا تکبیر یا سوا
 ۱۱ مسئلہ کوئی لڑکا وغیرہ گر پڑا اس کے گرتے وقت بسم اللہ کہا یا تو نماز جاتی رہی
 ۱۲ ج ۱۲ ص ۱۵۵ ج ۱ مسئلہ نماز میں کچھ لے آکر دودھ پیا یا تو نماز جاتی رہی البتہ دودھ
 نہیں نکلا تو نماز نہیں گئی درمختار ص ۱۵۶ ج ۱ مسئلہ اللہ اکبر کہتے وقت اللہ کے لفظ
 بڑھا دیا اور اللہ اکبر کہا یا اللہ اکبر کہا تو نماز جاتی رہی اسی طرح اکبر کی بے کو بڑھا
 ۱۳ ج ۱۵۶ ص ۱۵۶ ج ۱ مسئلہ کسی خط یا کسی کتاب
 نظر پڑی اور اسکو اپنی زبان سے نہیں پڑھا لیکن دل ہی دل میں مطلب سمجھ گئی تو
 ۱۴ نہیں ٹوٹی البتہ اگر زبان سے پڑھ لیوے تو نماز جاتی رہی شامی ص ۱۵۷ ج ۱
 مسئلہ نمازی کے سامنے اگر کوئی چلا جاوے یا کتابی گبری وغیرہ کوئی سبب انکساری ہو
 نماز نہیں ٹوٹی لیکن سامنے سے جانے والے آدمی کو بڑا گناہ ہوگا اس لئے ایسی جگہ نماز
 نہنا جائے جہاں آگے سے کوئی نہ نکلے اور پیچھے جانے والوں کو تکلیف نہ ہو اور اگر
 ۱۵ ای ایک جگہ کوئی نہ ہو تو آپسے سامنے کوئی لکڑی کا ٹیوے جو کم سے کم ایک ہاتھ بیا
 ۱۶ ایک انگلی موٹا ہو اور اس لکڑی کے پاس کو کھڑی اور اسکو بالکل ناک کیا جائے نہ
 کہے بلکہ داہنی یا بائیں انکھ کے سامنے رکھ لیوے اگر کوئی لکڑی نہ گاڑے تو اتنی ہی
 ۱۷ رنجی کوئی اور چیز سامنے رکھ لیوے جیسے موندہ یا تواب سامنے سے جانا درست ہے کہ گناہ
 ۱۸ ہوگا۔ ہدایہ ص ۱۵۸ ج ۱ مسئلہ کسی ضرورت کی وجہ سے اگر قبلہ کی طرف ایک قدم آئے
 ۱۹ نایا پیچھے ہٹ آئی لیکن سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھرا تو نماز درست ہوگی لیکن
 ۲۰ مسجد سے کی جگہ سے آگے بڑھ جاوے گی تو نماز نہ ہوگی۔

جو چیزیں نماز میں مکروہ اور منع ہیں انکی بیان

مسئلہ مکروہ وہ چیز ہے جس نماز نہیں ٹوٹی لیکن ثواب کم ہو جاتا ہے مسئلہ اپنے
 کپڑے یا بدن یا زیور سے کھیلنا کنکریوں کو ٹھانا مکروہ ہے البتہ اگر کنکریوں کی وجہ سے
 سجدہ نہ کر سکے تو ایک دو مرتبہ ہاتھ سے برابر کر دینا اور ہٹانا درست ہے۔ ہدایہ ص ۱۲
 ص ۱۱۱۱۔ اجماع مسئلہ نماز میں انگلیاں چٹکانا اور گولے پر ہاتھ رکھنا اور دھبے بائیں ہاتھ
 موڑ کے دیکھنا یہ سب مکروہ ہے البتہ اگر کون انگلیوں سے کچھ دیکھے اور گردن نہ پھیرے
 تو ویسا مکروہ تو نہیں ہے لیکن بلا ضرورت شدید البسا کرنا بھی اچھا نہیں ہے۔ ہدایہ ص ۱۲
 مسئلہ نماز میں دونوں ہاتھ کھڑے رکھ کر بیٹھنا یا چوڑا نو بیٹھنا یا کتے کی طرح بیٹھنا یہ
 سب مکروہ ہے ہاں رکھ باری کی وجہ سے جس طرح بیٹھنے کا حکم ہے اس طرح بیٹھ سکے
 تو جس طرح بیٹھ سکے بیٹھے اس وقت کچھ مکروہ نہیں ہے درختار ص ۶۷۷ ج ۱ مسئلہ سلام
 کے جواب میں ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے اور اگر نہ بایں سے جواب
 دیا تو نماز ٹوٹ گئی جیسا کہ اوپر کا بیان ہو چکا درختار ص ۶۷۷ ج ۱ مسئلہ نماز میں ادر
 ادر سے اپنے کپڑے کو میٹھا سمجھنا کہ ٹی سے نہ بھرنے پاوے مکروہ ہے مسئلہ ص ۶۷۷
 ڈھبہ کہ کوئی نماز میں ہنسا دیکھا یا خیال بٹ جاوے گا اور نماز میں بھول چوک جلاخلی
 ایسی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے مسئلہ اگر کوئی آگے سمیٹھی باتیں کر رہی ہو یا کسی اور کام میں
 لگا ہوا ہو اسکے پیچھے اسکے پیچھے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے لیکن اگر بیٹھنے والی
 کو اس سے تکلیف ہو اور وہ اس رک جالے سے گھبراتے تو ایسی حالت میں کسی کے پیچھے نماز نہ
 پڑھے یا وہ اتنے زبردور سے باتیں کرتی ہو کہ نماز میں بھول جانے کا ڈر ہے تو وہاں نماز
 پڑھنا چاہیے۔ مکروہ ہے اور کسی کے منہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے درختار ص ۶۸۱
 ج ۱ مسئلہ اگر نماز کے سامنے قرآن شریف یا تلواریں ہو تو اس کا کچھ حرج نہیں ہے مسئلہ
 جس فرش پر تصویریں بنی ہوں اس پر نماز ہو جاتی ہے لیکن تصویر پر سجدہ نہ کرے اور تصویر

جاننا رکھنا مکروہ ہے اور تصویر کا گھر میں رکھنا بڑا گناہ ہے۔ شامی صفحہ ۷۷ ج ۱ مسئلہ ۱
تصویر کے اوپر ہونی چھت میں یا چھت گیری میں تصویر بنی ہوئی ہو یا آگے کیلین
کو ہو یا دائیں طرف یا بائیں طرف ہو تو نماز مکروہ ہے اور اگر سیر کے نیچے ہو تو نماز مکروہ نہیں
لیکن اگر بہت چھون تصویر ہو کہ اگر زمین پر نہ کھڑے ہو کر نہ دکھادے یا کوری
تصویر نہ ہو بلکہ سر کا ہوا اور مثل ہوا ہو تو ان کا کچھ حرج نہیں ہے ایسی تصویر کے
صورت میں نماز مکروہ نہیں ہے چاہے جس طرف ہو۔ درخت یا مکان وغیرہ کسی ایسی چیز کا
پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ درخت یا مکان ۷۸ مسئلہ درخت یا مکان وغیرہ کسی ایسی چیز کا
نقشہ بنا ہو تو مکروہ نہیں ہے۔ درخت یا مکان ۷۹ مسئلہ نماز کا اندھا بھول کا یا کسی اور
چیز کا انگلیوں پر گنا مکروہ ہے البتہ انگلیوں کو دبا کر گنتی یا درکھے تو کچھ حرج نہیں درخت
۸۰ مسئلہ دوسری رکعت کو پہلی سے زیادہ لمبی کرنا مکروہ ہے مسئلہ کندھے پر رونالہ کر
نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ درخت یا مکان ۸۱ مسئلہ بہت بڑے اور میلے کچلے کپڑے پہن کر نماز
پڑھنا مکروہ ہے اور اگر دوسرے کپڑے نہ ہوں تو جائز ہے درخت یا مکان ۸۲ ج ۱ مسئلہ
کوڑی وغیرہ کوئی چیز منہ میں لیکر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر ایسی چیز ہو کہ نماز میں زبان
شریف وغیرہ نہیں پڑھ سکتی تو نماز نہیں ہوئی اور کٹ گئی درخت یا مکان ۸۳ ج ۱ مسئلہ قوت
میشاب یا خانہ زور سے لگا ہوا ایسے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے مسئلہ جب بھوک بہت
لگی ہو اور کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھالے تب نماز پڑھے بے کھانا کھالے نماز پڑھنا مکروہ
ہے۔ البتہ اگر وقت تنگ ہونے لگے تو پہلے نماز پڑھے۔ کبیری صفحہ ۲۵۲ ج ۱ مسئلہ
۱۔ نکھیں بند کر کے نماز پڑھنا بہتر نہیں لیکن اگر آنکھیں بند کرنے سے نماز میں دل غیب
لگے تو بند کر کے پڑھنے میں کوئی بُرائی نہیں مسئلہ بے ضرورت نماز میں تھوکانا اور ناک
مسافت کرنا مکروہ ہے اور اگر ضرورت پڑے تو دست پر جیسے کسی کو کھانسی آئی اور منہ
بلغم آگیا تو اپنے بائیں طرف تھوک دے یا کپڑے میں لیکر لٹولے اور اپنی طرف اور
قبیلہ کی طرف نہ تھو کے درخت یا مکان ۸۴ ج ۱ مسئلہ نماز میں ٹھٹھانے کا کٹ کھانا یا کھانا

پیکر کے چھوڑ دے نماز پڑھتے میں مارنا اچھا نہیں ہے اور اگر کھٹل نے ابھی کھانا نہیں ہے تو اسکو نہ پکڑے بے کالے پکڑنا مکروہ ہے مسئلہ فرض نماز میں بے ضرورت دیوار وغیرہ کیسی چیز کے سہارے میں کھڑا ہونا مکروہ ہے مسئلہ ابھی سویرت ٹوڑی ختم نہیں ہوئی دو ایک کلمہ کہے تھے کہ جلدی کے مارے رکوع میں چلی گئی اور سورت کو رکوع میں جا کر ختم کیا تو نماز مکروہ ہوئی۔ منیہ صف ۱۱ مسئلہ اگر سجدہ کی حکم پیر سے اونچی ہو جیسے کوئی دہلیز پر سجدہ کرے تو دیکھو کتنی اونچی ہے اگر ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہو تو نماز درست نہیں ہے اور اگر ایک بالشت یا اس سے کم ہے تو نماز درست ہے لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے منیہ صف ۹۹

جن چیزوں کا ٹوڑ دینا درست ہے اگر جان

مسئلہ نماز پڑھتے وقت یل چلے اور اسپر اپنا اسباب کھا ہوا ہے یا بال بچے سوار ہیں تو نماز توڑ کر بیٹھ جانا درست ہے۔ مختار صف ۹۱ مسئلہ سامنے سانپ آگیا تو اس کے ڈر سے نماز توڑ دینا درست ہے ایضاً مسئلہ رات کو مرغی کھلی رہ گئی اور بلی اسکے پاس لگی تو اسکے خوف سے نماز توڑ دینا درست ہے۔ ایضاً مسئلہ نماز میں کسی نے بوقی اٹھائی اور دیکھا کہ اگر نماز نہ توڑے تو لیکر کوئی بھگاں چلا دیکھا تو اسکے لئے نیت توڑ دینا درست ہے مسئلہ کوئی نماز میں ہے اور ہانڈی اُبلنے لگی صحن کی لاگت تین چار گنے میں تو نماز توڑ کر اسکو درست کر دینا جائز ہے۔ عرض جب ایسی چیز کے ضائع ہو جانے یا غراب ہو جانے کا ڈر ہو جس کی قیمت تین چار آنے ہو تو اسکی حفاظت کیلئے نماز کا توڑ دینا درست ہے منیہ صف ۹۲ مسئلہ اگر نماز میں پیشاب یا پاخانہ زور کرے تو نماز توڑ دے اور فراغت کر کے نماز پڑھے۔ شامی صف ۶۸ ج ۱۔ مسئلہ کوئی اندھی عورت یا مرد جا رہا ہے اور آگے کھواں ہے اور اس میں گر پڑنے کا ڈر ہے تو اسکے بچانے کیلئے نماز کا توڑ دینا فرض ہے۔ اگر نماز نہیں توڑی اور وہ گرے مگر گرنے کا ڈر نہ ہو مسئلہ کسی بچے وغیرہ کے کپڑوں میں آگ لگ گئی اور وہ چلنے لگا تو اسکے لئے بھی نماز توڑ دینا

فرض ہے درمختار صفت ۱۲ ج مسئلہ ماں باپ دادا دادی نانا مانی کسی مسیبت کی وجہ سے پکاریں تو فرض نماز کو توڑ دینا واجب ہے جیسے کسی کا باپ ماں وغیرہ بیمار ہے اور پاخانہ وغیرہ کسی ضرورت سے گیا اور آتے جاتے میں پیر پھسل گیا اور گر پڑے تو نماز توڑ کے اُسے اٹھالیوے لیکن اگر کوئی اٹھانے والا ہو تو بے ضرورت نماز نہ توڑے درمختار صفت ۲ مسئلہ اور اگر ابھی گرا نہیں ہے لیکن گرنے کا ڈر ہے اس نے اُس کو نہ پکارا تب بھی نماز توڑ دے ایضاً مسئلہ اور اگر ایسی ضرورت کیلئے نہیں پکارا تو فرض نماز کا توڑ دینا درست نہیں ایضاً مسئلہ اور اگر نفل یا سنت پڑھتی ہو اس وقت باپ ماں دادا دادی نانا مانی پکاریں لیکن یہ اُن کو معصوم نہیں ہے کہ نفل نماز پڑھتی ہے تو ایسے وقت بھی نماز توڑ کر اُن کی بات کا جواب دینا واجب ہے چاہے کسی مسیبت سے پکاریں اور چاہے بے ضرورت پکاریں۔ دونوں کا ایک حکم ہے اگر نماز توڑ کے نہ بولے گی تو گناہ گار ہوگی اور اگر وہ جانتے ہوں کہ نماز پڑھتی ہے پھر بھی پکاریں تو نماز نہ پڑھے لیکن اگر کسی ضرورت سے پکاریں اور اُن کو تکلیف ہوئے کا ڈر ہو تو نماز توڑ دے۔

درمختار صفت ۱۲ ج - وتر نماز کا بیان

مسئلہ وتر کا نماز واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض نماز کے برابر ہے چھوٹے دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے اگر کسی کا چھوٹا جاوے تو جب موقع ملے فوراً اسکی قضا ملنی چاہیے مسئلہ وتر کی تین رکعتیں ہیں دو رکعتیں پڑھنے کے بیٹھے اور التحیات پڑھ کر اور دوبارہ لیکن نہ پڑھتے بلکہ التحیات پڑھ چکے کے بعد فوراً اُٹھ کھڑی ہو اور الحمد اور سورت پڑھ کر اللہ اکبر کہے اور کندھے تک ہاتھ اٹھا دے اور پھر ہاتھ باندھ لے پھر دُعا قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور تیسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات اور دُعا قنوت پڑھے اور دُعا قنوت کے سلام پھیرے۔ شرح ہدایہ صفت ۱۲ ج مسئلہ دُعا قنوت یہ ہے۔
 اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ

عَلَيْكَ وَكَثُرَتْ عَلَيْكَ الْحَايِرُ وَكُنْتُ شَكْرَكَ وَلَا تَكْفُرَكَ وَنَحْمُكَ وَنُتِرَكَ
 مَنْ يَنْجِسُكَ اللَّهُمَّ إِنَّا لَكَا نَعِيدُ وَلَكَا نَعِيْلُ وَتَسْجُدُ وَالْبَيْتُ شَيْعِي
 وَتَحْفِيدُ وَتَرْجُو اسْمُ حَمْدِكَ وَتَحْشَى عَدَا بَكَ إِنَّا عَدَا إِلَيْكَ بِالْكَفَادِ
 بِمُحَمَّدٍ ط شرح التئوير ص ۴۷ ج ۱ مسئلہ وتر کی تینوں رکعتوں میں اطرار کے ساتھ سورۃ طہ
 چاہیے بیسیا کہ ابھی بیان ہو چکا۔ شرح الہدایہ مسئلہ اگر تیسری رکعت میں دعائوت پڑھنا
 بھول گئی اور رکوع میں چلی گئی تب یاد آیا تو اب دعائوت نہ پڑھے بلکہ نماز کے تمام پیر سجدہ
 سہو کرے اور اگر رکوع چھوڑ کر آٹھ کھڑی ہو اور دعائوت پڑھ لے تب بھی نہیں ناز ہوگی لیکن
 ایسا نہ کرنا چاہیے تھا اور سجدہ سہو کرنا اس صورت میں بھی واجب ہے شیوخ التئوبر ص ۴۷ ج ۱
 مسئلہ اگر بھولے سے پہلی یا دوسری رکعت میں دعائوت پڑھ گئی تو اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے
 تیسری رکعت میں پھر پڑھنی چاہیے اور سجدہ سہو بھی کرنا پڑے گا در مختار ص ۴۷ ج ۱۔
 مسئلہ جس کو دعائوت یاد نہ ہو یہ پڑھ لیا کہ دُنَا اِنْتَا فِی الدُّنَا حَسْبَتْ لَنَا
 دُنَا فِی الْآخِرَةِ حَسْبَتْ لَنَا وَقِنَا عَذَابَ اَبْسَ السَّارِطِ یَا تِینَ دَفْعَہِ کہ یوے اللہم
 اَعْفِ عَنِّی یَا تِینَ دَفْعَہِ یَا رِیْبَ یَا رِیْبَ کہ یوے تو نماز ہو جاوے گی در مختار ص ۴۹ ج ۱
 اور عالمگیری ص ۴۷ ج ۱۔

سنت اور نفل نماز و تکامیل

مسئلہ فجر کے وقت فرض سے پہلے دو رکعت نماز سنت ہے حدیث میں اسکی بڑی تاکید لگئی ہو
 کبھی اسکو نہ چھوڑے اگر کسی دن دیر ہو گئی اور نماز کا وقت بالکل اخیر ہو گیا تو تجوری کے
 وقت فقط دو رکعت فرض پڑھ لیوے لیکن جب سورج نکل آئے اور اُوپا ہو جاوے تو سنت
 کی دو رکعت قضا پڑھ لیوے شرح التئوبر ص ۵۱ مسئلہ ظہر کے وقت پہلے چار رکعت
 سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت ظہر کے وقت کی یہ چھ رکعتیں بھی
 عمروری ہیں ان کے پڑھنے کی بہت تاکید ہے بے وجہ چھوڑنے سے گناہ ہوتا ہے۔ شرح
 التئوبر ص ۵۱ ج ۱ مسئلہ عصر کے وقت پہلے چار رکعت سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض

پڑھے لیکن عصر کے وقت کی سنتوں کی تاکید نہیں ہے اگر کوئی نہ پڑھے تو بھی گناہ نہیں
 اور جو کوئی پڑھے تو اس کو بہت ثواب ملتا ہے۔ شرح التنبیہ ص ۱۷۱ مسئلہ ۱۲
 کے وقت پہلے نماز رکعت فرض پڑھے پھر دو رکعت سنت پڑھے۔ یہ سنتیں بھی فرض کی
 ہیں نہ پڑھنے سے گناہ ہوگا۔ مسئلہ ۱۲۱ عشا کے وقت بہتر اور مستحب یہ ہے کہ پہلے چار رکعت
 سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت پڑھے اگر چاہے دو رکعت نفل
 بھی پڑھے اس حساب سے عشا کی چھ سنت پڑھیں اور اگر کوئی اتنی رکعتیں نہ پڑھے تو
 پہلے چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت پڑھے پھر وتر پڑھے عشا کے بعد یہ دو رکعتیں
 فرضی ضروری ہیں نہ پڑھے گی تو گنہ گار ہوگی مسئلہ ۱۲۲ رمضان کے مہینے میں تراویح کی نماز
 بھی سنت ہے اس کی بھی تاکید آئی ہے اس کا چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا گناہ ہے عورتوں
 تراویح کی نماز اکثر چھوڑ دیتی ہیں ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے عشا کے فرض اور سنتوں کے بعد
 بیس رکعت تراویح پڑھے چاہے دو رکعت کی نیت یا غصے چاہے چار رکعت کی مگر نہ
 رکعت پڑھنا اولیٰ ہے جب بیس رکعتیں پڑھ چکے تو دو تیر پڑھے شرح التنبیہ ص ۱۷۱
 فائدہ جن سنتوں کا پڑھنا ضروری ہے یہ سورت مؤکدہ و مکہلاتی ہیں اور سات دن میں
 ایسی سورتیں بارہ ہیں دو فجر کی چار ظہر سے پہلے دو ظہر کے بعد دو مغرب کے بعد دو عشا کے
 بعد اور رمضان میں تراویح اور بعض عالموں نے تہی کو بھی مؤکدہ میں گناہ ہے مسئلہ ۱۲۳
 نمازیں تو شرع کی طرف سے مقرر ہیں اگر اس سے زیادہ پڑھے کو کسی کا بھی چاہے تو مستحب
 زیادہ پڑھے اور جس وقت چاہے پڑھے فقط اتنا خیال ہے کہ جن وقتوں میں نماز پڑھنا
 مکروہ ہے اس وقت نہ پڑھے فرض اور سنت کے سوا کچھ پڑھے گی اس کو نفل کہہ سکتی ہے۔
 جتنی زیادہ نفلیں پڑھے گی اتنی ہی زیادہ ثواب ملیگا اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ جیسے
 خدا کے بندے ایسے ہوئے ہیں کہ ساری رات نفلیں پڑھا کرتے تھے اور بالکل نہیں سوتے
 تھے۔ مسئلہ ۱۲۴ بعض نفلوں کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے ان نفلوں سے اپنی
 بہتر ہے کہ تھوڑی سی نفلت میں بہت ثواب ملتا ہے وہ یہ ہے تحیۃ الوضوء اشراق۔

چاشت ۲۔ ادا بین تہجد۔ صلوٰۃ التبیح مسئلہ تختہ الوضوء کو کہتے ہیں کہ جب کبھی وضو کر لے تو وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھ لیا کرے حدیث میں آیا ہے کہ اس کی بڑی شہادت ہے لیکن جس وقت نفل نماز مکروہ ہے اس وقت نہ پڑھے مسئلہ اشراق کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو جائے نماز پر سے نہ اٹھے اسی جگہ بیٹھے بیٹھے درود شریف یا کلمہ یا کوئی وظیفہ پڑھتی رہے اور اللہ کی یاد میں لگی رہے دنیا کی کوئی بات حیت کہے نہ دنیا کا کوئی کام کرے جب سورج نکل آوے اور اپنا ہو جاوے تو دو رکعت یا چار رکعت پڑھ لے تو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے اور اگر فجر کی نماز کے بعد کسی دنیا کے دھندے میں لگ گئی پھر سورج اوجھا ہونے کے بعد اشراق کی نماز پڑھی تو بھی درست ہے لیکن ثواب کم ہو جائیگا۔ ترمذی احمدی ص ۶۹ مسئلہ پھر جب سورج بہت زیادہ اوجھا ہو اور دھوپ تیز ہو جائے تب کم سے کم دو رکعت پڑھے یا اس سے یا اس سے زیادہ پڑھے یعنی چار رکعت یا آٹھ رکعت یا بارہ رکعت پڑھ لے اسکو چاشت کہتے ہیں اسکا بھی بہتہ ثواب ہے۔ مسئلہ مغرب کے فرض اور سنتوں کے بعد کم سے کم چھ رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں پڑھے اس کو ادا بین کہتے ہیں مسئلہ آدھی رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کا بڑا بڑا ثواب ہے اس کو تہجد کہتے ہیں یہ نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت مقبول اور سب سے زیادہ اسکا ثواب ملتا ہے تہجد کی کم سے کم چار رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں نہ تو دو رکعتیں ہی۔ اگر کچھ پی رات کو بہت نہ ہو تو عشاء کے بعد پڑھ لے مگر ویسا ثواب ہوگا اس کے سوا بھی رات دن میں جتنی چاہے نفلیں پڑھے میرا حق ۱۱۰ مسئلہ صلوٰۃ التبیح کا حدیث شریف میں بڑا ثواب آیا ہے اسکے پڑھنے سے بے انتہا ثواب ملتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو یہ نماز سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اسکے پڑھنے سے تمہارا سب گناہ اگلے پچھلے نئے پیرانے چھوٹے پڑے سب معاف ہو جائینگے اور فرمایا تھا اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو ویر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لو اور اگر ہر ہفتہ نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں پڑھ لیا کرو ہر مہینے بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو

اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھ لو اس نواز کے پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ چار رکعت کی نیت باندھتے اور سبحان اور الحمد اور سورت پڑھ چکے تو رکوع سے پہلے پندرہ دفعہ پڑھتے سبحان اللہ والحمد للہ ولا اِلهَ الا اللہ واللہ اکبر پھر رکوع میں جامے اور سبحان ربی العظیم کہنے کے بعد دس دفعہ پھر یہی پڑھتے پھر رکوع سے اٹھتے اور صبح اللہ لمن حمد کے بعد پھر دس دفعہ پڑھتے پھر مسجد میں جا بسے اور بھان ربی الاعلیٰ کہنے کے بعد پھر دس مرتبہ پڑھتے پھر مسجد سے اٹھ کے دس دفعہ پڑھتے اس کے بعد دوسرا مسجد کرے اُس میں بھی دس دفعہ پڑھتے پھر سجدے سے اٹھ کے بیٹھے اور دس دفعہ پڑھ کے دوسری رکعت کیلئے کھڑی ہوا اسی طرح دوسری رکعت پڑھتے اور جب دوسری رکعت میں التحیات کیلئے بیٹھے تو پہلے وہی دعا دس مرتبہ پڑھتے تب التحیات پڑھتے اسی طرح چاروں رکعتیں پڑھتے۔ مسئلہ ۱۱ چاروں رکعتوں میں جو صورت چاہے پڑھے کوئی سورت مقرر نہیں ہے

فصل

مسئلہ ۱۲ کو نفلیں پڑھتے تو چاہے دو رکعت کی نیت باندھتے اور چاہے چار رکعت کی نیت باندھتے اور دن کو چار رکعت سے زیادہ کی نیت باندھا کر وہ ہے اور رات کو ایک دم سے چھ چہ یا آٹھ رکعت کی نیت باندھ لے تو بھی درست ہے اور اس سے زیادہ کی نیت باندھنا رات کو بھی مکروہ ہے مسئلہ ۱۳ اگر چار رکعتوں کی نیت باندھتے اور چاروں پڑھنی بھی چاہے تو جب دو رکعت پڑھ کے بیٹھے اس وقت اختیار ہے التحیات کے درود شریف اصدعا بھی پڑھتے پھر بے سلام پھیرے اٹھ کھڑی ہو پھر تیسری رکعت پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے اعوذ بسم اللہ کہہ کے الحمد شروع کرے اور چاہے صرف التحیات پڑھ کے اٹھ کھڑی ہو اور تیسری رکعت پر بسم اللہ اور الحمد سے شروع کرے پھر چوتھی رکعت بر التحیات وغیرہ سب پڑھ کر سلام پھیرے اور اگر آٹھ رکعت کی نیت باندھی اور انہی رکعتیں ایک سلام سے پوری کرنا چاہے تو اسی طرح دونوں باقی اب بھی درست ہیں چاہے

الحتیات درود شریف دعا پڑھ کے کھڑی ہو جائے اور پھر سبحانک اللہم پڑھے اور چاہے
الحتیات پڑھ کر کھڑی ہو کر بسم اللہ اور الحمد سے شروع کرے اور اسی طرح چھٹی رکعت
پر بیٹھ کر پڑھے چاہے الحتیات درود و غائب کچھ پڑھ کے کھڑی ہو پھر سبحانک اللہم
پڑھے اور چاہے فقط الحتیات پڑھ کے کھڑی ہو کر بسم اللہ اور الحمد سے شروع کرے
اور آٹھویں رکعت پر بیٹھ کر سب کچھ پڑھ کے سلام پھیرے اور اسی طرح ہر دو رکعت پر
دونوں باتوں کا اختیار ہے مسئلہ سنت اور نفل کی سب کھتوں میں الحمد کے ساتھ سورت
پڑانا واجب ہے اور اگر قصداً سورت نہ ملاوے تو گنہ گار ہو اور اگر بھول گئی تو سجدہ ہو
کر ناپڑیکا اور سجدہ سہو کا بیان آگے آوے گا۔ مسئلہ نفل نماز کی جب کسی نے نیت
باندھ لی تو اب اس کا پورا کرنا واجب ہو گیا اور اگر توڑے گی تو گنہ گار ہوگی اور جو نماز
توڑی ہے اس کی قضا پڑھنا پڑے گی۔ لیکن نفل کی ہر دو رکعت الگ ہیں اگر چاہا یا چھ
رکعت کی نیت باندھے تو فقط دو ہی رکعت کا پورا کرنا واجب ہوگا۔ چاروں رکعتیں
واجب نہیں ہوئیں پس اگر کسی نے چار رکعت نفل کی نیت کی پھر دو رکعت پڑھ کے سلام
پھیر دیا تو کچھ گناہ نہیں ہے۔ مسئلہ اگر کسی نے چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور ابھی
دو رکعتیں پوری نہ ہوئی تھیں کہ نماز ٹوٹ گئی تو فقط دو رکعت کی قضا پڑھے مسئلہ اگر چار
رکعت کی نیت باندھی اور دو رکعت پڑھ چکی تیسری یا چوتھی میں نیت توڑ دی تو اگر دوسری
رکعت میں بیٹھ کر اس نے الحتیات وغیرہ پڑھی ہے تو فقط دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر
دوسری رکعت پر نہیں بیٹھی بے الحتیات پڑھے بھولے سے کھڑی ہوگی یا قصداً کھڑی ہوگی
تو پوری چاروں رکعتوں کی قضا پڑھے گی۔ مسئلہ ظہر کی چار رکعت سنت کی نیت اگر ٹوٹ
جاوے تو پوری چار رکعتیں پھر سے پڑھے چاہے دو رکعت بیٹھ کے الحتیات پڑھی ہو یا دو رکعت
ہو۔ مسئلہ نفل نماز بیٹھ کے پڑھنا بھی درست ہے۔ لیکن بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب
ملتا ہے اس لئے کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے اس میں وتر کے بعد کی نفلیں آگئیں البتہ
بیماری کی وجہ سے کھڑے نہ ہو سکے تو پورا ثواب ملے گا اور فرض نماز اور سنت جب تک

مجموعی نہ ہو بیٹھ کر پڑھا درعت نہیں مسئلہ اگر نفل نماز کو بیٹھ کر شروع کیا پھر کھڑے ہو بیٹھ کر پڑھا تو یہ بھی درست ہے مسئلہ نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کیا پھر پہلی ہی رکعت میں بیٹھ گیا تو یہ بھی درست ہے۔ منیع مسئلہ نفل نماز کھڑے کھڑے پڑھی لیکن ضعف کی وجہ سے ٹھک گئی تو کسی لالچی یا دیوار کی ٹیک لگایا اور اس کے سہارے سے کھڑا ہونا بھی درست ہے مکرر نہیں۔

استخارہ کی نماز کا بیسان

مسئلہ جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ میاں سے صلاح لیوے اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اسکی بہت ترغیب آئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بد بختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں منگنی کرے یا بیاہ کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے تو بے استخارہ کئے نہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے کئے پر پشیمان نہ ہوگی درختار مسئلہ ۱۱۱ ج مسئلہ

استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھے اسکے بعد خوب دل لگا کر یہ دعا پڑھے اللھم اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَانِّکَ تَقْدِرُ وَ کَانَ

اَقْدَرُ وَ تَعْلَمُ کُلَّ اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ

تَعْلَمُ اَنْ هٰذَا اَمْرٌ خَیْرٌ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَتِیْ اَمْرِیْ

فَقَدِّرْ لَیَّ وَ کَسِّرْ لَیَّ ثُمَّ بَارِكْ لَیَّ فِیْهِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هٰذَا

اَلْاَمْرُ شَرٌّ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَتِیْ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اَصْرِفْ عَنِّیْ اَلْاَمْرَ الشَّرَّ لَیَّ اَلْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْفِئْ لَیَّ اَمْرَیْ وَ اَرْفِئْ لَیَّ اَمْرَیْ

اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هٰذَا اَمْرٌ خَیْرٌ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَتِیْ اَمْرِیْ فَاقْدِرْ لَیَّ وَ کَسِّرْ لَیَّ ثُمَّ بَارِكْ لَیَّ فِیْهِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هٰذَا اَلْاَمْرُ شَرٌّ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَتِیْ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اَصْرِفْ عَنِّیْ اَلْاَمْرَ الشَّرَّ لَیَّ اَلْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْفِئْ لَیَّ اَمْرَیْ وَ اَرْفِئْ لَیَّ اَمْرَیْ

اچھے اس وقت جو بات مستحوی سے آوے وہی بہتر ہے اس کو کرنا چاہیے مسئلہ اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا فطری اور تردد نہ جائے تو دوسرے دن بھی ایسا ہی کرے اسی طرح سات دن تک کرے انشاء اللہ تعالیٰ صوفی اس کام کی اچھائی بڑی معلوم ہو جائے گی۔ درختارہ مشائخ مسئلہ اگر حج کو نہ جانا ہو تو یہ امتحان ذکر کرے میں جادو یا دھاڑا بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلا نے دن جادو یا دھاڑا

نماز تو یہ کا بیان

مسئلہ اگر کوئی بات غلط یا شرع ہو جائے تو درگت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے عطا ہونے کو کہہ کر اس سے توبہ کرے اور اپنے گناہ پر توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے معاف کر دے اور آئندہ کے لئے ہیکل ارادہ کرے کہ اب کبھی نہ کروں گا اس سے لعنہ خدا وہ گناہ معاف ہو جائے گا۔

قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان

مسئلہ جس کی کوئی نماز چھوٹ گئی ہو تو جب یاد آوے فوراً اس کی قضا پڑھے بلا کسی غرض کے قضا پڑھنے میں دیر لگانا گناہ ہے سو جس کی کوئی نماز قضا ہو گئی اور اس نے غصہ کیا قضا نہ پڑھی نہ سب سے وقت پر یا دوسرے دن پڑھا لی کہ فلا نے دن پڑھ لوں گی اور اس دن سے پہلے ہی وہاں تک موت سے مر گیا تو دیر لگانا گناہ ہے تو نماز کے قضا ہونا یا دوسرے فوراً قضا نہ پڑھنے کا۔ زمانہ اسلحہ مسئلہ اگر کسی کی کوئی نماز قضا ہو گئی۔ جہاں تک ہو سکے جلد ہی سب کی قضا پڑھ لیوے ہو سکے تو ہمت کر کے ایک ہی وقت میں سب کی قضا پڑھ لے۔ یہ ضروری نہیں کہ ظہر کی قضا ظہر کے وقت پڑھے اور عصر کی قضا عصر کے وقت اور اگر بہت سی نمازیں کئی عینے یا کئی برس کی قضا ہو تو ان کی قضا میں بھی جتنا تک ہو سکے جلد ہی کرے ایک ایک وقت دو دو چار چار

قضا پڑھ لیا کرے اگر کوئی مجبوری و نا چاری ہو تو خیر ایک وقت ایک ہی نماز کی قضا ہی
 یہ بہت کم درجہ کی بات ہے مسئلہ قضا پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے جو وقت
 فرست ہو وضو کر کے پڑھ لے البتہ اتنا خیال رکھے کہ مکروہ وقت نہ ہو۔ درمختار
 ص ۵۷ ج ۱ مسئلہ جس کی ایک ہی نماز قضا ہوئی اس سے پہلے کوئی نماز اس کی قضا
 نہیں ہوئی یا اس سے پہلے کوئی نماز یہ قضا تو ہوئی لیکن سب کی نمازیں قضا پڑھ
 چکی ہے فقط اسی ایک نماز کی قضا پڑھنی باقی ہے تو پہلے اس کی قضا پڑھ لیوے۔
 تب کوئی اور نماز پڑھے اگر بغیر قضا نماز پڑھ لیوے اور قضا اداء کی تو وہ درست نہیں
 ہوئی قضا پڑھ کر کے پھر اور پڑھے اور اگر قضا پڑھنی یاد نہیں رہی بالکل بھول گئی تو ادا
 درست ہو گئی اب جب یاد آئے تو قضا پڑھ لیوے اور ادا کر نہ دیوے۔ درمختار ص ۵۸
 ج ۱ مسئلہ اگر وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پہلے قضا پڑھ لے تو ادا نماز کا وقت باقی نہ ہوگا
 تو پہلے ادا پڑھ لے تب قضا پڑھے مسئلہ اگر دو یا تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہوئی
 اور سوائے ان نمازوں کے اس کے ذمے کسی اور نماز کی قضا باقی نہیں ہے یعنی ٹکڑے
 میں جب جوان ہوئی ہے کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی یا قضا تو ہو گئی لیکن سب کی قضا
 پڑھ چکی ہے تو جب تک ان پانچوں کی قضا نہ پڑھ لیوے تب تک ادا نماز پڑھنا درست
 نہیں ہے اور جب ان پانچوں کی قضا پڑھے تو اس طرح پڑھے کہ جو نماز سب سے اول
 چھوٹی ہے پہلے اس کی قضا پڑھے پھر اس کے بعد والی پھر اس کے بعد والی اس طرح
 ترتیب سے پانچوں کی قضا پڑھے جیسے کسی نے پورے ایک دن کی نمازیں نہیں پڑھیں
 فجر ظہر عصر مغرب عشاء پانچوں نمازیں چھوٹ گئیں تو پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب
 پھر عشاء اسی ترتیب سے قضا پڑھے اگر پہلے فجر کی قضا نہیں پڑھی بلکہ ظہر کی پڑھی
 یا عصر کی یا اور کوئی تو درست نہیں ہوئی پھر اس کے قضا پڑھنے پر بھی شرع الہدیہ ہے
 ج ۱ مسئلہ اگر کسی کی چھ نمازیں قضا ہو گئیں تو اب بے انکی قضا پڑھے ہوئے بھی ادا
 نماز پڑھ لی جا سکتی ہے اور جب ان چھ نمازوں کی قضا پڑھے تو چھ نماز جو سب سے اول قضا ہوئی

پہلے اسکی قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ جو پہلے پہلے پڑھے اور جو چاہے پچھے پڑھے
 سب جائز ہے اور اب ترکیب سے پڑھنی واجب نہیں ہے شرح الہدایہ ص ۱۲۸ ج ۱۔
 مسئلہ دو چار بیٹے یا دو چار برہمن ہوئے کہ کسی کی چھ نمازیں یا زیادہ قضا ہو گئی ہوتی
 اور اب تک ان کی قضا نہیں پڑھی لیکن اسکے بعد سے ہمیشہ نماز پڑھتی رہی کبھی قضا پڑھا
 ہوئے یا نہی مدت کے بعد اب پھر ایک نماز جاتی رہی تو اس صورت میں بھی بغیر اسکی قضا
 پڑھے ہوئے ادا نماز پڑھنی درست ہے اور ترتیب واجب نہیں ہے شرح الہدایہ ص ۱۲۸
 مسئلہ کسی کے ذمہ چھ نمازیں یا بہت سی نمازیں قضا تھیں اس وجہ سے ترتیب سے پڑھنی
 اسباب واجب نہیں تھی لیکن اس نے ایک ایک دو دو کر کے سب کی قضا پڑھ لی اسکی
 نماز کی قضا پڑھنی باقی نہیں رہی تو اب پھر جب ایک نماز یا پانچ نمازیں قضا ہو جائیں
 تو ترتیب سے پڑھنی پڑھے گی اور بے ان یا بچوں کی قضا پڑھے ادا نماز پڑھنی درست ہے
 البتہ اب پھر اگر کچھ نمازیں کا پوٹ جا دیں تو پھر ترتیب سے ملاتی ہے اور بغیر ان چھ
 نمازوں کی قضا پڑھے بھی ادا پڑھنی درست ہوگی بشرح الہدایہ ص ۱۲۸ ج ۱ مسئلہ کسی
 کی بہت سی نمازیں قضا ہو گئی تھیں اس نے تھوڑی تھوڑی کر کے سب کی قضا پڑھ لی
 اب فقط چار پانچ نمازیں رہ گئیں تو اب ان چار پانچ نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا واجب
 نہیں ہے بلکہ اختیار ہے جس طرح جی چاہے پڑھے اور بغیر ان پانچ نمازوں کے قضا پڑھے
 ہوئے بھی ادا پڑھ لینا درست ہے۔ مسئلہ اگر وتر کی نماز قضا ہو گئی اور سوائے
 وتر کے کوئی اور نماز اسکے ذمہ قضا نہیں تو پھر بغیر وتر کی قضا پڑھے فجر کی نماز پڑھنا
 درست نہیں ہے اگر وتر کا قضا ہونا یاد ہو پھر بھی پہلے قضا نہ پڑھے بلکہ فجر کی نماز
 پڑھ لے تب قضا پڑھ کے فجر کی نماز پھر پڑھنی پڑھے گی بشرح التنبیہ ص ۵۹
 ج ۱۔ مسئلہ قضا عشا کی نماز پڑھ کے سو رہی پھر تہجد کے وقت اٹھی اور وضو کر کے تہجد اور
 وتر کی نماز پڑھی پھر صبح کو یاد آ گیا کہ عشا کی نماز بھولے سے پڑھ لی تھی تو اب فقط
 عشا کی قضا پڑھے وتر کی قضا نہ پڑھے۔ در مختار ص ۶۱ مسئلہ قضا فقط فجر نماز

اور دنز کی پڑھی باقی ہے سنتوں کی قضا نہیں ہے البتہ اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے
 تو اگر دو پہر سے پہلے پہلے قضا پڑھے تو سنت اور فرض دونوں کی قضا پڑھتے اور اگر
 دو پہر کے بعد قضا پڑھے تو فقط دو رکعت فرض کی قضا پڑھتے مسئلہ اگر فجر کا وقت
 تنگ ہو گیا اسلئے فقہاء دو رکعت فرض پڑھ لے اور سنت چھوڑ دی تو بہتر یہ ہے کہ
 سورج اُٹھتا ہونے کے بعد سنت کی قضا پڑھ لے لیکن دو پہر سے پہلے ہی پہلے پڑھ لے
 شرح التتویر ص ۱۱۷ ج ۱ مسئلہ کسی بے نمازی نے توبہ کی تو جتنی نمازیں غور پھر کر قضا
 ہوئی ہیں سب کی قضا پڑھنی واجب ہے توبہ سے نمازیں ملنے نہیں ہوتیں البتہ
 بدتر سے سے جو گناہ ہوا تھا وہ توبہ سے مٹا ہوا ہو گیا اب ان کی قضا نہ پڑھنے کی کوئی
 گناہ کا رجحان نہیں اگر کسی کی کچھ نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور انکی قضا پڑھنے کی
 ابھی نوبت نہیں آئی تو مرتبہ وقت نمازوں کی طرف سے فدیہ دینے کی وسعت کر لیا
 واجب ہے انہیں تو گناہ ہو گا اور نماز کے فدیہ کا بیان روزے کے فدیہ کے
 ساتھ آدھے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سجدہ سہو کا بیان

مسئلہ نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں اس میں سے ایک واجب نیا کیا جاوے جب اگر
 بھولے سے رہ جائیں تو عہد سہو کرنا واجب ہے اور اسکے کر لینے سے نماز درست ہو جائے؟
 اگر عہد سہو نہیں کیا تو نماز ہی سے پڑھے شرح التتویر ص ۱۱۷ ج ۱ مسئلہ اگر گھبراہٹ
 نماز کا کوئی فرض چھوٹ جائے تو عہد سہو کرنے سے نماز درست نہیں ہوتی دوسرے پڑھے
 مسئلہ سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط الحیات پڑھ کر ایک طرف
 سلام پھیر کر دوسرے کوہٹے پھر سجدہ کو الحیات اور دو تشریف اور دعا پڑھ کر دونوں
 طرف سر نہ پھیرے اور نماز ختم کرے شرع لکھا ہے مسئلہ ان میں مسئلہ کسی نے بعد از سلام
 پھرنے سے پہلے ہی سجدہ سہو کر لیا تب بھی ادا ہو گیا اور نماز صحیح ہو گئی شرعاً ایسا ہے

مسئلہ اگر تجھ سے دور کوع کر لے یا تین سجدے تو سہو کرنا واجب ہے مندرجہ ۱۲۵ مسئلہ نماز میں اگر پڑھنا بھول گئی نقد سورت پڑھی یا پہلے سورت پڑھی اور پھر الحمد پڑھی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے مسئلہ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سہمت ملانا بھول گئی تو پچھلی دو رکعتوں میں سورت ملائے اور سجدہ سہو کرے اور اگر پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورت نہیں پڑائی تو پچھلی ایک رکعت میں سورت ملائے اور سجدہ سہو کرے اور اگر پچھلی رکعتوں میں بھی سورت ملانا یاد نہ آئے پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی نہ پچھلی رکعتوں میں بالکل اخیر رکعتوں میں التحیات پڑھنے وقت یاد آیا کہ دونوں رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی تب بھی سجدہ کرنے سے نماز ہو جائے گی۔ فتاویٰ ہندیہ ص ۱۷۱ مسئلہ مسافت اور نفل کی سب رکعتوں میں سورت کا ملانا واجب ہے اسلئے اگر کسی رکعت میں سورت ملانا بھول جائے تو سجدہ سہو کرے شرح الہدایہ ص ۱۳۱ ج ۱ مسئلہ الحمد پڑھ کر سوچنے لگی کہ کوئی سورت پڑھوں اور اس سوچ بچار میں اتنی دیر لگ گئی جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتی ہے تو بھی سجدہ سہو واجب ہے شرح التوہید ص ۱۸۹ ج ۱ مسئلہ اگر بالکل اخیر رکعت میں التحیات اور درود شریف پڑھنے کے بعد شبہ ہوا کہ میں دو چار رکعتیں پڑھی ہیں یا تین اس سوچ میں خاموش بیٹھی رہی اور عالم خیر نے میں اتنی دیر لگ گئی جتنی دیر میں تین دفعہ سبحان اللہ کہہ سکتا ہے پھر یاد آگیا کہ میں چار دو رکعتیں پڑھی ہیں تو اس صورت میں بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہے مسئلہ الحمد پڑھ کر سورت پڑھ چکی ہوئے سے کچھ سوچنے لگی اور کوع کرنے میں اتنی دیر ہو گئی جتنی کہ اوپر پہلے ہی ہوئی تو بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہے شرح التوہید ص ۱۸۹ ج ۱ مسئلہ اسی طرح اگر پڑھتے پڑھتے درمیان میں رک کی اور کچھ سوچنے لگ گئی اور سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی یا جب دوسرا اور چوتھی رکعت بر التحیات کے لئے بیٹھی تو فوراً التحیات میں شروع کی کچھ سوچے میں اتنی دیر لگ گئی یا جب رکوع سے اٹھی تو دیر تک کھڑی سوچا کی یاد دوزن سجدوں کے بیچ میں جب سمجھتی تو کچھ سوچے میں اتنی دیر لگائی تو

ان سب صورتوں میں سجدہ سہو کو نا واجب ہے، غرضیکہ جب بھولے سے کسی بات کے کرنے کی
 دیر کر دی گئی یا کسی بات کے سوچنے کی وجہ سے دیر لگ جائے گی تو سجدہ سہو واجب ہوگا
 ردالمحتار ص ۷۷ ج ۱ مسئلہ تین رکعت یا چار رکعت والی فرض والی نماز میں جب
 دو رکعت پر التحیات کیلئے بیٹھی تو دو دفعہ التحیات پڑھ گئی تو بھی سجدہ سہو واجب ہے اگر
 التحیات کے بعد اتنا درود شریف بھی پڑھ گئی اللھم قصبر علی احمد یا اس سے بھی زیادہ پڑھ
 گئی تب یا یاد اور اٹھ کھڑی ہوئی تو بھی سجدہ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا
 ہو تو سہو کا سجدہ واجب تھا، فتاویٰ ہندیہ ص ۷۷ ج ۱ مسئلہ نفل نماز میں رکعت
 بیٹھ کر التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھنا جائز ہے اسلئے نفل میں درود شریف
 کے پڑھنے سے سجدہ سہو کا نہیں ہوتا البتہ اگر دو دفعہ التحیات پڑھ جاوے تو نفل
 میں بھی سجدہ سہو واجب ہے بشرط التوریت ص ۷۷ ج ۱ مسئلہ التحیات پڑھنے بیٹھی
 مگر بھولے سے التحیات کی جگہ کچھ اور پڑھ گئی یا الحمد پڑھنے لگی تو بھی سجدہ سہو واجب
 مسئلہ نیت یا نیت کے بعد سبحانک اللھم کی جگہ دعا قنوت پڑھنے لگی تو سہو کا سجدہ
 واجب نہیں اسی طرح فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں اگر الحمد کی جگہ التحیات یا
 کچھ اور پڑھنے لگی تو بھی سجدہ سہو واجب نہیں ہے مسئلہ تین رکعت یا چار رکعت
 والی نماز میں بیچ میں بیٹھنا بھول گئی اور دو رکعت پڑھ کے تیسری رکعت کیسے کھڑی
 ہو گئی تو اگر نیچے کا آدھا ہڑا بھی سیدھا نہ ہوا ہو تو بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھ
 لیوے تب کھڑی ہو ایسی حالت میں سجدہ سہو کو نا واجب نہیں اگر نیچے کا آدھا ہڑا
 سیدھا ہو گیا تو نہ بیٹھے بلکہ کھڑی ہو کر چاروں رکعتیں پڑھ لیوے فقط اخیر میں بیٹھے
 اور اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہے، اگر سیدھی کھڑی ہو جانے کے بعد پھر لوٹ
 آویگی اور بیٹھ کر التحیات پڑھے گی تو گنہگار ہوگی اور سجدہ سہو گناہ بھی واجب ہے
 شرح التوریت ص ۷۷ ج ۱ مسئلہ اگر چوتھی رکعت پر بیٹھنا بھول گئی اور اوپر کا آدھا ہڑا
 سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جاوے اور التحیات اور درود وغیرہ پڑھ کے سلام پھریے اور

سجدہ سہو کرے اور اگر سیدھی کھڑی ہو گئی ہو تو تب بھی بیٹھ جائے بلکہ اگر الحمد اور شت
 جہی پڑھ چکی ہو یا رکوع بھی کر چکی ہو تب بھی بیٹھ جاوے اور التحیات پڑھ کے سجدہ
 سہو کرے البتہ رکعت کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرس
 نماز پڑھ پھر سے یہ نماز نفل ہو گئی ایک رکعت اور ملا کر پوری چھ رکعت کرے اور
 سجدہ سہو نہ کرے اور اگر ایک رکعت اور نہیں ملائی یا پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا
 تو چار رکعت نفل ہو گئیں اور ایک رکعت اکارت ہو گئی۔ شرح الشوریۃ ۱۱۔
 مسئلہ اگر چوتھی رکعت پر بیٹھی اور التحیات پڑھ کے کھڑی ہو گئی تو سجدہ کرے اسے پہلے
 پہلے جب یاد آ جاوے بیٹھ جاوے اور التحیات نہ پڑھے بلکہ بیٹھ کر تہ سلام پھیر کے
 سجدہ سہو کرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکی تب یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا
 کر چھ رکعت چار فرس ہو گئیں اور دو نفل اور چھٹی رکعت پر سجدہ سہو بھی کرے
 اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور سجدہ سہو کر لیا تو بڑا کیا چار فرس ہوئے اور ایک
 رکعت اکارت گئی مسئلہ اگر چار رکعت نفل نماز پڑھی اور پچھ میں بیٹھنا بھول گئی تو جب
 نہ کہ تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تب تک یاد آئے پر بیٹھ جانا چاہیے اگر سجدہ کر لیا تو
 خیر تب بھی نماز ہو گئی اور سجدہ سہو دونوں صورتوں میں واجب ہے، شرح الشوریۃ ۱۲۔
 مسئلہ اگر نماز میں شک ہو گیا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو اگر شک اختلاف
 سے ہو گیا ایسا شبہ پڑنے کی اسکی قاتر نہیں ہے تو پھر سے نماز پڑھے اور اگر شک کر نیکی
 عادت ہے اور اکثر ایسا شبہ پڑتا ہے تو دل میں سوچ کر دیکھے کہ دل زیادہ کد بھرتا ہے
 اگر زیادہ گمان تین رکعت پڑھنے کا ہو تو ایک اور پڑھے اور سجدہ سہو واجب نہیں ہے
 اور اگر زیادہ گمان چار رکعتیں پڑھنے کا ہو تو تین رکعت نہ پڑھے
 اور سجدہ سہو بھی نہ کرے اور اگر سوچنے کے بعد بھی دونوں طرف برابر خیال رہے نہ
 تین رکعت کی طرف زیادہ گمان جا رہا ہے اور نہ چار رکعت کی طرف تو تین رکعتیں پڑھے
 اور ایک رکعت اور پڑھے لیکن اگر صورت میں تیسری رکعت پر بھی التحیات پڑھے

تب کھڑی ہو کر چوتھی رکعت پڑھے اور سجدہ سہو بھی کرے بشرح السنویر صفحہ ۷۷ ج ۱
مسئلہ اگر یہ شک ہو کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری رکعت تو اسکا بھی یہ حکم ہے اگر اتفاق
ہے یہ شک پڑا ہو تو پھر سے پڑھے اور اگر شک پڑ جائے ہو تو جدھر زیادہ گمان ہو جائے ہو
اسکو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف برابر گمان رہے کسی طرف زیادہ نہ ہو تو ایک ہی
سمجھے لیکن اس پہلی رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھے کہ شاید یہ دوسری رکعت ہو اور دوسری
رکعت پڑھے کہ پھر بیٹھ ادا اسمیں الحمد کے ساتھ صحت بھی ملائے پھر تیسری رکعت پڑھے
بھی سمجھے کہ شاید یہ چوتھی ہو پھر چوتھی رکعت پڑھے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے
ردا المختار صفحہ ۷۷ ج ۱ مسئلہ اگر یہ شک ہو کہ دوسری رکعت پڑھا تیسری تو اسکا بھی یہی
حکم ہے کہ اگر دونوں گمان برابر رہے کے ہوں تو دوسری رکعت پر بیٹھ کر تیسری رکعت
پڑھے اور پھر بیٹھ کے التحیات پڑھے کہ شاید یہ چوتھی ہو پھر چوتھی پڑھے اور سجدہ سہو
کرے سلام پھیرے ردا المختار صفحہ ۷۷ ج ۱ مسئلہ اگر نماز پڑھ چکے کے بعد یہ شک ہو کہ معلوم
تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو اس شک کے کچھ اعتبار نہیں نماز ہو گئی البتہ اگر تحکیمات و
آجائے کہ تین ہی ہوئیں تو پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھ لیں اور سجدہ سہو کر کے ادا
اگر پڑھ کے بول پڑی ہو یا کوئی ایسی بات کی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو پھر سے پڑھے
اسی طرح اگر التحیات پڑھ چکے کے بعد یہ شک ہو تو اسکا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک تمکین ادا
نہ آئے اسکا کچھ اعتبار نہ کرے لیکن اگر کوئی احتیاط کی راہ سے نماز پھر سے پڑھے تو
اچھا ہے کہ دل کا کھٹک لگ جائے اور شہد باقی نہ رہے ردا المختار صفحہ ۷۷ ج ۱ مسئلہ اگر نماز
میں کوئی باتیں ایسی ہو گئیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک ہی سجدہ سہو کی
طریق میں جو قادیان ایک ہی نماز میں دو دفعہ سجدہ سہو نہیں کیا جاتا۔ علامہ گری صفحہ ۷۷ ج ۱
مسئلہ سجدہ سہو کر کے بعد پھر کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے سجدہ سہو واجب ہوا
تو دوسری نماز کو کافی ہے اب پھر سجدہ سہو نہ کرے بشرح السنویر صفحہ ۷۷ ج ۱ مسئلہ نماز
میں کچھ بیگولی ہو گئی تھی جس سے سجدہ سہو واجب تھا لیکن سجدہ سہو کرنا کھول گئی اور دونوں

طرف سے پھیر دیا لیکن ابھی اسی جگہ پہنچی ہے اور سیدہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھیرا نہ کسی سے کھڑی نہ کوئی اور ایسی بات ہوئی جس پر نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اب سجدہ سہو کر لے بلکہ اگر اسے کوئی کلمہ یا وظیفہ یاد ہو تو پڑھنے لگے تب بھی کچھ حرج نہیں اب سجدہ کر لے تو نماز ہو جاوے گی

شرائع التنبیہ ص ۸۷ ج ۱ مسئلہ سجدہ سہو واجب تھا اور اس نے قصد دونوں طرف سلام پھیر دیا اور یہ نیت کی کہ میں سجدہ سہو نہ کروں گی تب بھی جیت تک کوئی بات نہ ہو جس سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو کر لینے کا اختیار رہتا ہے۔ رد المحتار ص ۸۷ ج ۱ مسئلہ جارحیت والی یا قین رکعت والی نماز میں کھولے سے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو اب اٹھ کر اس نماز کو پورا کر لے اور سجدہ سہو کرے البتہ اگر سلام پھیرنے کے بعد کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے نماز جاتی رہتی ہے تو پھر سے نماز پڑھے مسئلہ کھولے سے دو ترک کی پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ گئی تو اسکا کچھ اعتناء نہیں تیسری رکعت میں پھر پڑھے اور سجدہ سہو کرے کہ نہ الدقائق ص ۱۷ ج ۱ مسئلہ وتر کی نماز میں شبہ ہوا کہ نہ معلوم یہ دوسری رکعت یا تیسری رکعت اور کسی بات کی طرف زیادہ گمان نہیں ہے بلکہ دونوں طرف جابر درجہ کا گمان ہے تو اسی رکعت میں دعائے قنوت پڑھے اور بیٹھ کر التحیات کے بعد کھڑی ہو کر ایک سو پڑھے اور اس میں دعا قنوت پڑھے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے رد المحتار ص ۸۷ ج ۱ مسئلہ وتر میں دعا قنوت کی جگہ سبحانک اللہم پڑھ گئی پھر حجب یاد آیا تو دعا قنوت پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں مسئلہ وتر میں دعا قنوت پڑھنا بھول گئی سو پڑھ کر رکوع میں چلی گئی تو سجدہ سہو واجب نہیں بشرح الہدایہ ص ۸۷ ج ۱ مسئلہ الحمد پڑھ کر کے دو سو میں یا تین سو تک پڑھ گئی تو کچھ ڈر نہیں اور سجدہ سہو واجب نہیں۔ رد المحتار ص ۸۷ ج ۱ مسئلہ فرض نماز میں کچھ لی دو لوں رکعتوں یا ایک رکعت میں سورت طالی تو سجدہ سہو واجب نہیں مسئلہ نماز کے اوّل میں سبحانک اللہم پڑھنا بھول گئی یا رکوع میں سبحان کی تعظیم نہیں پڑھایا سجدہ میں سبحان ربی الا علی نہیں کیا یا رکوع سے اٹھ کر سمع اللہ لمن حمد کہا یا رکوع نہ رکعت باندھتے وقت کندھے سے کھینچ کر نہیں اٹھا ہے یا اخیر وقت میں مدد و شریعت

یاد دہانی نہیں پڑھی گئی ہی سہی پھر دیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے
فتاویٰ ہندیہ ص ۱۵۷ ج ۱ مسئلہ فرض کی دونوں پچھلی رکعتوں میں یا ایک رکعت میں
الحمد پڑھنی بھول گئی چھٹی کھڑی رہ کے رکوع میں چلی گئی تو وہی سجدہ سہو واجب نہیں
مسئلہ جن چیزوں کو بھول کر کر لے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اگر ان کو قصداً کرے
تو سجدہ سہو واجب نہیں بلکہ نماز پھر سے پڑھے اگر سجدہ سہو کر بھی لیا تب بھی نماز
نہیں ہوئی جو چیزیں نماز میں فرض ہیں نہ واجب ان کو بھول کر نچوڑ دینے سے
نماز ہو جاتی ہے اور سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

سجدہ تلاوت کا بیان

مسئلہ قرآن شریف میں سجدے تلاوت کے چودہ ہیں جہاں جہاں کلام مجید کے
کنا سے پر سجدہ لکھا رہتا ہے اس آیت کو پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اور سجدہ
سجدہ تلاوت کہتے ہیں۔ شرح الہدایہ ص ۱۲۱ ج ۱ مسئلہ سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ
یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور اللہ اکبر کہتے وقت ماتھے نہ اٹھائے سجدہ میں کم
سے کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھا لے پس یہ سجدہ اللہ
ادا ہو گیا مسئلہ بہتر یہ ہے کہ کھڑی ہو کر اللہ اکبر کر کے سجدے میں جاوے پھر اللہ اکبر
کہہ کر کھڑی ہو جائے اور اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جاوے پھر اللہ اکبر کہہ کر
اٹھ بیٹھ کھڑی نہ ہو تب بھی درست ہے مسئلہ سجدہ کی آیت کو جو شخص پڑھے
اس پر بھی سجدہ کرنا واجب ہے اور جو سنے اس پر بھی واجب ہو جاتا ہے چاہے قرآن شریف
سننے کے قصور سے بیٹھی ہو یا کسی اور کام میں لگی ہو اور بغیر قصد کے سجدے کی آیت
سن لی ہو اسلئے بہتر یہ ہے کہ سجدے کی آیت کو نہ سنتے نہ پڑھتے تاکہ کسی اور پر سجدہ واجب
نہ ہو مسئلہ جو چیز نماز کیلئے شرط ہیں وہ سجدہ تلاوت کیلئے بھی شرط ہیں یعنی وضو
نا ہونا بلکہ کاپاک ہونا بدن اور کپڑے کا پاک ہونا قبلہ کی طرف سجدہ کرنا وغیرہ مسئلہ جس

طرح نماز کا سجدہ کیا جاتا ہے اسی طرح سجدہ تلاوت بھی کرنا چاہیے بعض عورتیں قرآن شریف ہی پر سجدہ کر لیتی ہیں اس سے سجدہ ادا نہیں ہوتا اور کسے نہیں ترافاؤی ہندہ ص ۸۶ مسئلہ اگر کسی کا وضو اس وقت ہو تو پھر کسی وقت وضو کر کے سجدہ کرے فوراً اس وقت سجدہ کرنا ضروری نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اسی وقت سجدہ کرے کیونکہ شاید بعد میں نہ رہے مسئلہ اگر کسی کے ذمے بہت سے سجدے تلاوت کیے باقی ہوں ان تک ادا نہ کئے ہوں تو اب ادا کر لے عمر کبیر میں کبھی کبھی ادا کر لینے چاہئیں کبھی ادا نہ کر سکی تو گنہ گار ہوگی۔

شرح التذیہ مسئلہ اگر حیض یا نفاس کی حالت میں کسی نے سجدہ کی آیت سن لی تو اسی پر سجدہ واجب نہیں اور اگر ایسی حالت میں سنا جبکہ اس پر نہانا واجب تھا تو نہانے کے بعد سجدہ کرنا واجب ہے شرح التذیہ ص ۸۷ مسئلہ اگر بیماری کی حالت میں سنے اور سجدہ کر سکی طاعت نہ ہو تو جس طرح نماز کا سجدہ اشارہ سے کرتی ہے ایسا ہی سے اس کا سجدہ بھی اتمام سے کئے فتاویٰ ہندیہ ص ۸۶ ج ۱ مسئلہ اگر نماز میں سجدے کی آیت پڑھے تو وہ آیت پڑھنے کے بعد قرت نماز ہی میں سجدہ کرے پھر باقی سورت پڑھ کے رکوع میں جائے اگر اس آیت کو پڑھ کر قرت سجدہ نہ کیا اسکے بعد دو سنتیں یا تین آیات اور پڑھ لیں تب سجدہ نوبہ بھی درست ہے اگر اس سے بھی زیادہ پڑھ گئی تب سجدہ کیا تو سجدہ نواہ ہو گیا لیکن گنہ گار ہوئی۔ رد المحتار ص ۸۶ ج ۱ مسئلہ اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور نماز ہی میں سجدہ نہ کیا تو اب نماز کے بعد سجدہ کرنے سے ادا نہ ہوگا ہمیشہ کیلئے گنہ گار رہے گی اب سوائے توبہ استغفار کے اور کوئی مسرت معافی کی نہیں ہے شرح التذیہ ص ۸۷ مسئلہ سجدہ کی آیت پڑھ کے اگر قرت رکوع میں چلی جائے اور رکوع میں یہ نیت کرے کہ میں سجدہ تلاوت کی طرف سے بھی رکوع کرتی ہوں تب بھی وہ سجدہ ادا ہو جائیگا اور رکوع میں یہ نیت نہیں کی تو رکوع کے بعد سجدہ جب کر لگی تو اسی سجدہ سے سجدہ تلاوت بھی ادا ہو جائیگا چاہے کچھ نیت کوڑے چاہے نہ کرے۔ شرح التذیہ ص ۸۷ مسئلہ نماز پڑھتے ہیں کسی اور سے سجدہ کی آیت سنے تو نماز میں سجدہ نہ کرے بلکہ نماز کے بعد کرے اگر نماز ہی میں

کرے گی تو وہ سجدہ ادا نہ ہوگا پھر کرنا پڑیگا اور گناہ بھی ہوگا مسئلہ ایک ہی جگہ بیٹھے
 بیٹھے سجدہ کی آیت کو کوئی بار دہرا کر پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے چاہے سب دفعہ پڑھے
 آخر میں سجدہ کرے یا پہلی دفعہ پڑھے کے سجدہ کرے پھر اسی کو بار بار یا دہرائی ہے اور
 اگر جگہ بدل گئی تب اسی آیت کو دہرایا پھر تیسری جگہ جا کر وہی آیت پڑھی انہی طرح برابر
 جگہ بدلتی رہی تو جتنی دفعہ دہرا دے اتنی ہی دفعہ سجدہ کرے شرح التنبیہ ص ۱۱۱ مسئلہ
 اگر ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی آیتیں پڑھیں تو بھی اتنی ہی آیتیں پڑھے اتنے ہی سجدے
 کرے رد المحتار ص ۸۱ ج ۱ مسئلہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کوئی آیت پڑھی پھر اٹھ کھڑی
 ہوئی لیکن چلی پھر یہیں جہاں بیٹھی تھی وہیں کھڑے کھڑے وہی آیت پھر دہرائی تو ایک
 ہی سجدہ واجب ہے شرح الہدایہ ص ۱۲۲ ج ۱ مسئلہ ایک ہی سجدہ کی آیت پڑھی اور
 اٹھ کر کسی کام کو چلی گئی پھر اسی جگہ آ کر وہی آیت پڑھی تب بھی دو سجدے کرے مسئلہ
 ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کوئی آیت پڑھی پھر جب قرآن مجید کی تلاوت کر چکی تو
 اسی جگہ بیٹھے بیٹھے کسی اور کام میں لگ گئی جیسے کھانا کھانے لگی یا سینے پر رونے میں لگ
 گئی یا بچہ کو دودھ پلانے لگی اسکے بعد پھر وہی آیت اسی جگہ پڑھی تب بھی دو سجدے
 واجب ہوئے اور جب کوئی اور کام کرنے لگی تو ایسا سمجھئے کہ جگہ بدل گئی۔ رد المحتار ص ۸۱
 مسئلہ ایک کوٹھری یا دالان کے ایک کونے میں سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور پھر دوسرے کونے
 میں جا کر وہی آیت پڑھی تب بھی ایک سجدہ کافی ہے چاہے جس دفعہ پڑھے البتہ اگر دوسرے
 کام میں لگ جائے بعد وہی آیت پڑھے گی تو دوسرا سجدہ کرنا پڑیگا پھر تیسرے کام میں لگے
 کے بعد پڑھیں گی تو تیسرا سجدہ واجب چاہئے رد المحتار ص ۸۱ ج ۱ مسئلہ اگر بڑا گھر ہو تو دوسرے
 کونے میں جا کر دہرائے دوسرا سجدہ واجب کا اور تیسرے کونے میں تیسرا سجدہ مسئلہ مسجرات بھی
 یہی حکم ہے جو ایک کوٹھری کا حکم ہے اگر سجدہ کی آیت کسی دفعہ پڑھے تو ایک ہی سجدہ واجب ہے
 چاہے ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے دہرایا کرے یا مسجد میں ادھر ادھر ٹہل کر پڑھے مسئلہ اگر نماز
 میں سجدہ کی ایک ہی آیت کو کوئی دفعہ پڑھے تب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہے چاہے سب دفعہ

پڑھ کے اخیر میں سجدہ کرنے یا ایک دفعہ پڑھ کے سجدہ کر لیا پھر اسی رکعت یا دوسری رکعت میں وہی آیت پڑھے۔ فتاویٰ ہندیہ ص ۸۶ مسئلہ سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور سجدہ نہیں کیا پھر اسی جگہ نیت باندھ لی اور وہی آیت پھر نماز میں پڑھی اور نماز میں سجدہ تلاوت کیا تو یہی سجدہ کافی ہے دونوں سجدہ سے اسی سے اور جو جائز کے البتہ اگر حکم بدلتا ہو تو دوسرا سجدہ بھی واجب ہے شرح التئویر ص ۸۶ ج ۱ مسئلہ اگر سجدے کی آیت پڑھ کے سجدہ کر لیا تب اسی جگہ نماز کی نیت باندھ لی اور وہی آیت نماز میں دہرائی تو اب نماز میں پھر سجدہ کی مسئلہ پڑھنے والی جگہ نہیں ملتی ایک ہی جگہ بیٹھ بیٹھ کر ایک آیت کو بار بار پڑھتی رہی لیکن نیت بدلتی کی جگہ بدل گئی کہ پہلی دفعہ اور جگہ نماز میں دوسری دفعہ اور جگہ تیسری دفعہ تیسری جگہ نوپڑھنے والی پر ایک ہی سجدہ واجب ہے اور نیت بدلتی پر کئی سجدے واجب نہیں ہیں۔ دفعہ ششم تھے ہی سجدے کرے۔ فتاویٰ ہندیہ ص ۸۶ ج ۱ مسئلہ اگر نیت بدلتی کی جگہ نہیں بدلتی بلکہ پڑھنے والی کی جگہ بدل گئی تو پڑھنے والی پر کئی سجدے واجب ہونگے اور نیت بدلتی پر ایک ہی سجدہ ہے۔ فتاویٰ ہندیہ ص ۸۶ ج ۱ مسئلہ ہماری دعوت پر دھنا اور سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا کبیرہ اور منہ پر فتق سجدے سے بچنے کیلئے وہ آیت نہ چھوڑے کہ اس میں سجدے سے گویا الکار ہے مسئلہ اگر دعوت میں کوئی آیت نہ پڑھے فتق سجدہ کی آیت پڑھے تو اس کا کچھ حرج نہیں اور اگر نماز میں ایسا کرے تو اس میں بھی کچھ شرط ہے کہ وہ اتنی بڑی ہو کہ چھوٹی تین آیت کی برابر ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ پورے نماز کی آیت کو دعا ایک آیت کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ شرح التئویر ص ۸۶ ج ۱

بیمار کی نماز کا بیان

مسئلہ نماز کو کسی حالت میں نہ چھوڑے جب تک کھڑے ہو کر پڑھنے کی قوت رہے کھڑے ہو کر نماز پڑھتی رہے اور جب کھڑا نہ ہو جائے تو بیٹھ کر نماز پڑھے بیٹھے بیٹھے رکوع پڑھے اور رکوع کبیرہ دونوں سجدے کرے اور رکوع کیلئے اگر حاجت کم بدلتی انھوں نے نماز

ہو جاوے شرح التنبیہ ص ۹۱ ج ۱ مسئلہ اگر رکوع سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہیں تو رکوع
 اند سجدہ کو اشارہ سے ادا کرے اور سجدے کیلئے رکوع سے زیادہ جھک جایا کرے شرح التنبیہ
 ص ۹۲ ج ۱ مسئلہ سجدہ کرنے کیلئے تکبیر وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لیا اور اس پر سجدہ کرنا
 بہتر نہیں جب سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کر دیا کرے تکبیر کے اور سجدہ کرے تکبیر
 نہیں شرح التنبیہ ص ۹۲ ج ۱ مسئلہ اگر کھڑے ہونے کی قوت تو ہے لیکن کھڑے ہو کر رکوع
 تکلیف ہوتا ہے یا پیاری بٹہ جانی وجہ ہے تب بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے شرح التنبیہ
 مسئلہ اگر کھڑی تو ہو سکتی ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کر سکتی تو چاہے کھڑی ہو کر پڑھے اور رکوع و سجدہ
 اشارے سے ادا کرے اور چاہے بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع اور سجدہ کو اشارے سے ادا کرے تو
 اختیار ہے مسئلہ اگر بیٹھنے کی بھلائی نہ ہو تو بیٹھ کر رکوع و تکبیر وغیرہ لگا کر اس طرح
 لیٹ جائے کہ سر خوب اونچا ہے بلکہ قریب بیٹھنے کے ہے اور پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا دیوے
 اور اگر کچھ طاقت ہو قبلہ کی طرف میر نہ پھیلا دیوے بلکہ کھٹنے کھڑے رکھے پھر سر کے اشارے سے نماز
 پڑھے اور سجدہ کا اشارہ زیادہ اونچا کرے اگر کاؤ علیہ سے ٹیک لگا کر بھی اس طرح نہ لیٹ سکے کہ سر
 اور سینہ وغیرہ اونچا ہے تو قبلہ کی طرف پیر کر کے بالکل چت لیٹ جائے لیکن سر کے نیچے کوئی
 اونچا تکبیر رکھے کہ سر قبلہ کی طرف ہو جاوے آسمان کی طرف سر پیر کر کے اشارے سے
 نماز پڑھے رکوع کا اشارہ کم کرے اور سجدہ کا اشارہ زیادہ کرے فتاویٰ ہندیہ ص ۸۲ ج ۱
 مسئلہ اگر چت نہ لیٹے بلکہ دائیں بائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹے اور سر کے اشارے سے
 رکوع سجدہ کرے یہ بھی جائز ہے لیکن چت لیٹ کر پڑھنا زیادہ اچھا ہے مسئلہ اگر سر کے اشارے سے
 کر سکی بھی طاقت نہیں تو نماز نہ پڑھے پھر اگر ایسا دن سے زیادہ یہی حالت رہے تو نماز بالکل
 معاف ہوگی اچھے ہونیکے بعد قضا پڑھنا بھی واجب نہیں ہے اگر ایک دن اس کے زیادہ دن
 نہ رہی بلکہ ایک دن اس میں پھر اشارے سے پڑھے کی طاقت آگئی تو اشارہ ہی سے انکی قضا پڑھے
 اور یہ ارادہ نہ کرے کہ جب بالکل اچھی ہو جاوے گی تب پڑھوں گی کہ شاید مرے گی تو گنہگار
 نہ کی مسئلہ اسی طرح اگر اچھا قاعد آدمی بے ہوش ہو جائے تو اگر بے ہوشی ایک دن یا

سے زیادہ نہ ہوئی تو قضا پڑھنا واجب ہے اور اگر ایک دن رات سے زیادہ ہو گئی تو قضا پڑھنا واجب نہیں مسئلہ جب نماز شروع کی اس وقت بھی چنگی تھی پھر جب کھڑی نماز پڑھ چکی تو نماز ہی میں کچھ ایسی رگ چڑھ گئی کہ کھڑی نہ ہو سکی تو باقی نماز بیٹھ کر پڑھے اگر رکوع سجدہ کر سکے تو کرے نہیں تو رکوع سجدے کو سر کے اشارے سے کرے اور اگر ایسا ہو گیا کہ بیٹھنے کی بھی قدرت نہیں تو ایسی طرح لیٹ کر باقی نماز کو پورا کرے مسئلہ بیماری کی وجہ سے تھوڑی نماز بیٹھ کر پڑھی اور رکوع کی جگہ رکوع اور سجدے کی جگہ سجدہ کیا پھر نماز ہی میں اچھی ہو گئی تو اسی نماز کو کھڑی ہو کر پورا کرے۔

مسئلہ اگر بیماری کی وجہ سے رکوع سجدے کی قوت نہ تھی اس لئے سر کے اشارے سے رکوع سجدہ کیا پھر جب کچھ نماز پڑھ چکی تو ایسی ہو گئی کہ اب رکوع کر سکتی ہے تو اب یہ نماز جاتی رہی اس کو پورا نہ کرے بلکہ پھر سے نماز پڑھے مسئلہ فالج گرا اور ایسی بیماری ہو گئی کہ بالی سے استنجا نہیں کر سکتی تو کپڑے یا ڈھیلے سے پونچھ ڈالا کرے اور اسی طرح نماز پڑھے اگر خود حیم نہ کر سکے تو دوسرا حیم کرادے اور اگر ڈھیلے یا کپڑے سے پونچھنے کی بھی طاقت نہیں تو بھی نماز قضا نہ کرے اسی طرح نماز پڑھے کسی اور کو اس کے بدن کو دیکھنا اور پونچھنا درست نہیں نہ مال باپ کو نہ لڑکا لڑکی کو البتہ بیوی کو اپنے میاں اور میاں کو اپنی بیوی کا بدن دیکھنا درست ہے اس کے سوا کسی کو درست نہیں۔ مسئلہ قدرتی کسانہ میں کچھ نمازیں قضا ہو گئی تھیں پھر بیمار ہو گئی تو بیمار کے زمانے میں جس طرح نماز پڑھنے کی قوت ہوا سکی قضا پڑھے یہ انتظار نہ کرے کہ جب کھڑے ہوئے کی قوت آوے تب پڑھوں یا جب بیٹھنے لگوں اور رکوع سجدہ کرنے کی قوت آوے تب پڑھوں یہ شیطانی خیالات ہیں دین داری کی یہ ہے کہ فوراً پڑھے دیر نہ کرے۔ مسئلہ اگر بیمار کا بستر نجس ہے لیکن اسکے بدلے میں بہت تکلیف ہوگی تو اسی پر نماز پڑھ لینا درست ہے۔ مسئلہ حکیم نے کسی کی آنکھ بنائی اور ہلنے چلنے کو منع کر دیا تو لیٹے لیٹے نماز پڑھتی رہے۔

مسافر میں نماز پڑھنے کا بیان

مسئلہ اگر کوئی ایک منزل یا دو منزل کا سفر کرے تو اس سفر میں شریعت کا کوئی حکم نہیں بدلتا اور شریعت کے قاعدے سے اس کو مسافر نہیں کہتے اسکو ساری باتیں ای طرح کرنی چاہئیں جیسے کہ اپنے گھر کرتی تھی چار رکعت والی نماز کو چار رکعت پڑھے اور صلاۃ میں جھوٹے ہو تو ایک ات دن صبح کرے پھر اسکے بعد صبح کرنا درست نہیں مسئلہ جو کوئی ایک منزل کا قصد کر کے نکلے وہ شریعت کے قاعدے سے مسافر ہے جب اپنے شہر کی آبادی سے باہر ہو گئی تو شریعت سے مسافر بن گئی اور جب تک آبادی کے اندر اندھ چلتی رہی تب تک مسافر نہیں ہے اور امتیث لگدا آبادی کے اندر ہے تو آبادی کے حکم میں ہے اور جو آبادی کے باہر ہو تو وہاں پھنکے مسافر ہو جائیگی مسئلہ تین منزل یہ ہے کہ اکثر سپیدل چلنے والے وہاں پہلے روز میں پہنچا کرتے ہیں تخمینہ اس کا پچاسے ملک میں کہ دریا اور پہاڑ میں سفر نہیں کرنا پڑتا ہے۔ اڑتالیس میل انگریزی ہے مسئلہ اگر کوئی لمبا اتنی دور ہے کہ اونٹ اور آدمی کا چال کے اعتبار سے تو تین منزل ہے لیکن یکہ اوتیز پہلی پر سوار ہے اسلئے کو دہی دن میں پہنچ جاوے گی تب بھی شریعت سے وہ مسافر ہے مسئلہ جو کوئی شریعت سے مسافر ہو وہ ظہر اور عصر اور عشا کی فرض نماز دو رکعتیں پڑھے اور سنتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا اور سنتیں چھوڑ دینا درست ہے اس چھوڑ دینے کے کچھ گناہ نہیں لگتا اور جلدی اگر نہ ہو نہ اپنے ساتھیوں سے وہ جانے کا ڈر ہو تو نہ چھوڑے اور سنتیں سفر میں پوری پوری پڑھے ان میں کمی نہیں ہے مسئلہ فجر اور مغرب اور عشا کی نماز میں بھی کوئی کمی نہیں ہے جیسے ہمیشہ پڑھتی ہے ویسے پڑھے مسئلہ ظہر عشا کی نماز دور کعتوں سے زیادہ نہ پڑھے پوری چار رکعتیں پڑھنا گناہ ہے جیسے ظہر کے کوئی چھ فرض پڑھے تو گناہ گار ہوگی مسئلہ اگر بچکولے سے چار رکعتیں پڑھے اس کو اگر دربار رکعت پر بیٹھ کر احتیاط پڑھے ہے تب تو دو رکعتیں فرض ہو گئیں اور دو رکعتیں

کی ہو جائیں گی اور سجدہ ہو کر ناپڑ لگا اور اگر دو رکعت پر نہ بیٹھی تو چاروں
 رکعتیں نفل ہو سکیں فرض نماز پھر سے پڑھے مسئلہ اگر رشتہ میں کہیں ٹھہری تو
 اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو برابر وہ مسافر رہیگی۔ چار رکعت
 والی نماز دو رکعت پر حتمی رہے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی
 نیت کر لے تو اب وہ مسافر نہیں ہے پھر اگر نیت بدل گئی اور پندرہ دن سے
 پہلے چلے جانے کا ارادہ ہو گیا تب بھی مسافر نہ رہے گی۔ نماز میں پوری پوری
 پڑھے پھر جب یہاں سے چلے، تو اگر میاں سے دو جگہ تین منزل ہو یہاں جاتی
 ہے تو پھر مسافر ہو جاوے گی اور جو اس سے کم ہو تو مسافر نہیں ہوئی۔ شرح الہدایہ
 مسئلہ تین منزل کا ارادہ کر کے گھر سے نکل لیکن گھر ہی سے یہ بھی نیت ہے کہ ملا
 نکاؤں میں پندرہ دن ٹھہرونگی تو مسافر نہیں رہتی رستہ بعد پوری نماز میں پڑھے
 پھر اگر کواؤں میں پہنچ کر پورے پندرہ روز نہیں ٹھہرنا ہوا تب بھی مسافر نہ رہے گی
 درمختار رستہ میں مسئلہ چار منزل جانے کی نیت سے چلا لیکن پہلے دو منزل میں
 حیض کی حالت میں گذریں تب بھی وہ مسافر نہیں اب نہاد حوکہ پورن ہمارے
 رستہ البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد وہ جگہ اگر تین منزل ہو یا پہلے نیت سے
 حتیٰ رستہ میں حیض آگیا ہو تو وہ البتہ مسافر ہے نماز مسافر کی طرح پڑھے مسئلہ
 نماز پڑھے پڑھے نماز کے اندر ہی پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت ہو تو وہ مسافر نہیں رہی
 یہ نماز بھی پوری پڑھے مسئلہ دو چار دن کے لئے رستہ میں کہیں ٹھہرنا پڑا لیکن کچھ ایسی
 باتیں ہو جاتی ہیں کہ جانا نہیں ہوتا روز یہ نیت ہوتی ہے کہ کل پرسوں چلی جاؤں گی
 لیکن میں پرتی ہوتا اسی طرح پندرہ یا بیس دن یا ایک مہینہ یا اس سے بھی زیادہ
 ہو گیا لیکن پورے پندرہ دن رہنے کی کبھی نیت نہ ہوئی تب بھی مسافر ہے گی۔
 چاہے کہنے دن ہی طرح گذر جائیں شرح الہدایہ ص ۲۱۱ مسئلہ تین منزل پڑھا۔ پھر
 کر کے چلی پھر کچھ دور جا کر کسی وجہ سے ارادہ بدل گیا اور گھر لوٹ آئی تو جب سے ارادہ کا

کا ارادہ ہوا ہے تب تک مسافر نہیں رہی رہا آخر صبح ۱۲ بجے مسئلہ کوئی ایسا مفاد نہ
 کے ساتھ ہی رستہ میں قضاوہ ٹھہرے گا؟ تنہا ہی وہ ٹھہرے گی ہے اسکے زیادہ نہیں
 ٹھہر سکتی تو ایسی حالت میں شوہر کی نیت کا اعتبار ہے اگر شوہر کا ارادہ پندرہ
 دن ٹھہرنے کا ہو تو عورت بھی مسافر نہیں رہی چاہے ٹھہرنے کی نیت کرے یا
 نہ کرے اور اگر وہ کا ارادہ کم ٹھہرنے کا ہو تو عورت بھی مسافر ہے مسئلہ تین منزل پر لگ گیا
 پہنچتی تو آئندہ اپنا گھر ہے تو مسافر نہیں رہی چاہے کم رہے یا نہ زیادہ اور اگر پندرہ لینا
 ٹھہرنے کی نیت ہو تب بھی مسافر نہیں رہی اب نماز یا پوری پڑھے اور لکھنے
 اپنا گھر ہے اور نہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہے تو وہاں پہنچ کر بھی مسافر ہے۔ چاہے
 فرنگی کی دور کنت پر ہستی رہے مسئلہ رستہ میں کسی ٹکے ٹھہرنے کا ارادہ ہے دس دن پہلے
 پانچ دن وہاں لیکن پندرہ دن کہیں ٹھہرنے کا ارادہ نہیں کرے بھی مسافر ہے گی
 مسئلہ کسی نے اپنا شہر یا مکمل چھوڑ دیا کسی دوسری جگہ ٹھہرنا لیا اور وہاں رہنے چھنے لگی
 اس پہلے شہر سے اور پہلے گھر سے چھ مطلب نہیں رہا تو اب وہ شہر اور پر ویش و دور
 برابر ہیں تو اگر سفر کرتے وقت رستہ میں وہ پہلا شہر چڑھے اور دو چار دن رہا رہے مگر ہوا
 مسافر رہی کی نمازیں سفر کی طرح پڑھے تہجۃ الشوریٰ ص ۱۲۷ مسئلہ اگر کسی کی نمازیں
 سفر میں قضا ہو گئیں تو پھر گھر پہنچ کر بھی شہر عصر عشا کی دو ہی دو رکعتیں قضا پڑھے۔
 اور اگر سفر سے پہلے ظہر کی نماز قضا ہو گئی تو سفر کی حالت میں چار رکعتیں اسکی قضا پڑھے۔
 مسئلہ بیاد کے بعد اگر عورت مستحق طلاق پر سرال رہے لگی تو اس کا اصل گھر سرال ہے تو اگر
 تین منزل چل کر میٹے گئی اور پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے تو مسافر ہے لگی مسافر
 کے قاعدے سے نماز روزہ کرے اگر وہاں کا رہنا ہمیشہ دل میں نہیں تو جو وطن پہلے رہا
 تھا وہاں بھی اتنی رہے گا مسئلہ دریا میں کشتی چل رہی ہے اور کابل کا وقت آگیا اور
 کشتی پر نیاز پڑھے اگر کھڑے ہو کر پڑھے ہیں سرگھونے تو بیچ کو پڑھے مسئلہ ریل بس نماز
 پڑھنا تھا تو پہلی مکہ ہے کہ چنچا کرے پر نماز پڑھنا نہ سنت ہے اور اگر کھڑے ہو کر پڑھے

سے سرنگھوے یا گرنے کا خوف ہو تو بیٹھ کر پڑھے شرح التوہیر مسئلہ نماز پڑھتے میں یہ
پھر گئی اور قبلہ دوسری طرف ہو گیا تو نماز ہی میں گھوم جاوے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے
شرح التوہیر ص ۹۷ ج ۱ مسئلہ اگر تین منزل جانا ہو تو جب تک مردوں میں سے کوئی
اپنا محرم یا شوہر ساتھ نہ ہو اس وقت تک سفر کرنا درست نہیں ہے بے محرم کے ساتھ
سفر کرنا بڑا گناہ ہے ادا کر ایک منزل یا دو منزل جانا ہو تب بھی بے محرم کے ساتھ بہتر نہیں
حدیث میں اسکی بڑی ممانعت آئی ہے مسئلہ جس محرم کو خدا اور رسول کا ڈنہ ہوا اور
شریعت کی پابندی نہ کرنا ہو ایسے محرم کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں مسئلہ مکہ یا
مہلی جا رہی ہے اور نماز کا وقت آگیا تو مہلی سے اتر کر کسی الگ جگہ کھڑی ہو کر نماز پڑھ
لیوے اسی طرح اگر مہلی پر وضو نہ کر سکے تو اتر کر کہیں اڑ میں وضو کرے اگر برقع پاس نہ
ہو تو چادر وغیرہ میں خوب لپیٹ اترے اور نماز پڑھے اگر ایسا گہرہ پردہ جس میں نماز
قضا ہو جاوے تو حرام ہے پھر بھی وہی حد رکھے جو شریعت نے بتلائی ہے شریعت کی حد
اُسکے بڑھنا اور خدا سے شرمندہ ہونا بڑی بے وقوفی ہے اور نادانی سے البتہ بلا ضرورت
پردہ میں کمی کرنا یہ غیر حق اور گناہ ہے مسئلہ اگر ایسی بیار ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا درست
ہے تب بھی چلتی مہلی پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے اگر مہلی ٹھیرالی لیکن مچھراہلوں کے
کندھے پر رکھا ہوا ہے تب بھی اس پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے بل الگ کر کے نماز
پڑھنا چاہیے۔ یکہ کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک گھوڑا کھول کر الگ نہ کر دیا جائے اس وقت
تک درست نہیں شرح التوہیر ص ۹۷ ج ۱ مسئلہ اگر کسی کو بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہو تو
پانکی اندھیلے پر درست ہے لیکن جس وقت کہار میں کے کندھوں پر ہوا اس وقت
نماز پڑھنا درست نہیں زمین پر رکھوائے تب پڑھے شرح التوہیر ص ۹۷ ج ۱ مسئلہ اگر
اندھ سے یا مہلی سے اترنے میں جان و مال کا اندیشہ ہے تو یہ دن اترنے نماز درست ہے
نماز کے ہند یہ ص ۹۷ ج ۱

گھر میں موت ہو جانے کا بیان

مسئلہ جب آدمی مرنے لگے تو اس کو چپٹا ہوا اور اسکے پیر قبلہ کی طرف کر دیا اور سر اونچا کر دیا تاکہ منہ قبلہ کی طرف ہو جائے اور اس کے پاس بیٹھ کر کے زور زور سے کلمہ پڑھو تاکہ تم کو پڑھنے میں کمر ہو اور خود بھی کلمہ پڑھنے لگے اور اسکو کلمہ پڑھنے کا حکم نہ کرو کیونکہ وقت بڑا مشکل ہے نہ معلوم اسکے منہ سے کیا نکل جائے مسئلہ جب وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے تو چپ رہو یہ کوشش نہ کرو کہ برابر کلمہ جاری رہے اور پڑھتے پڑھتے دم نکلے کیونکہ مطلب تو نفع آتا ہے کہ سب سے آخری بات جو اسکے منہ سے نکلے کلمہ ہونا چاہیے اسکی ضرورت نہیں کہ دم ٹوٹے تک کلمہ برابر جاری رہے ہاں اگر کلمہ پڑھ لینے کے بعد پھر کوئی دُنیا کی بات چیت کرے تو پھر کلمہ پڑھنے لگو جب وہ پڑھ لیوے تو چپ رہو غرض التوریر ص ۹۲ مسئلہ جب سانس کھڑا جاوے اور جلدی جلدی چلنے لگے اور ٹانگیں ڈھیلی پڑ جائیں کہ کھڑکی نہ ہو سکیں اور ناک ٹیڑھی ہو جائے اور کنپٹیں بیٹھ جائیں تو سمجھو اس کی موت آگئی اسوقت کلمہ زور زور سے پڑھنا شروع کرو۔ فتاویٰ ہندیہ مناجات مسئلہ سورہ البقرہ پڑھنے سے موت کی سختی کم ہوتی ہے اسکے سہاگنے یا اور کہیں اسکے پاس بیٹھ کر پڑھ دو یا کسی سے پڑھو اور مسئلہ اسوقت کوئی ایسی بات نہ کرو کہ اُسکا دل دُنیا کی طرف مائل ہو جائے کیونکہ یہ وقت دُنیا سے جدا ہونے اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں حاضری کا وقت ہے ایسے کام کرو ایسی باتیں نہ کرو کہ دُنیا سے دل پھیر کر اللہ کی طرف ہو جاوے کہ مردہ کی خیر خواہی اسی میں ہے ایسے وقت بالی بچوں کو سہاگنے لانا اور کوئی چیز جس سے اُسکو زیادہ محبت تھی اُسکے سامنے لانا ایسی باتیں نہ کرنا کہ دل اسکا ان کی طرف متوجہ ہو جائے اور اُنکی محبت انکے دل میں سما جائے بڑی بُری بات ہے۔ دُنیا کی محبت لیکے رخصت ہوئی تو نعوذ باللہ بُری موت مشکوٰۃ ص ۱۱۱ مسئلہ مرنے وقت اگر اسکے منہ سے خدا خواستہ کوئی کفر کھڑا ہو نکلے تو اسکا جنا نہ کرو نہ اسکا چہرہ چاکرو بلکہ یہ سمجھو کہ موت کی سختی سے عقل ٹھکانے نہیں رہی اس وجہ سے

ایسا ہوا اور عقل جاتے پہنے کیوقت جو کچھ ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اسکی بخشش کی دعا کرتے رہو درختا رمت ۸۷ ج ۱ مسئلہ جب مرجائے تو سب عضو درست کر دو اور کسی کپڑے سے اسکا منہ اس ترکیب سے باندھو کہ کپڑا تھوڑی کے نیچے سے نکال کر اسکے دونوں سرے سر پہ بجاؤ اور گرہ لگا دو تاکہ منہ پھیل نہ جائے اور آنکھیں بند کر دو اور سر کے دونوں انگوٹھے ہلا کے باندھ دو تاکہ ٹانگیں پھیلنے نہ پاویں پھر کوئی چادر اڑھا دو اور نہلانے اور کفنانے میں جہاں تک ہو سکے جلدی کرو۔ فتاویٰ ہندیہ صفت ۱۱ ج ۱ مسئلہ مسخیرہ بند کرتے وقت یہ دعا پڑھو **بسم اللہ و علی ملۃ رسول اللہ فادای ہندیہ** مسئلہ مرجائیکے بعد اسکے پاس لوہان وغیرہ کچھ خوشبو لگا دیجیے اور حیض نفاس الی عورت اور بکونہانے کی ضرورت ہو اسکے پاس رہے مسئلہ مرجائے کے بعد جب تک اسکو غسل نہ دیا جائے اسکے پاس قرآن مجید پڑھنا درست نہیں۔ درختا رمت ۸۷ ج ۱۔

نہلانے کا بیان

مسئلہ جب گورہ کشن کا سب مان ہو جائے اور نہلانا چاہو تو مہلے کسی تخت یا بڑے تختہ کو لوہان یا اگر تھی وغیرہ خوشبودار چیز کی دھونی دیدو تین یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ چاروں طرف دھونی دے کر مڑے کو اس پر لٹا دو اور کپڑے اتار لو اور کوئی کپڑا ناف سے لیکر زانو تک ڈال دو کہ اتنا بدن چھپا رہے۔ عالمگیری صفحہ ۱۰۱ مسئلہ اگر نہلانے کی کوئی جگہ اگستہ کہ پانی نہیں آگے بہہ جاوے لگاؤ خیر نہیں تو تخت کے نیچے کڑھا کھڑا کو کہ سارا پانی اس میں جمع رہے اگر کڑھا نہ کھڑا یا اور پانی سارے گھر میں پھیلاتا بھی کوئی گناہ نہیں غرض فقط یہ ہے کہ آنے جانے میں کسی کو لگے نہ ہو اور کوئی پھسل کر گر نہ پڑے مسئلہ نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مردے کو استنجا کرادو لیکن اسکی رالوں اور استنجے کی جگہ اپنا ہاتھ مت لگاؤ اور اس پر لگاؤ بھی نہ مت ڈالو بلکہ اپنے ہاتھ میں کوئی کپڑا پیٹ لو اور جو کپڑا ناف سے لیکر زانو تک پڑا ہے اسکا اندر اندر دھلاؤ پھر اسکو وضو کرادو۔ لیکن کبھی نہ کراؤ اور نہ ناک میں پانی ڈالو

نہ گئے تک ہاتھ دھلاؤ بلکہ پہلے منہ دھلاؤ پھر ہاتھ کہنی سمیت پھر سر کا مسج پھر دونوں پیرا تھریا
 دھو روئی ترکہ کے دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر دی جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں سے
 پھیر دی جائے تو بھی جائز ہے اگر مردہ نہانے کی حاجت میں حیض و نفاس سے چھٹے تو اس
 طرح منہ اور ناک میں پانی پیچنا ضروری ہے اور ناک اور منہ اور کانوں میں دئی پھر دنا کہ
 تاکہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی نہ جائے پائے جب وضو کر چکے تو سر کو غسل خیر یا کسی اور
 چیز سے جس سے صاف ہو جائے جیسے مین یا کھنی سے ملکر دھوئے اور صاف کر کے پھر دے کہ
 بائیں کروٹ پر ٹا کر سری کے پتے ڈال کر پکا ہوا پانی تین گرام تین دفعہ سر سے یہ تک ملے یہاں تک
 کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے پھر دائیں کروٹ پر ٹائے اور اسی طرح سر سے سر
 تک تین مرتبہ پانی ڈالے کہ دائیں کروٹ تک پہنچ جائے اسکے بعد سر سے کواپنے بدن کی
 ٹیک لگا کر ذرا بھٹلائے اور اسکے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملے اور وہاں سے اگر کچھ پافانہ نکلے تو
 اسکو پونچھ کر دھو ڈالے اور وضو اور غسل میں اسکے نکلنے سے کچھ مضر اللہ نہیں اب دھو ڈالو
 اسکے بعد اسکو بائیں کروٹ پر ٹائے اور کان فور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین مرتبہ ملے پھر سارا
 بدن کسی کپڑے سے پونچھ کر کھناد و فتاویٰ ہندیہ ص ۱۱۱ مسئلہ اگر سری کے پتے ڈال کر پکا
 ہوا پانی نہ ہو تو یہی سادہ نیم گرم پانی کافی ہے اس لئے اسی طرح تین دفعہ نہلاؤ کہ
 اور بہت نیز گرم پانی سے مردے کو نہلاؤ اور اگر نہلانے کا یہ طریقہ جو بیان ہو بہت
 ہے اگر کوئی اس طرح تین دفعہ نہلاوے بلکہ ایک دفعہ سارے بدن کو دھو ڈالے
 تب بھی فرض ادا ہو گیا شرح الہدایہ ص ۱۱۱ مسئلہ جب مردے کو کفن پر رکھو تو سر پر
 عطر لگا دو اور اگر مردہ مرد ہو تو داڑھی پر بھی عطر لگا دو پھر ہاتھ اور ناک اور دونوں
 ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کان فور مل دو۔ یعنی دھوئے کفن
 میں عطر لگاتے ہیں اور کان میں پھر سری رکھ دیتے آئیہ سب جہالت ہے فیما شرح
 میں آیا ہے اس سے زائد مست کرد مسئلہ بالوئیں کچھ نہ کرو نہ خن کا ٹونہ کہیں کے
 بال کا ٹونہ سب اسی طرح رہے دو شرح الہدایہ ص ۱۱۱ مسئلہ اگر کوئی مرد گیا اور پڑوس

میں سے کوئی نہلانے والا نہیں ہے تو جو عورت اسکی محرم ہو وہی نہلاوے غیر محرم کو
 ہاتھ لگانا درست نہیں اگر کوئی محرم عورت نہ ہو تو اسکو تنہا کر دو لیکن اسکے بدن میں
 ہاتھ نہ لگاؤ بلکہ اپنے ہاتھ میں پہنے دھناتے میں لو تب تنہا کر دو۔ شرح الہدایہ ص ۱۶۸ ج ۱
 مسئلہ کسی کا خاوند مر گیا تو اس کی بی بی کو اسکو نہلانا اور کھانا درست ہے اور اگر
 بیوی موجود ہے تو خاوند کو بدن چھونا اور ہاتھ لگانا درست نہیں البتہ دیکھنا درست
 ہے اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا درست ہے مسئلہ جو عورت حیض یا نفاس میں ہو
 وہ مرد سے کوئی نہلائے کہ یہ مکروہ اور منع ہے۔ رد المحتار ص ۹۱ ج ۱ مسئلہ بہتر یہ ہے کہ جبکا
 رشتہ زیادہ قریب ہو وہ نہلائے اور اگر وہ نہ نہلا سکے تو کوئی دیندار نیک عورت نہلاوے
 مسئلہ اگر نہلانے میں کوئی عیب ہے جیسے تو کسی سے نہ کہے اگر خدا نخواستہ مرنے سے اسکا چہرہ
 بگڑ گیا اور کالا ہو گیا تو یہ بھی نہ کہے اور بالکل اسکا چہرہ نہ کہے کہ یہ سب جائز ہے یا
 اگر وہ کھلم کھلا کہتا ہے کہ نہلا کر دے تو بھی نہ چھو یا گانے بجائے کا پیٹہ کرتی تھی یا زبڑی
 تھی تو ایسی باتیں بہت زیادہ درست ہے تاکہ اور لوگ ایسی باتوں سے بچیں اور تو بکریں سے زیادہ محتاط

کھانے کا بیان

مسئلہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کھانا سنت ہے ایک گرتہ دوسرے آزاد تیسرے سر بند
 چوتھے چادر یا پنجویں سینہ بند ازاد سر سے لیکر پاؤں تک ہونا چاہیے اور چادر اس سے ایک ہاتھ
 بڑی ہو اور گرتہ کے لیکر پاؤں تک ہو لیکن نہ اس میں کلی ہوں نہ استینیں اور سر بند سن ہاتھ
 نہا اور سینہ بند چھتاویں سے لیکر انوں تک چوڑا اور اتنا لمبا ہو کہ بند چاہے یا نہ
 مسئلہ اگر پانچ کپڑے ہیں نہ کھنا ہے بلکہ خط تین کپڑے کھن میں دیوے ایک ازاد دوسرے
 چادر تیسرے سر بند چہرہ بھی درست ہے اور اتنا کھن بھی کافی ہے اور تین کپڑوں سے بھی کم دیا
 مکروہ اور برا ہے ال اگر کوئی مجبوری اور لاچار ہو تو کم دینا بھی درست ہے شرح الہدایہ
 مسئلہ سینہ بند اگر چھتاویں لیکر ناف تک ہو تب بھی درست ہے لیکن زالوت تک نہ زیادہ

اچھا ہے رد المحتار مسئلہ پہلے کفن کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ لوبان وغیرہ کی دھوئی
دید و تب مرنے کو اس کشتاؤ شراح الہدایہ مسئلہ کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چار راجہ
پھر ازار اس کے اوپر کرتا پھر مرنے کو اس پر لیجا کے پہلے کرتا پہناؤ اور سر کے بالوں کے دو
جیسے کہ کے کرتے کے اوپر ڈال دو اسکا ایک حصہ داہنی طرف اور ایک بائیں طرف اس کے
بعد سر بند سر پر اور بالوں پر ڈال دو اور اسکو نہ باندھو نہ لیٹو پھر ازار لیٹ دو پہلے بائیں
طرف لیٹو پھر داہنی طرف اس کے بعد سینہ بند باندھ دو پھر چار لیٹو پہلے بائیں طرف
پھر دائیں طرف پھر کسی دھبے سے پیر اور سر کی طرف کفن باندھ دو اور ایک بند سے کر
کے پاس بھی باندھ دو کہ رستہ میں کہیں ٹھکل نہ پڑے مسئلہ سینہ بند کو اگر سر سے

بعد ازار لیٹے سے پہلے ہی باندھ دو تو یہ بھی جائز ہے اور اگر سب کفنوں کے اوپر سے
باندھتے تو یہ بھی درست ہے مسئلہ جب کفنا چلو تو رخصت کر دو کہ ہر لوگ نماز پڑھ کر
دقتا میں مسئلہ اگر عورتیں جنازہ کی نماز پڑھ دیں تو بھی جائز ہے لیکن چونکہ ایسا اتنا
کبھی نہیں ہوتا ہے اس لئے ہم نماز اور دفنانے کے مسئلے بیان نہیں کرتے مگر وہی ہند ہے
مسئلہ کفن میں یا قبر سے اندر بعد نماز یا اپنے پر کا شجرہ یا اور کوئی دعا پڑھنا درست نہیں
اسی طرح کفن یا سینہ پر کا فدیہ یا روشنائی سے کلو وغیرہ لکھنا بھی درست نہیں البتہ کثیرہ لطف
کا غلاف یا اپنے پیر کا رومال وغیرہ تبرک رکھ دینا درست ہے۔ رد المحتار ص ۹۲

مسئلہ جو بچہ زندہ پیدا ہوا اور تھوڑی ہی دیر میں مر گیا تو وہ بھی اسے بغیر سے نہ ہلایا
جائے اور کفنانے کے بعد نماز پڑھی جاوے پھر دفن کر دیا جائے اند اس کا نام بھی
کچھ رکھ دیا جائے شرح التنویر ص ۹۲ ج ۱ مسئلہ جو اطفال کا ماں کے پیٹ سے مرنے یا پیدا ہونا
پیدا ہوتے وقت زندگی کی کوئی علامت نہیں مائی گئی اسکو بھی اس طرح ہتھلا دیکھنا جائز
کے مطابق کفو نہ دے بلکہ کسی ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دو اور نام اسکا بھی کہہ دیجیے
رکھ دینا چاہیے مسئلہ اگر جنینی لڑکی مر جاوے جو ابھی جو الیا نہیں ہوئی لیکن جو الیا
کے قریب پہنچ گئی تو اس کے کفن کے بھی وہی پانچ کپڑے مست ہیں جو جوان کی ست

کیئے ہیں اگر پانچ کپڑے نہ دو تو تین ہی کپڑے دو تب بھی کافی ہے غرضیکہ جو حکم ربانی عورت کا ہے وہ کمزوری اور چھوٹی لڑکی کا بھی حکم ہے مگر ربانی کیلئے حکم تاکید ہی ہے اور کم عمر کی بہتر ہے مسئلہ جو لڑکی بہت چھوٹی ہو اور جوانی کے قریب بھی نہ ہوئی ہو اسکے لئے بہتر یہی ہے کہ پانچ کپڑے دیئے جاویں اور دو کپڑے دنیا بھی درست ہے ایک ازار اور ایک چادر مسئلہ اگر کوئی لڑکا مر جاوے اور اسکے ہٹلانے اور کفن لانے کی تم کو ضرورت پڑے تو اسی ترکیب سے ہٹلا دو جو اوپر بیان ہو چکی اور کفن لانے کا بھی وہی طریقہ ہے جو اوپر تم کو معلوم ہوا۔ پس اتنا ہی فرق ہے کہ عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں اور مرد کا کفن تین کپڑے ایک ازار ایک گرتہ مسئلہ مرد کے کفن میں اگر دو ہی کپڑے ہوں یعنی چادر اور ازار اور گرتہ نہ ہو تب بھی کچھ حرج نہیں دو کپڑے بھی کافی ہونگے اور دو سے کم دینا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی مجبوری اور لاچار ہو تو مکروہ بھی نہیں فتاویٰ ہندیہ مسئلہ جو چادر جنازے کے اوپر چار پائی پر ڈال دی جاتی ہے وہ کفن میں شامل نہیں ہے کفن فقط اتنا ہی ہے جو ہم نے بیان کیا مسئلہ جس شہر میں کوئی مرے وہیں اس کا گور کفن کیا جائے دوسری جگہ جہننا بہتر نہیں ہے البتہ اگر کوئی جگہ کوں آدھ کوں ہو تو وہاں لیجائے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسائل ذیل کے پڑھانے کا طریقہ

اگر پڑھا نہ ہو تو ان مسائل کو خود نہ پڑھا مے یا اپنی بیوی کی معرفت سمجھا دے یا پڑھنے دان کو ہدایت کر دے کہ ان مسائل کو بطور خود دیکھ لینا اور اگر پڑھنے والا کم عمر کا ہوا سکو تجھی پڑھاویں۔ بلکہ ہدایت کر دیں کہ بعد کو دیکھ لیں۔

حیض اور استحاضہ کا بیان

مسئلہ ہر مہینے میں جو آگے کی راہ سے معمولی خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں مسئلہ کہ جسے کم حیض کی مدت تین دن تین رات ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس

رات ہے کسی کو تین دن تین رات سے کم خون آیا تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ سے کسی بیماری کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہے اور اگر دس دن رات سے زیادہ خون آیا ہے تو جے دن سے زیادہ آیا ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔ ہر ایہ مسئلہ اگر تین دن تو ہو گئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئیں جیسے جمعہ کو صبح سے خون آیا اور اتوار کو شام کی وقت بعد غروب بند ہو گیا تب بھی یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگر تین دن رات سے ذرا بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں جیسے جمعہ کو سورج نکلنے وقت خون آیا اور دوشنبہ کو سورج نکلنے سے ذرا پہلے بند ہو گیا تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے مسئلہ حیض کی مدت کے اندر سرخ زرد سبز خاکی یعنی مثلاً سیاح جو رنگ آوے حیض ہے جب تک گڑا بالکل سفید نہ دکھائی دے اور جب بالکل سپید رہے جیسی کہ رکھی گئی تھی تو اب حیض سے پاک ہو گئی مسئلہ نو برس سے پہلے اور بچپن برس کے بعد کسی کو حیض نہیں آتا ہے اس لئے نو برس سے چھوٹی لڑکی کو جو خون آوے وہ حیض نہیں ہے ودا استحاضہ ہے اگر بچپن کے بعد کچھ لگے تو اگر خون خوب سرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے اور اگر زرد یا سبز یا خاکی رنگ ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے البتہ اگر اس عورت کو اس عمر سے پہلے بھی زرد یا سبز یا خاکی رنگ آتا ہو بچپن برس کے بعد بھی یہ رنگ حیض سمجھے جاویں گے اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہو تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے مسئلہ کسی ہمیشہ تین یا چار دن خون آتا تھا پھر کسی پہینے میں زیادہ آگیا لیکن دس دن سے زیادہ نہیں آیا وہ سب حیض ہے اور اگر دس سے بھی بڑھ گیا تو جے دن پہلے سے عادت کے میں نہ آتا تو حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے اسکی مثال یہ ہے کہ کسی کو ہمیشہ تین دن حیض لگتا عادت ہے لیکن کسی پہینے میں نو دن یا دس دن خون آیا تو یہ سب حیض ہے اور اگر دس دن رات سے ایک لحظہ بھی زیادہ خون آوے تو وہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دونوں کا سب استحاضہ پر ان دونوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہیں مسئلہ ایک عورت جس کی کوئی عادت مقرر نہیں کبھی چار دن خون آتا ہے کبھی سات دن اسی طرے بدلتا رہتا ہے کبھی

دس دن بھی جاتا ہے تو یہ سب حیض ہے ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آئے تو دیکھو کہ اس سے پہلے مہینے میں کتنے دن حیض آتا تھا بس اتنے ہی دن حیض کے ہیں باقی سب استخاضہ ہے۔ شامی ص ۲۹۲ ج ۱ مسئلہ کسی کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا پھر ایک مہینے میں پانچ دن خون آیا اسکے بعد دوسرے مہینے میں پندرہ دن خون آیا تو اس پندرہ دن میں پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استخاضہ ہے اور پہلی عادت کا اعتبار نہ کریئے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہو گئی مسئلہ کسی کو دس دن سے زیادہ خون آیا اور اسکو اپنی پہلی عادت بالکل یاد نہیں کہ پہلے مہینے میں کتنے دن خون آیا تھا تو اسکے سٹے بہت ریک میں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور اب اتفاقاً بھی کم پڑتا ہے اسلئے ہم اسکا حکم بیان نہیں کرتے۔ اگر کبھی ضرورت پڑے تو کسی بڑے عالم سے پوچھ لینا چاہئے اور کسی ایسے ویسے معمولی مولوی سے ہرگز نہ پوچھئے۔ شامی درمختار ہدایہ مسئلہ کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کچھ کم ہوئے سب حیض ہے اور جو دس دن سے زیادہ آئے تو پورے دن حیض ہے اور جتنا زیادہ ہو وہ سب استخاضہ ہے شامی ص ۲۹۴ ج ۱ مسئلہ کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا کئی مہینے تک برابر آتا رہا جس دن خون آیا ہے اس دن سے لیکر دس دن رات حیض ہے اسکے بعد بیس دن استخاضہ ہے اسی طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استخاضہ سمجھا جاوے گا۔ ہدایہ ص ۲۹۵ ج ۱ مسئلہ دو حیض کے درمیان پاک ہونے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں سوا اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جاوے تو جتنے مہینے تک خون نہ آوے گا پاک رہیگی شامی ص ۲۹۸ مسئلہ اگر کسی کو تین دن تین رات خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن یہ جو پندرہ دن کے بعد میں حیض کے ہیں اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔ مسئلہ اور ایک یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک یا دو دن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہی ہے اور پھر

اُدھر ایک یا دو دن جو خون آیا وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ النفاً مسئلہ اگر ایک دن یا کئی دن خون آیا اور پھر مندرہ دن سے کم پاک رہی اسکا کچھ اعتبار نہیں بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا اوّل سے آخر تک برابر خون جاری رہا سو جسے دن حیض کے آنے کی عادت ہوا تنے دن تو حیض کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے مثال اس کی یہ ہے کہ کسی کو ہر مہینے کی پہلی اور دوسری اور تیسری تاریخ حیض آنے کا معمول ہے پھر کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ خون آیا پھر چودہ دن پاک ہی پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے کہ سولہ دن برابر خون آتا رہا سو اس میں سے تین دن اوّل کے تو حیض کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے اور اگر جو تھی یا پانچویں چھٹی تاریخ حیض کی عادت تھی تو یہی تاریخیں حیض کی ہیں اور تین دن اوّل کے اور دس دن بعد کے استحاضہ کے ہیں اور اگر اس کی کچھ عادت نہ ہو بلکہ پہلے پہل خون آیا ہو تو دس دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ ہے ثانی مسئلہ حمل کے زمانے میں جو خون آوے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے چاہے جسے دن آوے۔ ہایہ ۲۹۸ مسئلہ بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آوے وہ بھی استحاضہ ہے بلکہ جب تک آدے سے زیادہ نکل آوے تب تک جو خون آویگا اسکو استحاضہ ہی کہیں گے۔

حیض کے احکام کا بیان

مسئلہ حیض کے زمانے میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا درست نہیں اتنا فرق ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے پاک ہونے کے بعد بھی اسکی قضا واجب نہیں ہوتی لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا پاک ہونے کے بعد قضا رکھنے پڑھنے ہایہ ۳۰۰ مسئلہ اگر فرض نماز پڑھنے میں حیض آگیا تو وہ نماز بھی معاف ہو گئی پاک ہونے کے بعد اسکی قضا پڑھے اور اگر نفل یا سنت میں حیض آگیا تو اسکی قضا پڑھا پڑ گئی اور اگر آدھے روزہ کے بعد حیض آیا تو وہ روزہ ٹوٹ گیا جب پاک ہو تو قضا رکھے اگر نفل روزہ

میں حیض آجادے تو اسکی بھی قضا رکھے ہر ایہ ص ۶۱ مسئلہ اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض
 آیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی ہے تب بھی معاف ہوگی۔ شامی ص ۱۲ مسئلہ حیض کے زمانہ
 میں مرد کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا درست نہیں اور صحبت کے سوا اور سب باتیں
 درست ہیں یعنی ساتھ کھانا پینا وغیرہ درست ہے۔ در مختار ص ۱۹ مسئلہ کسی کی عادت
 پانچ دن کی یا نو دن کی تھی سو جتنے دن کی عادت تھی اتنے ہی دن خون آیا پھر بند ہو گیا
 تو جب تک نہا لیوے تب تک صحبت کرنا درست نہیں اگر غسل نہ کرے تو جب ایک
 نماز کا وقت گزر جائے کہ ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو جاوے تب
 صحبت درست ہے اس سے پہلے درست نہیں ہر ایہ ص ۶۲ ج ۱ مسئلہ اگر عادت پانچ
 دن کی تھی اور خون چار ہی دن آکر بند ہو گیا تو نہا کے نماز پڑھنا واجب ہے لیکن
 جب تک پانچ دن پورے نہ ہوں تب تک صحبت کرنا درست نہیں کہ شاید پھر خون
 آجادے مسئلہ اگر پورے دس دن رات حیض آیا تو جب سے خون بند ہو جاوے تو اسی
 وقت سے صحبت کرنا درست ہے چاہے نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو ہر ایہ ص ۶۳ ج ۱
 مسئلہ اگر ایک یا دو دن آکے خون بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں ہے وضو کر کے نماز
 پڑھنے لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں اگر چند دن گزرنے سے پہلے خون آجادے گا
 تو اب معلوم ہو گا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض
 سمجھو اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر پورے پندرہ دن بیچ میں گزرے اور خون
 نہیں آیا تو معلوم ہو گا کہ استیفاء تھا سو ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے
 جو نمازیں نہیں پڑھیں اب انکی قضا پڑھنا چاہیے ہر ایہ ص ۶۴ مسئلہ تین دن حیض آنے کی عادت
 ہے لیکن کسی مہینے میں ایسا ہو کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل
 نہ کرے نہ نماز پڑھے اگر پورے دس دن رات پریا اس سے کم میں خون بند ہو جاوے تو
 اب سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں کچھ قضا نہ پڑھنا پڑیگی اور یوں کہینگے کہ عادت
 بدل گئی اس لئے یہ سب دن حیض کے ہونگے اور اگر گیارہ دسویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم

ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن تھے یہ سب استحافہ ہے پس گیارہویں دن نہا ہے۔
 اور سات دن کی نمازیں قضا پڑھے اور ناب نمازیں نہ پچھوڑے۔ شامی منہاج المسئلہ
 اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ
 کہ جلدی اور پھرتی سے نہادھو ڈالے تو نہانے کے بعد بالکل ذرا سادقت بچے گا
 جس میں صرف ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں
 پڑھ سکتی تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی اور قضا پڑھنی پڑے گی اور
 اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز معاف ہے اسکی قضا پڑھنا واجب نہیں۔ ایفا۔
 مسئلہ اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا
 بس اتنا وقت ہے کہ ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی
 اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہو جاتی ہے اسکی قضا پڑھنی چاہیے
 مسئلہ اگر رمضان شریف میں دن کو پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا
 پینا درست نہیں ہے شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے لیکن یہ دن روزہ
 میں شمار نہ ہوگا بلکہ اس کی بھی قضا رکھنی پڑے گی مسئلہ اور اگر رات کو پاک ہوئی
 اور پورے دس دن برات حیض آیا ہے تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ
 اللہ اکبر بھی نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے اور اگر دس دن سے حیض کم آیا ہے
 تو اگر اتنی رات باقی ہو کہ پھرتی سے غسل تو کر لے لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی اللہ
 اکبر نہ کہہ پاوے گی تو بھی صبح کا روزہ واجب ہے اگر اتنی رات تو بھی لیکن غسل نہیں
 کیا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ کی نیت کرنے اور صبح کو نہا لیوے اور جو اس سے ہم کم
 رات ہو یعنی غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ جائز نہیں ہے۔ لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی
 درست نہیں۔ بلکہ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے پھر اسکی قضا رکھے درختا روزہ
 مسئلہ جب خنک سوراخ سے باہر کی کھال میں لکھل آوے تب سے حیض شروع ہو جاتا ہے
 اس کھال سے باہر چاہے نکلے یا نہ نکلے اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے اگر کوئی سوراخ کے

اندر یعنی وغیرہ رکھ لیوے جس سے خون باہر نہ نکلنے پاوے تو جب تک سُورخ کے اندر ہی اندر خوں رہے اور باہر والی رُوئی وغیرہ پر خون کا دھبہ نہ آئے تب تک حیض کا خون نہ لگاوینگے جب خون کا دھبہ باہر والی کھال میں آجائے یا رُوئی وغیرہ کھینچ کر باہر نکال دے تب سے حیض کا حساب ہوگا۔ شامی رحمہ اللہ مسئلہ پاک عورت نے رات کو فرج میں گدڑی رکھ لی تھی جب صبح ہوئی تو اس پر خون کا دھبہ دیکھا تو جو وقت سے دھبہ دیکھا ہے اسی وقت سے حیض کا حکم لگا دینگے۔

استحاضہ کے احکام کا بیان

مسئلہ استحاضہ کا حکم ایسا ہے جیسے کسی کی نکیر ٹھپوٹے اور بند نہ ہو ایسی عورت نماز بھی پڑھے روزہ بھی رکھے قضا نہ کرنی چاہیے اور اس سے محبت کرنا بھی درست ہے۔ عالمگیری نوڈیا:۔ استحاضہ کے احکام بالکل مؤخر کے احکام کی طرح ہیں جو حصہ اول میں بیان ہو چکے ہیں۔

نفاس کا بیان

مسئلہ بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے اسکو نفاس کہتے ہیں زیادہ سے زیادہ نفاس کے چالیس دن ہیں اور کم کی کوئی حد نہیں اگر کسی کو ایک آدھ گھنٹہ کی آکر خون بند ہو جاوے تو وہ بھی نفاس ہے۔ ہم ہر بار یہ مسئلہ اگر بچہ ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آوے تب بھی جینے کے بعد نہانا واجب ہے مسئلہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن ابھی پورا نہیں نکلا اسوقت جو خون آئے وہ بھی نفاس ہے اور اگر آدھے سے کم نکلا تھا اسوقت خون آیا تو وہ استحاضہ ہے اور اگر ہوش و حواس باقی نہ ہوں تو اسوقت بھی نماز پڑھے نہیں تو گنہگار ہوگی نہ ہو سکے تو اشارہ ہی سے پڑھے قضا نہ کرے لیکن اگر نماز پڑھے سے بچہ کے فکاح ہو جائے گا ڈرے نہ نماز نہ پڑھے مسئلہ کسی کا حمل گر گیا تو اگر بچہ کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو گرے

کے بعد جو خون آوے گا وہ بھی نفاس ہے اور اگر بالکل نہیں بنائیں گوشت ہے تو یہ نفاس نہیں پس اگر وہ خون حیض بن سکے تو حیض ہے اور اگر حیض بھی نہ بن سکے شامہ تین دن سے کم آوے یا پاکی کا زمانہ ابھی پورے پندرہ دن نہیں ہوا تو وہ استحاضہ ہے۔ مسئلہ اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اگر پہلے پہل ہی بچہ پیدا ہوا تو چالیس دن نفاس کے ہیں اور جتنا زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے پس چالیس دن کے بعد نہا ڈالے اور نماز پڑھنا شروع کر دے خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے اور اگر یہ پہلا بچہ نہیں بلکہ اس سے پہلے جن ٹکڑی ہے اور اس کی عادت معلوم ہے کہ اتنے دنوں نفاس آتا ہے تو جتنے دن نفاس کی عادت ہو اتنے دن نفاس کے ہیں اور جو اس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے۔ درختار مت ۲۰۹ مسئلہ کسی کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے لیکن تیس دن گزر گئے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی نہ نہاؤے اور اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہو گیا تو یہ سب نفاس ہے اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو فقط تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے اسلئے اب فوراً غسل کر ڈالے اور دس دن کی نمازیں قضا پڑھے شامہ مسئلہ اگر چالیس دن سے پہلے خون نفاس کا بند ہو جائے تو فوراً غسل کر کے نماز پڑھا شروع کرے اور اگر غسل نقصان کرے تو تیمم کر کے نماز شروع کرے ہرگز کوئی نماز قضا نہ ہونے دے۔ شامہ ۲۰۹ ج ۱ مسئلہ نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں بلکہ اسکی قضا رکھنا چاہیے اور روزہ نماز اور صحبت کرنے کے یہاں بھی وہی مسئلے ہیں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ درختار مت ۲۱۰ مسئلہ اگرچہ پیٹنے کے اندر اندر آگے پیچھے دو بچے ہوں تو نفاس کی مدت پہلے بچے سے لی جائیگی مگر دوسرا بچہ دس میں دن یا دو ایک مہینے کے بعد ہوا تو دوسرے بچے سے نفاس کا حلیب نہ کرئیگے۔ درختار مت ۲۱۱

نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان

مسئلہ جو عورت حیض سے ہو یا نفاس سے ہو اور جس پر نہانا واجب ہو اس کو مسجد میں جانا اور کعبہ شریف کا طواف کرنا اور کلام مجید کا پڑھنا اور کلام مجید کا چھونا درست نہیں البتہ اگر کلام مجید جزو دان میں پڑھا ہو یا اسپر کڑیہ وغیرہ کی چوٹی پڑھی ہو اور جلد کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو بلکہ الگ ہو کہ اتارے سے اتر سکے تو اس حال میں قرآن مجید کا چھونا اور اٹھانا درست ہے مسئلہ جس کا وضو نہ ہوا اسکو بھی کلام مجید کا چھونا درست نہیں البتہ زبانی پڑھنا درست ہے مسئلہ جس روپے یا پیسے میں یا طشتی میں یا تعویذ میں یا اور کسی چیز میں قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی ہو اسکو بھی چھونا ان لوگوں کیلئے درست نہیں البتہ اگر کسی تھیلی یا برتن وغیرہ میں رکھے ہوں تو اس تھیلی یا برتن کو چھونا اور اٹھانا درست ہے مسئلہ کرتے کے دامن اور دوپٹے کے آنچل سے بھی قرآن مجید کو پکڑنا اور اٹھانا درست نہیں البتہ اگر بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو جیسے رومال تولیہ وغیرہ اس سے پکڑ کے اٹھانا جائز ہے مسئلہ اگر پوری آیت نہ پڑھے بلکہ آیت کا ذرا سا لفظ یا آدھی آیت پڑھے تو درست ہے لیکن آدھی آیت اتنی بڑی نہ ہو کہ کسی چھوٹی سی آیت کے برابر ہو جائے ہدایہ ص ۱۷۱ شامی ص ۲۱۲ مسئلہ اگر الحمد کی پوری سورت دعا کی نیت سے پڑھے یا اور دعائیں جو قرآن میں آئی ہیں انکی دعا کی نیت سے پڑھے تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے تو درست ہے اس میں کچھ گناہ نہیں ہے جیسے یہ دعا **رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ** اور **يَا دُّعَاءُ بِنَا لَا تُؤْخِجْنَا فَإِنَّ سَيِّئًا أَوْ أَخْطَاْنَا** آنزک سورہ بقرہ کے آخر میں لکھی ہے یا اگر کوئی دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے شامی ص ۲۱۲ مسئلہ دعا قنوت کا پڑھنا بھی درست ہے عائلی ص ۲۱۲ مسئلہ اگر کوئی

عورت لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتی ہو تو ایسی حالت میں ایسے لگوانا درست ہے
اور روال پڑھاتے وقت پوری آیت نہ پڑھے بلکہ ایک ایک دو دو لفظ کے بعد
سانس توڑ دے اور کاٹ کاٹ کر آیت کا روال کہلاوے عالمگیری ص ۲۲ ج ۲
مسئلہ کلمہ اور درود شریف پڑھنا اور خداتعالیٰ کا نام لینا استغفار پڑھنا اور
کوئی وظیفہ پڑھنا جیسے لَا تَحُولُ وَلَا قُوَّةُ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھنا صحیح
نہیں ہے یہ سب درست ہے مسئلہ حیض کے زمانے میں سخت ہے کہ نماز کے وقت وضو
کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرے تاکہ نماز کی نادت نہ چھوٹ
جاوے اور پاک ہونیکے بعد نماز سے جی گھبراوے نہیں۔ عالمگیری ص ۲۳ مسئلہ کسی کو
نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی نہانے نہ پائی تھی کہ حیض آگیا تو اب اس پر نہانا
واجب نہیں بلکہ جب حیض سے پاک ہو تب نہانے ایک ہی غسل دونوں یا اول کی
طہرت ہو جائیگا قاضی خاں ص ۲۳ ج ۱۔

سختی کے پاک ہونیکا بیان

مسئلہ بدن میں یا کپڑے میں مٹی لگ کر سوکھ گئی تو کھرج کر خوب مل ڈالنے سے پاک ہو جائیگا
اور اگر کبھی سوکھی نہ ہو تو فقط دھونے سے پاک ہوگی اگر کسی نے پیشاب کر کے استنہا نہیں
کیا تھا ایسے وقت مٹی نکلی تو وہ ملنے سے پاک نہ ہوگی اسکو دھونا چاہیے۔

نماز کا بیان

مسئلہ کسی کے لڑکا پیدا ہو رہا ہے لیکن ابھی سب نہیں نکلا کچھ باہر نکلا ہے اور کچھ
نہیں نکلا ایسے وقت بھی اگر ہوش دھواس باقی ہوں تو نماز پڑھنا فرض ہو قضا
کر دینا درست نہیں البتہ اگر نماز پڑھنے سے بچہ کی جان کا خوف ہو تو نماز قضا کر دینا
درست ہے اسی طرح دانی جانی کو یہ خوف ہو کہ اگر میں نماز پڑھنے لگوں تو بچہ کو صدمہ
پہنچے گا تو ایسے وقت میں دلی کو بھی نماز کا قضا کر دینا درست ہے لیکن ان سب کو
پھر ملدیا قضا پڑھ لینا چاہیے۔ درمست ص ۲۸۔

جوان ہونی کا بیان

مسئلہ جب کسی لڑکی کو حیض آگیا یا ابھی تک کوئی حیض تو نہیں آیا لیکن اس کے پیٹ پر گھاس یا پیٹ نہیں بھی رہا لیکن خواب میں مرد سے صحبت کرتے دیکھا اور اس سے مزہ آیا اور سنی لکل آئی ان تینوں صورتوں میں وہ جوان ہوگئی روزہ وغیرہ شریعت کے سب احکام اس پر لگادئے جاویں گے اور اگر ان تینوں باتوں سے کوئی بات بھی نہیں پائی گئی لیکن اسکی عمر پورے پندرہ برس کی ہو چکی ہے تب بھی وہ جوان سمجھی جاوے گی اور جو حکم جوان پر لگائے جاتے ہیں اب اس پر لگائے جاویں گے۔ شامی ص ۳۲۷ مسئلہ جوان ہونے کو شریعت میں بالغ ہونا کہتے ہیں نو برس سے پہلے کوئی عورت جوان نہیں ہو سکتی اگر اس کو خون بھی آوے تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے جس کا حکم اوپر بیان ہو چکا ہے

کفنائے کا بیان

مسئلہ اگر حمل گر جاوے تو اگر بچہ کے ہاتھ پاؤں منہ ناک وغیرہ عضو کچھ بنے نہوں تو نہ نہلاوے اور نہ کفناوے کچھ بھی نہ کرے اگر کسی کپڑے میں لپیٹ کر ایک گرہا کھود کر گاڑ دے اور اگر اس بچہ کے کچھ عضو بن گئے ہیں تو اس کا وہی حکم ہے جو مردہ بچہ پیدا ہونے کا ہے یعنی نام رکھا جاوے اور نہلا یا جاوے لیکن قاعدہ کے موافق کفن نہ دیا جاوے نہ نماز پڑھی جاوے بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔ مسئلہ لڑکے کا فقط سر نکلا اس وقت وہ زندہ تھا چھوڑ گیا تو اس کا وہی حکم ہے جو مردہ پیدا ہونے کا حکم ہے البتہ اگر زیادہ حصہ نکل آیا اس کے بعد مرنا تو ایسا سمجھیں گے کہ زندہ پیدا ہوا اگر سر کی طرف سے پیدا ہوا ہو تو سینے تک نکلنے سے سمجھیں گے کہ زیادہ حصہ نکل آیا اور اگر اٹھا پیدا ہوا تو ناک تک نکلنا چاہیے۔ شامی ص ۹۲

دوسرا حصہ ختم ہوا

حصہ سویم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزے کا بیان !

حدیث شریف میں آیا ہے کہ روزے کا بڑا ثواب ہے اور اللہ کے نزدیک روزے دار کا بڑا رتبہ ہے بنی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس نے رمضان کے روزے محض اللہ تعالیٰ کے واسطے ثواب سمجھ کر رکھے تو اس کے سب اگلے گناہ بخش دیئے جاویں گے اور بنی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ روزے دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک متک سے بھی زیادہ پیاری ہے قیامت کے دن روزے کا بڑا ثواب ملے گا۔ درحقیقت ہے کہ روزے داروں کے واسطے قیامت کے دن عرش کے نئے دسترخوان چما جاوے گا وہ لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھاویں گے کہ یہ لوگ کیسے ہیں کہ کھانا کھائی رہے ہیں اور ہم ابھی حساب میں پھنسے ہوئے ہیں۔

ان کو جواب ملے گا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے۔ یہ روزہ بھی دین اسلام کا بڑا رکن ہے جو کوئی رمضان کے روزے نہ رکھے گا بڑا گناہ ہو گا اور اس کا دین کمزور ہو جاوے گا۔ (مسکوٰۃ ص ۱۷۲)

مسئلہ رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو بخنوں اور نابالغ نہ ہوں فرض ہیں جب تک کوئی عذر نہ ہو۔ روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے اور اگر کوئی روزہ کا نیت کرے تو نذر کر لینے سے روزہ فرض ہو جاتا ہے اور قضا و کفارہ کے لئے بھی فرض ہیں اور اس کے سوا اور روزے نفل ہیں۔ رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں۔ اقلبتہ عید اور بقرعید کے دن سے تین دن بعد تک

روزہ رکھنا حرام ہے (شرح وقایہ ص ۲۰۴ و شامی ص ۱۲۹ و عالمگیری ص ۱۱۵) مسئلہ جب سے فجر کی نماز کا وقت آتا ہے اُس وقت سے بیکر سورج ڈوبنے تک روزہ کی نیت سے سب کچھ کھانا اور پینا چھوڑ دینا اور مرد سے ہم بستر نہ ہونا شرع میں سکو روزہ کہتے ہیں۔ عالمگیری ص ۱۲۵ ج ۱ مسئلہ زبان سے نیت کرنا اور کچھ کھانا ضروری نہیں ہے بلکہ جب ولس یہ دھیان ہے کہ آج میرا روزہ ہے اور دن بھر کچھ نہ کھایا جائیگا اور نہ پیا نہ ہم بستر کی تو اس کا روزہ ہو گیا اور اگر کوئی زبان سے بھی یہ کہے کہ یا اللہ میں کل نیز ابد روزہ رکھوں گی یا عمری میں یہ اہدے بضموم غلبہ نیت تو بھی کچھ حرج نہیں ہے بلکہ یہ بھی بہتر ہے۔ عالمگیری ص ۱۲۶ ج ۱ و ص ۱۲۹ ج ۱ مسئلہ اگر کسی نے دن بھر نہ تو کچھ کھانا نہ پینا صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہی لیکن دل میں روزہ کا ارادہ نہ تھا بلکہ بھوک نہیں لگی یا اور وجہ سے کچھ کھانے پینے کی نوبت نہیں آئی تو اس کا روزہ نہیں ہوا اگر دل میں روزہ کا ارادہ کر لیتی تو روزہ ہو جاتا۔ عالمگیری ص ۱۲۶ ج ۱۔

مسئلہ شروع میں روزہ کا وقت صبح سے شروع ہوتا ہے اسلئے صبح جب تک نہ ہو کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے۔ بعض عورتیں کچھلے کو سحری کھا کر نیت کی دُعا پڑھ کر لیٹ رہتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ اب نیت کر لیئے تے بعد کچھ کھانا پینا نہ چاہیئے۔ یہ خیال غلط ہے جن تک صبح نہ ہو برابر کھاتی پیتی رہے چاہے نیت کر چکی ہو یا ابھی نہ کی ہو

عالمگیری ص ۱۲۵ ج ۱ و شامی ص ۱۲۹ ج ۱

رمضان شریف کے روزے کا بیان

مسئلہ رمضان شریف کے روزے کی اگر رات سے نیت کر لے تو بھی فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا مگر صبح ہوئی تب بھی یہ خیال رہا کہ میں صبح کا روزہ نہ رکھوں گی پھر دینا چڑھے خیال آئے کہ فرض چھوڑ دینا بڑی بات ہے اسلئے اب روزہ کی نیت کر لی تب بھی روزہ ہو گیا اور کچھ کھانی پینی تو اب نیت نہیں کر سکتی رشتہ

مسئلہ اگر کچھ کھایا نہ ہو تو دن کو ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے رمضان کے روزے کی نیت کر لینا درست ہے مسئلہ رمضان شریف کے روزے میں ایس اتنی ہی نیت سے رمضان کا روزہ ادا ہو جائیگا۔ اگر نیت کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے ایس اتنی ہی نیت سے رمضان کا روزہ ادا ہو جائیگا۔ اگر نیت میں خاص یہ بات نہ آئی ہو کہ رمضان کا روزہ ہے یا فرض روزہ ہے تب بھی روزہ ہوگا شامی ص ۱۳۵ ج ۱۔ مسئلہ رمضان کے مہینے میں اگر کسی نے یہ قیت کی کہ میں کل نفل کا روزہ رکھوں گی بلکہ اس روزہ کی پھر کبھی قضا رکھ لوئی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوگا نفل کا نہیں ہوا۔ عالمگیری ص ۱۲۵ ج ۱۔ مسئلہ کچھ رمضان کا روزہ قضا ہو گیا تھا اور پورا سال گزر گیا اب تک اسکی قضا نہیں کی پھر جب رمضان کا مہینہ آ گیا تو اسی قضا کی نیت روزہ رکھا تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوگا اور قضا کا روزہ رمضان کے بعد رکھے شامی ص ۱۸۲ ج ۱۔ مسئلہ کسی نے نذر دانی تھی کہ اگر میرا ظالم کام ہو جائے تو میں اللہ تعالیٰ کے دو روزے یا ایک روزہ رکھوں گی پھر جب رمضان آیا تو اس نے اسی نذر کے روزے رکھنے کی نیت کی رمضان کے روزے کی نہیں کی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا نذر کا روزہ ادا نہیں ہوا نذر کے روزے : رمضان کے بعد پھر رکھے سب کا خلاصہ یہ ہو کہ رمضان کے مہینے میں جب کسی روزے کی نیت کر دے تو رمضان ہی کا روزہ ہوگا کوئی اور روزہ صحیح نہ ہوگا۔ شامی ص ۱۸۲ ج ۱۔ مسئلہ شعبان کی انیسویں تاریخ کو اگر رمضان شریف کا چاند نفل آدھے تو صبح کو روزہ رکھو اور اگر نہ لکھے یا آسمان پر بار ہو اور چاند نہ دکھائی دے تو صبح کو روزہ رکھو۔ حدیث شریف میں اسکی ممانعت آئی ہے بلکہ شعبان کے تیس دن پوسے کر کے رمضان شریف کے روزے شروع کر دے۔ ہدایہ ص ۱۸۲ ج ۱۔ مسئلہ انیسویں تاریخ کا بار کی وجہ سے رمضان شریف کا چاند نہیں دکھائی دیا تو صبح کو نفل روزہ بھی نہ رکھو ہاں اگر ایسا اتفاق پڑا کہ ہمیشہ پیر اور جمعرات یا کسی اور مقررہ دن کا روزہ رکھا کرتی تھی اور کل وہی دن ہے تو نفل کی نیت سے صبح کو روزہ رکھ لینا بہتر ہے۔ پھر اگر کہیں سے چاند کی خبر آگئی تو اسی نفل روزے سے رمضان کا فرض ادا ہو گیا اب قضا رکھے ہدایہ ص ۱۸۲ ج ۱۔

مسئلہ۔ بدلی کی وجہ سے انیتسویں کا چاند نہیں دکھائی دیا تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک نہ کھاؤ پیو۔ اگر کہیں سے خیر آجائے تو اب روزے کی نیت کر لو اور اگر خبر نہ آئے تو کھاؤ پیو۔ ہدایہ ص ۱۹۵ ج ۱ مسئلہ۔ انیتسویں تاریخ کو چاند نہیں ہوا تو یہ خیال نہ کرو کہ کل کا دن رمضان کا تو ہے نہیں لاؤ میرے ذمہ جو بار سال کا ایک روزہ قضا ہو اس کی قضا ہی رکھ لوں یا کوئی سندرمانی تھی اس کا روزہ رکھ لوں اس دن قضا کا روزہ اور کفارہ کا روزہ اور نذر کا روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے۔ کوئی روزہ اور نہ رکھنا چاہیے۔ اگر قضا یا نذر کا روزہ رکھ دیا تو پھر کہیں سے چاند کی خبر آگئی تو بھی رمضان کا روزہ ادا ہو گیا قضا اور نذر کا روزہ پھر سے رکھے اور اگر خیر نہیں آئی ہے تو جس روزہ کی نیت کی تھی وہی ادا ہو گیا۔ شامی بیج ۱ ص ۱۴۱ ج ۱۔

چاند دیکھنے کا بیان

اگر آسمان پر بادل ہے یا غبار ہے اس وجہ سے رمضان کا چاند نظر نہیں آتا۔ لیکن دیندار پر ہیزگار۔ بچے آدمی نے اگر گواہی دی کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے تو چاند کا ثبوت ہو گیا چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ ہدایہ ص ۱۹۵ ج ۱ مسئلہ۔ اگر بدلی کی وجہ سے عید کا چاند نہ دکھائی دیا تو ایک شخص کی گواہی کا اعتبار نہیں ہے چاہے جتنا معتبر آدمی ہو بلکہ جب دو معتبر اور پرہیزگار مرد یا ایک دیندار مرد اور دو دیندار عورتیں اپنے چاند دیکھنے کی گواہی دیں تب چاند کا ثبوت ہو گا اور اگر چار عورتیں گواہی دیں تو بھی قبول نہیں کی جاسکتی۔ ہدایہ ص ۱۹۵ ج ۱۔ مسئلہ۔ جو آدمی دین کا پابند نہیں برابر گناہ کرتا رہتا ہے مثلاً روزہ نہیں رکھتا نماز نہیں پڑھتا۔ یا جھوٹ بولا کرتا ہے یا اور کوئی گناہ کرتا ہے شریعت کی پابندی نہیں کرتا تو شرح میں اس کی بات کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ چاہے جتنی قسمیں کھا کر بیان کرے بلکہ اگر دو تین آدمی ہوں ان کا بھی اعتبار نہیں۔ بحر الرائق ص ۱۶۶ ج ۱۔ مسئلہ۔ یہ جو مشہور ہے کہ جس دن رجب کی چوتھی ہو اس دن

رمضان کی پہلی ہوتی ہے شریعت میں اسکا بھی کچھ اعتبار نہیں ہے اگر چاند نہ ہو تو روزہ
 نہ رکھنا چاہیئے۔ درمختار ص ۱۲۸ ج ۱ مسئلہ۔ چاند دیکھ کر یہ کہنا کہ چاند بہت بڑا ہے
 کل کا معلوم ہوتا ہے بُری بات ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ قیامت کی نشانی ہے
 جب قیامت قریب ہوگی تو لوگ ایسا کرینگے۔ خلاصہ یہ کہ چاند کے بڑے چھوٹے ہونے کا
 بھی کچھ اعتبار نہ کرو نہ ہندوؤں کی اس بات کو کہ آج دوح ہے آج ضرور چاند ہے
 شریعت نے یہ سب باتیں و اہیات اور خرافات قرار دی ہیں مسئلہ اگر آسمان بالکل
 صاف ہو تو چار آدمیوں کے کہنے اور گواہی دینے سے چاند ثابت نہ ہوگا چاہے رمضان
 کا چاند ہو چاہے عید کا البتہ اگر اتنی کثرت سے لوگ اپنا چاند دیکھنا بیان کر یہ کہ کل
 گواہی دینے لگے تو یہ سب کے سب بات بنا کر نہیں آئے ہیں اور اتنے لوگوں کا جھوٹا
 ہونا کسی طرح بھی نہیں ہو سکتا تب چاند ثابت ہوگا۔ ہدایہ ص ۱۹۸ ج ۱۔ مسئلہ شہر
 میں یہ خبر مشہور ہے کہ کل چاند ہوا اور بہت لوگوں نے دیکھا لیکن بہت ڈھونڈا تلاش
 کیا پھر بھی کوئی آدمی نہیں ملتا جس نے خود چاند دیکھا ہو تو ایسے اعلان و خبر کا کچھ
 اعتبار نہیں ہے۔ شامی ص ۲۵۰ ج ۱ مسئلہ کسی نے رمضان شریف کا چاند اکیلے دیکھا
 سوائے اسکے شہر میں کسی نے نہیں دیکھا۔ لیکن یہ شرح کی پابند نہیں ہے تو اس کی گواہی
 سے شہر والے تو روزہ نہ رکھیں لیکن یہ خود روزہ رکھے اور اگر اس اکیلی دیکھنے والی نے
 تیس روزے پورے کر لئے لیکن عید کا چاند کھائی نہیں دیا تو اکتیسواں روزہ بھی رکھے۔
 اور شہر والوں کے ساتھ عید کرے۔ ہدایہ ص ۱۹۷ ج ۱۔ مسئلہ۔ اگر کسی نے عید کا چاند
 اکیلے دیکھا اسلئے اس کی گواہی کا شریعت نے اعتبار نہیں کیا تو دیکھنے والے آدمی کو بھی
 عید کرنا درست نہیں ہے بیچ کو روزہ رکھ لے اور اپنے چاند دیکھنے کا اعتبار نہ کرے
 روزہ نہ توڑے۔ عالمگیری ص ۱۱۱

قضا و فرائے کا بیان

مسئلہ جو روزے کسی وجہ سے جاتے رہے ہوں رمضان کے بعد جہاں تک جلدی ہو سکے انکی قضا رکھ لے دینہ کرے بے وجہ قضا رکھنے میں دیر لگانا گناہ ہے۔ ہدایہ ص ۲۰۳ ج ۱ مسئلہ روزے کی قضا میں دن تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا کہ فلاں تاریخ کے روزے کی قضا رکھتی ہوں، یہ ضروری نہیں ہے بلکہ جتنے روزے قضا ہوں اتنے ہی روزے رکھ لینا چاہئیں البتہ دو رمضان کے کچھ روزے قضا ہو گئے اسلئے دونوں سالوں کے روزوں کی قضا رکھنا ہے تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے۔ یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتی ہوں۔ درمختار ص ۱۱۷ وص ۱ ج ۱ مسئلہ قضا روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوتی بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا قضا کا روزہ پھر سے رکھے۔ ہدایہ ص ۱۹۵ ج ۱۔ مسئلہ جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں ان سب کو چاہے ایک دم رکھے یا تھوڑے تھوڑے کر کے رکھے دونوں باتیں درست ہیں۔ ص ۱۲۰ ج ۱ ہدایہ مسئلہ اگر رمضان کے روزے ابھی قضا نہیں رکھے اور دوسرے رمضان آگیا تو خیراب رمضان کے اداروزے رکھے اور عید کے بعد قضا رکھے۔ لیکن اتنی دیر کرنا بیاریات ہے۔ مسئلہ رمضان کے مہینے میں دن کو بے ہوش ہو گئی اور تین دن تک برابر بے ہوش رہی تو فقط وہ دن کے روزے قضا رکھے جس دن بے ہوش ہوئی ہے اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے کیونکہ اس دن کا روزہ بوجہ نیت کے درست ہو گیا۔ ہاں اگر اس دن روزے سے نہ تھی یا اس دن حلق سے کوئی چیز اتر گئی تو اس دن کی قضا بھی واجب ہے ہدایہ ص ۱۲۰ ج ۱۔ مسئلہ اور اگر رات کو بے ہوش ہوئی ہو تب بھی جس رات کو بے ہوش ہوئی اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے باقی اور جتنے دن بے ہوش رہی سب کی قضا واجب

ہے ہاں اگر اس رات کو صبح کا روزہ رکھنے کی نیت نہ تھی یا صبح کو کوئی دوا حلق میں
 ڈالی گئی تو اس دن کا روزہ بھی قضا رکھے۔ ہدایہ ص ۲۷۶ ج ۱۔ مسئلہ اگر سارے
 رمضان بھرے ہوش رہے تب بھی قضا رکھنا چاہیے یہ نہ سمجھے کہ سب روزے
 معاف ہو گئے۔ البتہ اگر جنون ہو گیا اور پورے رمضان بھر سڑن دیوانی رہی تو اگر
 رمضان کے کسی روزے کی قضا واجب نہیں اور اگر رمضان شریف کے مہینے میں
 کسی دن جنون جانا مارا اور عقل ٹھکانے ہو گئی تو اب سے روزے رکھنا شروع کرے
 اور جتنے روز جنون میں گئے ان کی بھی قضا رکھے۔ ہدایہ ص ۲۷۶ ج ۱۔

نذر کے روزے کا بیان

مسئلہ جب کوئی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہے اگر پورا نہ کرے گی تو گنہگار
 ہوگی۔ شامی ص ۱۱۱ ج ۱۔ مسئلہ نذر دو طرح کا ہے ایک تو یہ کہ دن تاریخ مقرر
 کر کے نذر مانی کہ یا اللہ اگر آج فلاں کام ہو جائے تو کل ہی تیرا روزہ رکھوں گی
 یا یوں کہا کہ یا اللہ میری فلاں مراد پوری ہو جاوے تو پر سوں جمعہ کے دن روزہ
 رکھوں گی ایسی نذر میں اگر رات سے روزے کی نیت کرے تو بھی درست ہے اور
 اگر رات سے روزے کی نیت نہ کی تو دو پہر سے ایک گھنٹہ پہلے نیت کر لے
 بھی درست ہے نذر ادا ہو جاوے گی۔ مراقی الفلاح ص ۲۵۷ و ص ۱۲۵ ج ۲۔
 مسئلہ۔ جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی اور جب جمعہ آیا تو بس اتنی نیت
 کر لی کہ آج میرا روزہ ہے۔ یہ بقرہ نہیں کیا کہ یہ نذر کا روزہ ہے یا یہ کہ نفل کی نیت
 کر لی تب بھی نذر کا روزہ ادا ہو گیا البتہ اس جمعہ کو اگر قضا روزہ رکھ لیا اور نذر
 کا روزہ رکھنا یاد نہ آیا یا یاد تو تھا مگر قصداً قضا کا تو نذر کا روزہ ادا نہ ہو گا بلکہ قضا
 کا روزہ ہو جاوے گا۔ نذر کا روزہ پھر رکھے۔ م ۲۵۲ مسئلہ۔ اور دوسری یہ ہے
 کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر نہیں مانی بس اتنا ہی کہا کہ یا اللہ کہ اگر میرا فلاں کام

ہو جائے تو ایک روزہ رکھو گی ایسی نذر میں رات سے نیت کرنا شرط ہے اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی نذر کا روزہ نہیں ہوا بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا۔ م ۲۲۵

نفل روزے کا بیان

مسئلہ نفل روزے کی نیت اگر مقرر کر کے کرے کہ میں نفل کا روزہ رکھتی ہوں تو بھی صحیح ہے اور اگر فقط اتنی نیت کرے کہ میں روزہ رکھتی ہوں تب بھی صحیح ہے۔ مسئلہ۔ دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک نفل روزہ کی نیت کر لینا درست ہے تو اگر دس بجے دن تک مثلاً روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا۔ لیکن ابھی تک کچھ کھایا یا نہ تھا پھر جی میں آیا اور روزہ رکھ لیا تو بھی درست ہے۔ ہدایہ ص ۱۹۵ ج ۱۔

مسئلہ۔ رمضان شریف کے مہینے کے سوا جس دن چاہے نفل کا روزہ رکھے۔ جتنے زیادہ رکھے گی زیادہ ثواب پاوے گی البتہ عید کے دن اور بقر عید کے دسویں گناہوں کا روزہ اور تیرہویں سال بھر میں پانچ روزے رکھنے حرام ہیں اس کے سوا سب روزے درست ہیں۔ م ۲۵۵۔ مسئلہ۔ اگر کوئی شخص عید کے دن روزہ رکھنے کی نیت مانے تب بھی اس دن کا روزہ درست نہیں اس کے بدلے کسی اور دن کو لے لے۔ ہدایہ ص ۲۱۱ ج ۱۔ مسئلہ۔ اگر کسی نے نیت مانی کہ میں پورے سال روزے رکھو گی اس میں بھی کسی دن کا روزہ بھی نہ چھوڑوں گی تب بھی یہ پانچ روزے نہ رکھے باقی سب رکھ لیوے۔ پھر ان پانچ روزوں کی قضا رکھ لیوے۔ ہدایہ ص ۲۱۱ ج ۱۔

مسئلہ نفل کا روزہ نیت کرنے سے واجب ہو جاتا ہے۔ سو اگر صبح کو یہ نیت کی کہ آج میرا روزہ ہے پھر اس کے بعد توڑ دیا تو ثواب کی قضا رکھے۔ ہدایہ ص ۲۱۱ ج ۱۔

مسئلہ کسی نے رات کو ارادہ کیا کہ میں کل روزہ رکھو گی لیکن پھر صبح ہونے سے پہلے ارادہ بدل گیا اور روزہ نہیں رکھا تو قضا واجب نہیں۔ عالمگیری ص ۱۲۶ ج ۱۔

مسئلہ بے شوہر کی اجازت کے نفل روزہ رکھنا درست نہیں اگر بے اسکی اجازت روزہ

رکھ لیا تو اس کے توڑ ڈالنا درست ہے۔ پھر حجب وہ کہے تب اس کی قضا رکھے۔

عالمگیری ص ۱۹۶ ج ۱۔ مسئلہ کسی کے گھر مہمان کی یا کسی نے دعوت کر دی اور کھانا نہ کھانے سے اس کا جی بڑا ہوگا اور دل شکنی ہوگی تو اس خاطر سے نفل روزہ توڑ دینا

درست ہے اور مہمان کی خاطر سے گھر والی کو بھی توڑ دینا درست ہے۔ عالمگیری ص ۱۹۶ ج ۱

مسئلہ کسی نے عید کے دن نفل روزہ رکھ لیا اور نیت کر لی تب بھی توڑے اور اس کی قضا رکھنی واجب نہیں۔ عالمگیری ص ۱۹۶ ج ۱ ہدایہ ص ۲۱۔

مسئلہ محرم کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ روزہ رکھے اسکے گزرے ہوئے ایک سال کے گناہ خدائے تعالیٰ

معاف فرماتے ہیں۔ ہدایہ ص ۲۵

مسئلہ اسی طرح بقرہ عید کی نویں تاریخ کا روزہ رکھنے کا بھی بڑا ثواب ہے اس سے ایک سال کے اگلے گناہ اور ایک سال کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور

اگر شروع چار سے نویں تک رکھے تو بہت بڑا بہتر ہے۔ عالمگیری ص ۱۹۶

مسئلہ ۱۲ شب برات کی پندرھویں اور عید کے چھ دن نفل روزے رکھنے کا بھی اور نفلوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ اگر ہر پہنچنے پر چودھویں پندرھویں تین روزے رکھ لیا کرے

تو گویا اس نے سال بھر روزے رکھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تین روزے رکھا کرتے تھے۔ ایسے ہی ہر دو شبہ و جمعرات کے دن بھی روزہ رکھا کرتے تھے۔ اگر

کوئی ہمت کرے تو ان کا بھی ثواب بہت ہے۔ مشکوٰۃ شریف۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے
ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے ان کا بیان

مسئلہ۔ اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھائے یا پی لے یا بھولے سے خاوند سے
ہم بستر ہو جاوے تو اس کا روزہ نہیں گیا۔ اگر بھول کر پیٹ بھر کے کھاپی لیو۔
تب بھی نہیں ٹوٹتا اگر بھول کر کئی بار کھاپی لیا تب بھی روزہ نہیں گیا۔ ہدایہ ص ۱۹۹
مسئلہ۔ ایک شخص کو بھول کر کھانے پینے دیکھا تو اگر وہ اس قدر طاقتور ہے
کہ روزہ سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلادینا واجب ہے اور اگر کوئی
ناطاقت ہو کہ روزہ سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد نہ دلاوے کھانے دلوے۔
مسئلہ۔ دن کو سو گئی اور ایسا خواب دیکھا جس سے نہانے کی ضرورت ہو گئی
تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ ہدایہ مسئلہ۔ دن کو سرمہ لگانا۔ تیل لگانا۔ خوشبو منگھنا
درست ہے اس سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا۔ چاہے جس وقت ہو۔ بلکہ اگر
سرمہ لگانے کے بعد تھوک یا رنچھ میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے تو بھی روزہ نہیں
گیا نہ مکروہ ہوا۔ شامی ص ۱۵۱ ج ۱۔ مسئلہ۔ مرد عورت کا ساتھ لیٹنا۔ ہاتھ لگانا
پیار کرنا سب درست ہے۔ لیکن جوانی کا اتنا جوش ہو کہ ان باتوں سے صحبت کا ڈر ہو
تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔ مشکوٰۃ مسئلہ۔ حلق کے اندر ٹکھی چلی گئی یا آپ ہی آپ
دھواں چلا گیا اگر دو خبر چلا گیا تو روزہ نہیں گیا۔ البتہ اگر قصداً ایسا کیا تو روزہ
جاتا رہا۔ شامی ص ۱۵۱ ج ۲۔ مسئلہ۔ زبان وغیرہ کوئی دھونی سلگائی پھر اس کو
اپنے پاس رکھ کر سو نگھائی۔ تو روزہ جاتا رہا۔ اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ جاتا
رہتا ہے۔ البتہ اس دھوئیں کے سوا عطر۔ کیوڑہ۔ گلاب۔ پھول وغیرہ اور خوشبو
سو نگھنا جس میں دھواں نہ ہو درست ہے۔ (شامی)

مسئلہ۔ دانتوں میں گوشت کا ریشہ اٹکا ہوا تھا۔ یا ڈلی کا ٹکڑا وغیرہ کوئی اور چیز تھی اس کو نکال کر کھا گئی۔ لیکن منہ سے باہر نہیں نکالا۔ آپ ہی آپ حلق میں چٹائی گئی تو دیکھو اگر چنے سے کم ہے تب روزہ نہیں گیا اور اگر چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو جاتا رہا۔ اگر منہ سے باہر نکال لیا تھا پھر اس کے بعد نگل گئی تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔ چاہے وہ چنے کے برابر یا اس سے بھی کم ہو۔

دو دن کا ایک ہی جیسا حکم ہے۔ درمختار ۱۹

مسئلہ۔ اگر پان کھا کر خوب کئی غرغره کرنے کے بعد صاف کر لیا جائے لیکن منہ میں تھوک کی سرخی نہیں گئی تو اس کا کچھ حرج نہیں روزہ ہو گیا۔

مسئلہ۔ تھوک نکلنے سے روزہ نہیں جانا، چاہے جتنا ہو۔ درمختار

مسئلہ۔ رات کو نہانے کی ضرورت ہوئی مگر غسل نہیں کیا دنا کو نہائی تب بھی روزہ ہو گیا۔ بلکہ اگر دن بھر نہ نہا دے تب بھی روزہ نہیں جاتا۔ البتہ گناہ ضرور ہے۔ **مسئلہ**۔ ناک کو اتنی زور سے سٹوک لیا کہ حلق میں چٹائی گئی۔ تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ اسی طرح منہ کی رال سٹوک کر نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا۔ **مسئلہ**۔ منہ میں پان دبا کر سو گئی اور صبح ہو جانے کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ نہیں ہوا۔ قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ۔ کئی کرتے وقت حلق میں پانی پلا گیا اور روزہ یاد تو تھا روزہ جاتا رہا قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔ شامی ۱۱۱

مسئلہ۔ آپ ہی آپ قے ہو گئی تو روزہ نہیں گیا، چاہے تھوڑی سی قے ہو۔ یا زیادہ، البتہ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور پھر منہ قے ہوئی تو روزہ جاتا رہا۔ اور اگر اس سے تھوڑی ہو تو خود کرنے سے بھی نہیں گیا۔ ہدایہ۔

مسئلہ۔ تھوڑی سے قے آئی۔ پھر آپ ہی آپ حلق میں ٹوٹ گئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ البتہ اگر قصداً ٹوٹا یعنی تو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ۔ کسی نے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا وغیرہ کوئی ایسی چیز کھالی جس کو نہیں کھایا کرتے اور نہ اس کو کوئی بطور دوا کے کھاتا ہے تو اس کا روزہ جاتا رہا اس پر کفارہ واجب نہیں۔ اگر ایسی چیز کھائی یا پی جس کو لوگ کھایا کرتے ہیں یا کوئی ایسی چیز پیہ کہ یوں تو نہیں کھاتے۔ لیکن بطور دوا کے ضرورت کے دقت کھاتے ہیں تو بھی روزہ جاتا رہا اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔ ہدایہ ص ۴۱ ج ۱۔

مسئلہ۔ دن کو سو گئی اور ایسا خواب دیکھا جس سے نہانے کی ضرورت ہو گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ۔ مرد اور عورت کا ساتھ لینا یا تھ لگانا پیار کرنا سب درست ہے لیکن اگر جوانی کا اتنا جوش ہو کہ ان باتوں سے صحبت کرنے کا ڈر ہو تو ایسا نہ کرنا چاہیے۔ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ رات کو نہانے کی ضرورت ہو گئی مگر غسل نہیں کیا۔ دن کو نہانے کا وقت نہیں ملا۔ اور دن کو نہائی تب بھی روزہ ہو گیا بلکہ اگر دن بھر نہ نہا دے تب بھی روزہ نہیں جاتا البتہ اس کا گناہ الگ ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر مرد سے ہم بستر ہوئی تب روزہ جاتا رہا اس کی قضا بھی رکھے اور کفارہ بھی دیوے۔ جب مرد کے مقام کی سپاری اندر چلی گئی تو روزہ ٹوٹ گیا اور کفارہ و قضا واجب ہو گئے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔

مسئلہ۔ اگر مرد نے پافانہ کی جگہ اپنا عضو کر دیا اور سپاری اندر چلی گئی تب بھی عورت مرد دونوں کا روزہ جاتا رہا۔ قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ۔ روزے میں پیشاب کی جگہ دوا رکھنا یا تیل وغیرہ کوئی چیز ڈالنا درست نہیں۔ اگر کسی نے دوا رکھ لی تو روزہ جاتا رہا۔ قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں۔ **مسئلہ**۔ کسی ضرورت سے دانی نے پیشاب کی جگہ انگلی ڈالی یا خود اس نے اپنی انگلی ڈالی۔ پھر ساری انگلی یا تھوڑی انگلی نکالنے کے بعد پھر کر دی تو روزہ جاتا رہا۔

لیکن کفارہ واجب نہیں اور اگر نکالنے کے بعد پھر نہیں کی تو روزہ نہیں گویا۔
اگر پہلے ہی سے پانی وغیرہ کسی چیز میں انگلی بھگی ہوئی ہو تو اول ہی دفعہ کرنے سے
روزہ جاتا رہا۔

مسئلہ - کوئی عورت غافل سو رہی تھی یا بے ہوش پڑی تھی اس سے کسی نے
صحبت کی تو روزہ جاتا رہا۔ قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں اور مرد پر کفارہ
بھی واجب ہے۔

مسئلہ - روزے کے توڑنے سے کفارہ جب ہی لازم آتا ہے جبکہ رمضان شریف
میں روزہ توڑ ڈالے اور رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے
کفارہ واجب نہیں ہوتا چاہے جس طرح توڑے اگرچہ وہ روزہ رمضان کی قضا
ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ اگر اس روزے کی نیت رات سے نہ کی ہو یا روزہ توڑنے کے
بعد اسی دن حیض آگیا ہو تو اس کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا ہدایہ ص ۲۸۱
مسئلہ - کسی نے روزہ میں ناس لیا یا کان میں تیل ڈالا یا جلاب میں عمل کیا
اور پینے کی دوا نہیں پی، تب بھی روزہ جاتا رہا۔ لیکن صرف قضا واجب ہے۔ اور
کفارہ واجب نہیں اور اگر کان میں پانی ڈالا تو روزہ نہیں گیا۔ ہدایہ ص ۲۸۱
مسئلہ - روزے میں پیشاب کی جگہ کوئی دوار کھنیا یا تیل وغیرہ کوئی چیز ڈالنا
درست نہیں اگر کسی نے دوار کھلی تو روزہ جاتا رہا۔ قضا واجب ہے اور کفارہ
واجب نہیں۔

مسئلہ - منہ سے خون نکلنا ہے اس کو خٹوک کے ساتھ نکل گئی تو روزہ ٹوٹ گیا
البتہ اگر خون خٹوک سے کم ہو اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا (در مختار)
مسئلہ - اگر زبان سے کوئی چیز جھک کر خٹوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ لیکن بے نیت
ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر کسی کا شوہر یا مزاج ہو اور یہ دیکھ کہ سالن میں نمک
پانی درست نہ ہوا تو ناک میں دم کر دے گا اسکو نمک چھو لینا درست ہے اور مکروہ

نہیں (دعا لکھیری)

مسئلہ - (۱) بچے منہ سے چبا کر چھوڑے ہوئے کو کونسا چیز کھانا مکروہ ہے۔ البتہ اگر اس کی ضرورت پڑے اور مجبوری و ناچار کا ہو جائے تو مکروہ نہیں۔

مسئلہ - کوئی کھانا چار دانت یا تین دانت یا پانچ دانت مکروہ ہے اور اگر اس میں سے کچھ صلیق میں اُتر جائے تو روزہ جلا رہے گا اور مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے۔ چاہے مسوکی مسواک پودا تازی اسی وقت کی توڑی ہوئی اگر نیم کی مسواک ہے اور اس کا ٹوڑا اپن منہ میں معلوم ہوتا ہے تب بھی روزہ مکروہ نہیں ہوا۔ (دعا لکھیری ص ۱۲۸ ج ۱)

مسئلہ - اگر کسی نے کچھ کھانی لیا اور یوں سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اسو بہر سے پھر قصداً کچھ کھالیا تو اب روزہ جاتا رہا فقط قضاء واجب ہے کفارہ واجب نہیں (دعا لکھیری)

مسئلہ - اگر کسی کو قے ہوئی اور وہ سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس گمان پر پھر قصداً کھالیا اور روزہ توڑ دیا تو بھی قضاء واجب نہیں۔ (دعا لکھیری)

مسئلہ - اگر شرمہ لگایا یا فصدی یا قیل ڈالا پھر سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر قصداً کھانی لیا تو پھر قضاء کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ - رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ اتفاقاً ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ بارہ دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ - کسی نے رمضان میں روزہ کی نیت ہی نہیں کی اس نے کھانا پیتی رہی اس پر کفارہ واجب نہیں کفارہ جب ہے کہ نیت کر کے توڑ دے۔

سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان

مسئلہ۔ سحری کھانے سنت ہے اور اگر بخوش نہ ہو اور کھانا نہ کھائے
تو کم از کم بدین چھوڑ دے ہی کھانی لیوے یا اگر کوئی چیز تھوڑی بہت کھا
لیوے اور کچھ نہیں تو بھلا اسلانی تپانی لیوے۔ (محرر المآثر)

مسئلہ۔ سحری کے لئے کھانا اگر ایک آدمی پال کھالیا تو بھی
سحری کھانے کا ثواب مل گیا۔

مسئلہ۔ سحری میں جہاں تک ہو سکے وہ کب کے کھانا بہتر ہے لیکن مٹی وغیرہ
کوئے کہ بیج بونے لگے اور روزہ میں شیعہ پیر ہوا ہے (مشکوٰۃ)

مسئلہ۔ اگر سحری بڑی جلدی کھائی نہ کر اس کے بعد پان میلہ کو پائے پانی
دیر تک کھانی جیتی رہی۔ جب بیج بونے میں تھوڑی دیر رہ گئی تب بھی کھانی
تب بخیر دیر کر کے کھانے کا ثواب مل گیا اور اس کا بھی وہی حکم ہے جو دیر
کر کے کھانے کا حکم ہے۔

مسئلہ۔ اگر رات کو سحری کھانے کیلئے آنکھ نہ کھلی بسبب سوئے تو پھر سحری
کھائے بیج کا روزہ رکھو۔ سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا بھی اگر مٹی کی
یا پانی سے اور بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ۔ جب تک بیج نہ ہو اور فجر کا وقت نہ آوے جس کو بیان کیا گذر
کے وقتوں میں گذر چکا ہے تب تک سحری کھانا درست ہے بعد میں نہیں بدعت ہے
مسئلہ۔ کسی کی آنکھ دھیر نہ کھلی اور یہ خیال ہو کہ ابھی ماہ ہانی ہے اس
گناہ پر سحری کھالی۔ پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو جائے کہ بعد سحری کھانی تھی تو روزہ
نہیں ہوا۔ قنار روزہ رکھے اور کفارہ واجب نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی کچھ کھائے
پھر نہیں روزہ دہروں کی طرح ہے۔ اسی طرح دُوب لے کے گناہ سے روزہ

کھول لیا پھر سورج نکل آیا تو روزہ جاتا اس کی قضا کر کے کفارہ واجب نہیں اور جب تک سورج نہ ڈوب جائے کچھ کھانا پینا درست نہیں رہا اور مسئلہ۔ اگر اتنی دیر ہو گئی کہ صبح ہو جائے کا اندیشہ ہو گیا تو اب کیا کرنا ہے اور اگر ایسے وقت کچھ کھالیا یا پانی پی لیا تو بڑا کیا اور گناہ ہو پھر اگر معلوم ہو گیا کہ اس وقت صبح ہو گئی تھی تو اس روزہ کی قضا کر کے اور اگر کچھ غلط ہو شبہ ہی شبہ رہ جائے تو قضا رکھنا واجب نہیں ہے۔ لیکن احتیاطاً کیا بات یہ ہے کہ اس کی قضا رکھ لیوے۔ (ہدایہ ص ۲۱ ج ۱)

مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ جب سورج یقیناً ڈوب جائے تو مزید روزہ کھول ڈالے۔ دیر کر کے روزہ کھولنا مکروہ ہے (مشکوٰۃ شریف) مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ جب سورج بادل کی وجہ سے دکھ نہ رہا ہو اور آسمان ابھرا ہو تو روزہ دیر سے کھولو۔ جب خوب یقین ہو جائے کہ اب سورج ڈوب گیا ہو گاتب افطار کرو اور صرف گھڑی وغیرہ پر کچھ اعتبار نہ کرو جب تک کہ تمہارا دل گواہی نہ دیدے۔ کیونکہ گھڑی شاید کچھ غلط ہو گئی ہو۔ بلکہ اگر کوئی از بخیر کہہ دیوے۔ لیکن ابھی وقت آنے میں کچھ شبہ ہے تب بھی روزہ کھولنا درست نہیں ہے (شامی)

مسئلہ۔ چھوٹے سے روزہ کھولنا بہتر ہے یا اور کوئی میٹھی چیز ہو، من سے کھوے۔ وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ بعضی عورتیں اور یقیناً مرد نکاح کی کتابی سے افطار کرتے ہیں اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں یہ عقیدہ غلط ہے۔

مسئلہ۔ جب تک سورج ڈوبنے میں کچھ بھی شبہ رہے تب تک افطار کرنا جائز نہیں ہے۔ (ہدایہ)

کفارے کا بیان

مسئلہ۔ رمضان شریف کے روزے کے توڑ ڈالنے کا کفارہ یہ ہے۔ کہ دو مہینے تک روزے برابر لگاتا رکھے۔ تھوڑے تھوڑے کر کے روزے رکھنا درست نہیں۔ اگر کسی وجہ سے بیچ میں دو ایک روزے نہ رکھے۔ تو اب پھر سے دو مہینے کے روزے رکھے۔ یاں جتنے روزے حینس کی وجہ سے ملے ہیں وہ معاف ہیں۔ ان کے چھوٹ جانے سے کفارے میں کچھ نقصان نہیں آیا۔ سب سے پاک ہونے کے بعد تہرت پھر روزے رکھنا شروع کرے اور ساٹھ روزے پورے کر لے (ہدایہ)

مسئلہ۔ نفاس کی وجہ سے بیچ میں روزے چھوٹ گئے پورے روزے لگاتا نہیں رکھ سکی تو بھی کفارہ بیچ نہیں ہوا۔ سب روزے پھر سے رکھے (مشائخ)

مسئلہ۔ اگر دھبہ یا رک کی وجہ سے بیچ میں کفارے کے کچھ روزے چھوٹ گئے تب بھی درست ہونے کے بعد پھر سے روزے رکھنا شروع کرے (مشائخ)

مسئلہ۔ اگر بیچ میں رمضان کا مہینہ آگیا، تب بھی کفارہ بیچ نہیں ہوا۔

مسئلہ۔ اگر کسی کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو بیچ

و شام پیٹ پھر کر کھانا کھلا دے جتنا کہ پیٹ میں سمدے (ہدایہ)

مسئلہ۔ ان مسکینوں میں اگر بعض بالکل چھوٹے بچے ہوں تو جائز نہیں ان بچوں کے بدلے اور مسکینوں کو پیٹ پھر کر کھلا دے (مشائخ)

مسئلہ۔ اگر گھوڑوں کی روٹی ہو تو روٹی روٹی بھی کھلا دینا درست ہے۔ اور اگر جو، باجر، جوار وغیرہ کی روٹی ہو تو اس کے ساتھ کچھ دال وغیرہ دینا چاہیے جس کے ساتھ روٹی کھا دیں۔ (رباعی لکھی)

مسئلہ۔ اگر کھانا نہ کھلا دے بلکہ ساٹھ مسکینوں کو کچا آناج دے تو بھی

ہاڑ ہے ہر ایک مسکین کو اتنا دیدے جتنا صدقہ فطر جاتا ہے اور صدقہ فطر
کا بیان زکوٰۃ کے باب میں آوے گا انشاء اللہ ہو تعالیٰ (رعالمگیری)
مسئلہ۔ اگر اتنے اناج کی قیمت دیدے تو بھی جائز ہے (ایضاً)
مسئلہ۔ اگر کسی اور سے کہہ دیا کہ تم میری طرف سے کفارہ ادا کرو اور
ساتھ مسکینوں کو کھلا دو اور اس نے اس کی طرف سے کھانا کھلایا۔ کچا اناج
دے دیا تب بھی کفارہ ادا ہو گیا۔ اور اگر بے اس کے کہے اس کی طرف سے
دے دیا تو کفارہ صحیح نہیں ہوا۔ (شامی)

مسئلہ۔ اگر ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک صبح شام کھانا کھلا دیا ساٹھ دن
تک کچا اناج یا قیمت دیتی رہی تب بھی کفارہ صحیح ہو گیا (رعالمگیری ص ۱۱)
مسئلہ۔ اگر ساٹھ دن تک لگاتار کھانا نہیں کھلایا۔ بلکہ بیچ میں کچھ دن غنہ
ہو گئے تو کچھ خرچ نہیں یہ درست ہے (شامی)

مسئلہ۔ اگر ساٹھ دن کا اناج حساب کر کے ایک فقیر کو ایک ہی دن دے دیا
تو درست نہیں اسی طرح ایک ہی فقیر کو ایک ہی دن اگر ساٹھ دفعہ کر کے دیدیا تب
بھی ایک ہی دن کا ادا ہوا۔ ایک کم ساٹھ مسکینوں کو پھر دینا چاہیے۔ اسی طرح
قیمت دینے کا بھی حکم ہے۔ یعنی ایک دن میں ایک مسکین کو ایک روزے کے بدلے
سے زیادہ دینا درست نہیں ہے (رعالمگیری ص ۱۱)

مسئلہ۔ اگر کسی فقیر کو صدقہ فطر کی مقدار سے کم دیا تو کفارہ صحیح نہیں ہوا
بحوالہ ائق

مسئلہ۔ اگر ایک ہی رمضان کے دو یا تین روزے توڑ پڑائے تو ایک ہی
کفارہ واجب ہے البتہ اگر یہ دونوں روزے ایک رمضان کے نہ ہوں تو الگ
الگ کفارہ دینا پڑے گا (شامی ص ۱۱)

جن چہوں سے روزہ توڑ دینا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ۔ اچانک ایسی بیماری پڑ گئی کہ اگر روزہ نہ توڑے گی تو جان پر جائے گی یا بیماری بہت بڑھ جائیگی تو روزہ توڑ دینا درست ہے۔ جیسے دفعتاً پیٹ میں ایسا درد اٹھا کہ بتایا ہو گئی یا سانپ نے کاٹ کھایا تو دوا پانی لینا اور روزہ توڑ ڈال تو درست ہے ایسے ہی اگر ایسی پیاس لگی کہ ہلاکت کا ڈر ہے تو بھی توڑ ڈالنا درست ہے۔ (غافلگیری ص ۵۱۲ ج ۱)

مسئلہ۔ حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات پیش آگئی جس سے اپنی جان کا خطرہ ہے تو روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔

مسئلہ۔ کھانا کھانے کی وجہ سے بدمیاس لگ آئی اور اتنی بیتاب ہو گئی کہ اس جان کا خوف ہے تو روزہ کھول ڈالنا درست ہے۔ لیکن اگر خود اس نے قصد کیا تو روزہ کھیا جس سے ایسی حالت ہو گئی تو گنہگار ہوگی (رشامی ص ۱۸ ج ۱)

جن چہوں سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان کا بیان

مسئلہ۔ اگر ایسی بیماری پڑے کہ روزہ نقصان کرتا ہے اور یہ ڈر ہے کہ اگر روزہ رکھے گی تو بیمار پڑ جائیگی یا دیر میں اچھی ہوگی یا جان جاتی رہے گی تو روزہ نہ رکھے جب اچھی ہو جاوے تو اس کی قضا و کفر لے۔ لیکن نقصان اپنے دل سے ایسا خیال کر لینا اور روزہ چھوڑ دینا درست نہیں ہے۔ جب کوئی مسلمان دیندار حکیم طبیب کہے کہ روزہ تم کو نقصان کرے گا تب چھوڑنا چاہیے۔

مسئلہ۔ اگر حکیم یا ڈاکٹر کا فرہے یا شرح کا پایہ نہ نہیں ہے تو اس کی بات کا اعتبار نہیں ہے فقط اس کے کہنے سے روزہ نہ چھوڑے۔ (رشامی ص ۱۸ ج ۱)

مسئلہ۔ اگر حکیم نے توچہ نہیں کہا لیکن خود اپنا تجربہ ہے اور کچھ ایسی نشانیاں

معلوم ہوئے جن کی وجہ سے مذکورہ گواہی دینا ہے کہ روزہ نیتنا کی کبر سے گامبہ نہیں
 نہ روزہ نہ رکھے اور اگر خود بھی شجرہ کا رہے ہو اور اس بیماری کا کچھ خلل معلوم نہ ہو
 تو فقط خیال کا اعتبار نہیں۔ اگر دیندار حکیم کے بغیر تلامذہ اور یہ شجرہ کے اپنے
 خیال ہی سے رمضان کا روزہ توڑے گی تو کفارہ دینا پڑے گا اور اگر روزہ نہ
 رکھے گی تو گنہگار ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر بیماری سے اچھی ہو گئی مگر ابھی ضعف باقی ہے اور یہ دیکھو کہ
 اگر روزہ رکھا تو پھر بیمار پڑ جائے گی تب بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔
مسئلہ۔ اگر کوئی مسافرت میں ہو تو اسکو بھی درست ہے کہ روزہ نہ رکھے۔
 پھر کبھی اس کی قضا رکھو جو مسافر کے معنی دہی میں بھی گناہ کے بیان
 میں مذکور ہو چکا ہے۔ یعنی تین منزل جانے کا قصد ہو۔

مسئلہ۔ مسافرت میں اگر روزے سے کوئی تکلیف نہ ہو جیسے دلی پر
 سوار ہے یا خیال ہے کہ شام تک ٹھہرے گا تو ٹھہرے گا یا اپنے ساتھ سب راحت ادا
 کر کے ہٹا کر چلا جائے تو ایسے وقت میں بھی روزہ رکھ لینا بہتر ہے اور اگر روزہ
 نہ رکھے بلکہ قضا کر لیں تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ ہاں رمضان شریف کے روزے
 کی جو کیفیت ہے اس سے شرم و حیا کی اور اگر روزہ میں روزے کی وجہ سے

تکلیف و پریشانی ہو تو ایسے وقت روزہ نہ رکھنا بہتر ہے (وہابی حنفی ائمہ)
مسئلہ۔ اگر بیماری سے اچھی نہیں ہوئی انہی میں مرگئی ابھی گھر نہیں پہنچی
 اور مسافرت ہی میں مرگئی تو جیسے روزہ بیماری کی وجہ سے یا سفر کی وجہ سے چھوڑ
 ہیں آخرت میں ان کا مؤخر انہو کا۔ کیونکہ قضا رکھنے کی مہلت ابھی اسکے نہیں
 مل چکی رہا ہی مسئلہ۔ اگر بیماری میں دس روزے گئے تھے پھر پانچ دن اچھی
 رہی لیکن قضا روزے نہیں رکھے تو پانچ روزے تو موافق ہیں فقط پانچ روزوں
 کی قضا نہ رکھنے پر پکڑی جاوے گی اور اگر پورے دس دن اچھی رہی تو پورے

دسوں دن کی یکڑ ہوگی اسلئے ضروری ہے کہ جتنے روزوں کی موخذا اس پر ہونے
والا ہے اتنے روزوں کا فدیہ دے دے کہ مرے جبکہ اسکے پاس مال ہو۔ اور
فدیہ کا بیان آگے آئے گا۔

مسئلہ۔ اسی طرح اگر مسافرت میں روزے چھوڑ دیئے تھے پھر گھر پہنچنے کے
بعد مرگئی تو جتنے روز گھر میں رہی ہے فقط اتنے دن کی یکڑ ہوگی اسکو بھی چاہیے
کہ فدیہ کی وصیت کر جائے اگر روزے اس سے زیادہ چھوڑے ہوں تو اسکا نہ لہذا
نہیں ہے (رشائی)

مسئلہ۔ اگر راستہ میں پندرہ دن رسنے کی نیت سے ٹھہر گئی تو اب روزہ چھوڑ
درست نہیں۔ کیونکہ شروع سے اب وہ مسافر نہیں رہی۔ البتہ پندرہ دن کے کم
ٹھہرنے کی نیت ہو تو روزہ رکھنا درست ہے (رشائی ص ۱۷۴)

مسئلہ۔ حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو جب اپنی جان یا بچے کا
کچھ جان کا ڈر ہو تو روزہ نہ رکھے پھر کبھی قضا رکھ لے۔ لیکن اپنا شوہر اگر والدہ
ہے کہ کوئی اتنا رکھ کر کے مدد ملو سکتا ہے تو دودھ پلانے کی وجہ سے مال کو روک
چھوڑ دینا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر وہ ایسا کر کے کہ سوائے اپنی مال کے کسی
اور کا دودھ نہیں پیتا ہے تو ایسے وقت حال کو روزہ نہ رکھنا درست ہے (رشائی ص ۱۷۵)
مسئلہ۔ کسی انانے دودھ پلانے کی نوکری کی پھر رمضان آگیا اور روزے سے
بچنے کی جان کا ڈر ہے تو آنا کو بھی روزہ رکھنا درست ہے۔ (رشائی)

مسئلہ۔ عورت کو حیض آگیا یا بچہ پیدا ہوا اور نفاس ہو گیا تو حیض اور نفاس
رہے تک روزہ رکھنا درست نہیں۔

مسئلہ۔ اگر رات کو پاک ہو گئی تو اب صبح کو روزہ نہ چھوڑے اگر رات کو نہ پا
ہو تب بھی روزہ رکھ لے اور صبح کو نہ پا لے اور اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہو گئی
تو اب پاک ہونے کے بعد روزے کی نیت کرنا درست نہیں۔ لیکن کچھ کا پسینا بھی

درست نہیں ہے اب دن بھر روزہ داروں کی طرح نہ ہٹا چاہیے۔
مسئلہ۔ اسی طرح اگر کوئی دن مسلمان ہوئی ہو یا دن کو جو ان ہوئی تو اب دن
 بھر کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے اور اگر کچھ کھالیا تو اس روزہ کی قضا رکھنا بھی نئی
 مسلمان اور نئی یوں کے ذمہ واجب نہیں ہے (شامی)
مسئلہ۔ مسافرت میں روزہ رکھنے کا ارادہ تھا لیکن دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے
 ہی اپنے گھر پہنچ گئی یا ایسے وقت میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے کہیں رہ پڑی
 اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو اب روزہ کی نیت کرایوے۔

فدیہ کا بیان

مسئلہ۔ جس کو بوڑھا یا ہو گیا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی یا اتنی بیماری
 کہ اب اچھے ہونے کی امید نہیں رہی نہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزہ نہ
 رکھے اور ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو عندۃ فطرت کے برابر غلہ دیدے یا صبح شام
 پیسے بھر کے اسکو کھانا دیوے شرع میں اسکو فدیہ کہتے ہیں اور اگر غلہ کے بدلے تین
 اسی قدر غلہ کی قیمت دیدے تب بھی درست ہے (شامی ص ۱۹۱ ج ۱)
مسئلہ۔ وہ گھوڑوں اگر تھوڑے تھوڑے کر کے کئی مسکینوں کو بانٹ دیوے تب

بھی درست ہے (شامی ص ۱۹۲ ج ۱)

مسئلہ۔ پھر اگر کبھی طاقت آگئی یا بیماری سے اچھی ہو گئی تو سمت روزہ قضا
 رکھنے پر بیٹھے اور جو فدیہ دیا ہے اسکا ثواب الگ الگ لے لے کر (عالمگیری ص ۱۲۲ ج ۱)
مسئلہ۔ کسی کے ذمہ کئی روزے قضا تھے اور مرتے وقت وصیت کر گئی کہ میرے
 روزوں کے بدلے فدیہ دیدینا تو اس کے مال میں سے اس دینی فدیہ دیدے اور
 کنون دین اور قرض ادا کر کے جتنا مال بچے اس کی تہائی میں سے لاکر سب فدیہ نکل جائے
 تو دینا واجب ہوگا۔ (شامی ص ۱۹۳ ج ۱)

مسئلہ - اور اگر کسی سے وصیت نہیں کی مگر ولی نے اپنے مال میں سے قدر دیر یا تب بھی خدا سے امید رکھے کہ شاید قبول کرے اور اب روزوں کا سمیٹنا خیر کرے اور بغیر وصیت کے خود مردے کے مال میں سے قدر دینا جائز نہیں ہے اسی طرح بزرگ تہائی مال سے زیادہ ہو جائے تو یہ وجود وصیت کے بھی زیادہ دینا بغیر رضا مندی سب وارثوں کے جائز نہیں ہائی اگر سب وارثوں کی خوشی ہو جائے تو وہ ولی صورتوں میں قدر دینا درست ہے۔ لیکن نابالغ وارث کی اجازت شرع میں کچھ اعتبار نہیں ہے باقی وارث اپنا حصہ جدا کر کے اس میں سے ویریں تو درست ہے۔ مسئلہ - اگر کسی کی نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور وصیت کر کے مر گیا کہ میری نمازیں کے بدلے یہ قدر دیر یا اس کا بھی حکم ہے (مشافعی ص ۱۱۱ ج ۱)

مسئلہ - ہر وقت کی نمازوں کا اتنا ہی قدر دینا ہے جتنا کہ ایک بار حصے میں ہے۔ اس حساب سے دن رات کی پانچ خبریں اور ایک وتر چھ نمازوں کی طرف سے ایک چھٹا تک کم لینے کیلئے یہ کہہ دیا اسی وجہ سے کہ تو کسی سے دلوے تو دینا چاہیے یا نہ دے۔ مسئلہ - کسی کے ذمہ رکوع باقی ہے انجی او انہیں کی یاد رکھنا لے اپنی خوشی سے دیر یا تو رکوع یا وہ انہیں چاہئے یا ان کے چھ مرتبے وقت وصیت کرنا تو اسکا ادکار تو انہیں پر واجب ہوگا (مشافعی ص ۱۱۱ ج ۱)

مسئلہ - اگر ولی مردے کی طرف سے قضا روزے رکھ لیا ہے یا اسکی طرف سے نمازیں قضا کر لیں تو یہ درست نہیں یعنی اس ذمہ حصہ اثر نہ لگے (ہلالہ و ص ۱۱۱ ج ۱) مسئلہ - بے وجہ رمضان کا روزہ چھوڑ دینا درست نہیں اور اگر اسکا ذمہ ہے تو چھوڑنے کے بعد ایک روزہ قضا رکھ لیا کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ روزہ کے ایک روزے کے بدلے میں اگر سال بھر برابر روزہ رکھتا رہے تب بھی اتنا تو بے بے لگا۔ جتنا کہ رمضان میں ایک روزے کا تو اب ملتا ہے (مشکوٰۃ شریف) مسئلہ - اگر کسی نے شامیت اخلال سے روزہ نہ رکھا تو اور لوگوں کے ساتھ کچھ

کھائے نہ پیئے نہ یہ ظاہر کرے کہ آج میرا روزہ نہیں ہے اسلئے کہ گناہ کر کے اسکو ظاہر کرنا بھی ہے تو اگر سبک کہہ بیگی تو دودھ پر گناہ ہو گا ایک نوروز نہ رکھنے کا دوسرا گناہ ظاہر کرنا یہ مشہور ہے کہ خدا کی چوری تہیں تو بندے کی کیا چوری یہ غلط بات ہے جو کسی عذر سے روزہ نہیں رکھتے انکو بھی مناسب ہے کہ سبکے مذہب و مذہب کھادیں (شامی ص ۱۶۱) مسئلہ جب لو کا یا لڑکی روزہ رکھنے کے لائق ہو جائیں تو ان کو بھی روزہ رکھنے کا حکم کرے اور جب دس برس کی عمر ہو جاوے تو اگر روزہ رکھاوے (شامی ص ۱۶۱) مسئلہ اگر نابالغ لڑکا یا لڑکی روزہ رکھ کے ٹوڑ ڈالے تو اس کی قضا نہ رکھاوے البتہ اگر نماز کی نیت کر کے ٹوڑے تو اسے مبرا دے (شامی ص ۱۶۱)

اعتکاف کا بیان

رمضان شریف کی بیسیوں تاریخ کے دن پچھپنے سے ذرا پہلے سے رمضان کی انیس یا تیس یعنی جس دن عید کا چاند نظر آ جاوے اس تاریخ کے دن پچھپنے تک اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھنے کیلئے جگہ مقرر رکھی ہو اس جگہ پابندی سے جم کر بیٹھنا ہو سکے اعتکاف کہتے ہیں اس کا بڑا ثواب ہے اگر اعتکاف شروع کرے تو فقط پیشاب پانچ یا کھانے پینے کی تاجاری سے تو وہاں سے اٹھنا درست ہے اور اگر کوئی کھانا پانی نہ پینے والا ہو تو اسکے لئے بھی نہ اٹھے ہر وقت اسی جگہ رہے اور وہیں سووے اور بہتر یہ ہے کہ میکا نہ رہے اور قرآن پڑھتی رہے نظریں نیچیں جو توفیق ہو اس میں لگی ہے اور اگر حیرش یا نفاس آ جاوے تو چھوڑ دے اسمعیں درست نہیں میرا ایسی جگہ یا مسجد میں اعتکاف کرے جہاں پانچوں وقت نماز ہوتی ہو۔

زکوٰۃ کا بیان

جس کے پاس مال ہو اور اسکی زکوٰۃ نہ نکالتی ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی

کے تیار ہے قیامت کے دن اس پر بڑا عذاب ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف میں بھی اس کا ذکر ہے جس کے پاس سونا چاندی ہو اور وہ اسکی زکوٰۃ نہ دیتا ہو تو قیامت کے دن اسکے لئے آگ کی تختیاں بنائی جاویں گی۔ پھر ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے اسکی دونوں کروٹیں اور پیشانی اور پیٹھ داغی جاویں گی اور جب ٹھنڈی ہو جاویں گی پھر گرم کر لی جاویں گی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اسکا مال بڑا زبردستی ساتھ بنایا جاوے گا اور اس کی گردن میں لپٹ جاویں گے پھر اسکے دونوں حیرے توڑ دیں اور پھر وہ میں جاتی رہاں ہوں میں تیرا خزانہ ہوں بخدا کی پناہ! بھٹاتے غصہ کی کون سہار کر سکتا ہے۔ تھوڑے سے لالچ کے بدلے یہ منیت بھگتا بڑی بیوقوف کی بات ہے۔ خدا ہی کی دی ہوئی دولت کو خدا ہی کے راویں نہ دیتا کتنی بیجا بات ہے۔

مسئلہ۔ جس کے پاس سارے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو تو ایک سال تک باقی رہے تو سال گزرنے پر اسکی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ اور اگر اس سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ دینا واجب نہیں اور اگر اس سے زیادہ ہو تو بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

مسئلہ۔ کسی کے پاس آٹھ تولہ سونا چار مہینے یا چھ مہینے تک رہا۔ پھر وہ کم ہو گیا اور دو تین ماہ کے بعد پھر مل گیا تب بھی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ غرض کہ جب سال کے اوّل و آخر میں مالدار چھ جامدے اور سال کے مزاج میں کچھ دن اس مقدار سے کم ہو جائے تو بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے بیچ میں تھوڑے دن کم ہو جانے سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی۔ البتہ اگر سب مال جاتا رہے اس کے بعد پھر مال ملے تو جب سے پھر مرنے تک سب سال کا حساب ہوگا۔ **مسئلہ۔** کسی کے پاس آٹھ تولہ سونا تھا۔ لیکن سال گزرنے سے پہلے چھ جاتا رہا پورا سال نہیں گزرنے پایا تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ۔ کسی کے پاس دو سو روپے اور اتنے ہی روپوں کی دو قرعہ اندازی ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں چاہے سال بھر تک ہے چاہے نہ رہے اور اگر ڈیڑھ سو روپے کی

قرضدار ہے تو بھی زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ ڈیڑھ سو روپے قرضے میں چلے گئے۔ تو پچاس روپے رہ گئے اور پچاس روپے پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ۔ اگر دو سو روپے پاس ہیں اور ایک سو روپے کی قرضدار ہے تو ایک سو روپے کی زکوٰۃ واجب ہے۔ (ہدایہ ۱۷۸ ج ۱)

مسئلہ۔ سونے چاندی کے زیورات اور برتنی اور میٹھا گوشت ٹھپے سب پر زکوٰۃ واجب ہے چاہے پہنتی رہتی ہو یا بند رکھے ہوں کبھی نہ پہنتی ہو۔ غرض کہ چاندی سونے کی ہر چیز پر زکوٰۃ واجب، البتہ اگر اتنی مقدار سے کم ہو جو اوپر بیان ہوئی، تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ (ہدایہ) مسئلہ۔ سونا چاندی اگر کھرانہ ہو بلکہ اُس میں کچھ میل ہو جیسے مثلاً چاندی میں رنگا ملا ہوا ہے تو دیکھو چاندی زیادہ ہے یا رنگا۔ اگر چاندی زیادہ ہے تو اس کا وہی حکم ہے یعنی اگر اتنی مقدار ہو جو اوپر بیان ہوئی ہے تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر رنگا زیادہ ہے تو اسکو چاندی نہ سمجھیں گے۔ پس جو حکم پیش آتا ہے تو اسے رائیگہ وغیرہ اسباب کا آگے آدے گا وہی اس کا بھی حکم ہے۔

مسئلہ۔ کسی کے پاس نہ تو پوری مقدار سونے کی ہے نہ پوری مقدار چاندی کی ہے بلکہ تھوڑا سونا ہے اور تھوڑی چاندی تو اگر دونوں کی قیمت ملا کر ساڑھے باون تو زکوٰۃ کے برابر ہے چاروے یا ساڑھے سات ٹوے سونے کے برابر ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر دونوں چیزیں اتنی تھوڑی تھوڑی ہیں کہ دونوں کی قیمت نہ اتنی چاندی کے برابر ہے نہ اتنے سونے کے برابر تو زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر سونے دو چاندی دونوں کی پوری مقدار ہے تو قیمت لگانے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ۔ فرض کر دو کسی نے کسی زمانے میں پچیس روپے کا ایک تولہ سونا ملتا ہے اور ایک روپے کی ڈیڑھ تولہ چاندی ملتی ہے اور کسی کے پاس دو سو تولہ سونا اور پانچ روپے قرضت سے زیادہ ہے اور سال بھر تک وہ سم گئے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ وہ تولہ سونا پچاس روپے کا ہوا اور پچاس روپے کی چاندی پچھتر تولہ ملے گی اور پانچ روپے

تھلہ سے پاس نہیں دس حساب ہے اتنی مقدار سے بہت زیادہ مال ہو گیا جتنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ایسے الجھہ اگر فقط دو تولے سونا ہو اس کے ساتھ دو پیسہ اور چاندی کچھ نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ ایک روپے کی چاندی تو تولہ ملتی ہے اور کسی کے پاس فقط تیس روپے ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور حساب نہ لگنا چاہیے۔ تیس روپے کی چاندی بھی تولے ہوئی ہے۔ کیونکہ روپیہ تو چاندی کا ہوتا ہے اور جب فقط چاندی یا فقط سونا ہو تو وزن کا اعتبار نہیں ہے۔

مسئلہ۔ کسی کے پاس سو روپے ضرورت سے زیادہ رکھے تھے۔ پھر سال پورا ہونے سے پہلے چھپے چھپاس رہنے پر اور بلی گئے تو ان پچاس روپیہ کا حساب الگ نہ کریں گے بلکہ اسی سو روپے کے ساتھ اسکو ملا دیں گے۔ اور جب ان سو روپے کا سال پورا ہو گا تو پورے ڈیڑھ سو کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ لیسہ سمجھیں گے کہ پورے ڈیڑھ سو پر سال گذر گیا (ہذا فی شہادۃ)

مسئلہ۔ کسی نے پاس سو تولے چاندی رکھی تھی پھر سال گذرنے سے پہلے دو چار تولے سونا لگیا یا نو دس تولے سونا مل گیا تب بھی اسکا حساب الگ نہ ہوگا۔ بلکہ اس چاندی کے ساتھ ملا کے زکوٰۃ کا حساب ہوگا۔ پس جب اس چاندی کا سال پورا ہو جاوے تو اس سب مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (پہلے)

مسئلہ۔ سونے چاندی کے سوا اور جتنی چیزیں جیسے بونا۔ تانا۔ چیل۔ کٹک۔ رنگا وغیرہ اور ان چیزوں کے بنے ہوئے برتن وغیرہ اور کپڑے جو تے اور اسکے سوا جو کچھ بنا ہوا اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اسکو بھتی یا سوداگری کرتی ہو تو دیکھو وہ اسباب کتنا ہے اگر اتنا ہے کہ اس کی قیمت ساڑھے ہاون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہے تو جب سال گذر جائے تو اس سوداگری کے مال پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے جتنا مال ہو اگر ہزاروں روپیہ کا

مال ہو تب بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔ (مطلب: حاج۱)
مسئلہ۔ گھر کا اسباب جیسے پتیلی، دیکچہ، برتنی دیگ، سینی، لیکن اور کھانے کے برتن اور دھوئے کا کٹکان اور پینے کے کپڑے، سب سے متعلقین کا نام وغیرہ ان ترہم چیزوں میں زکات واجب نہیں چاہے جتنا ہو اور چاہے روزمرہ کے کام میں آتا ہو یا نہ آتا ہو کسی طرح نہ زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ اگر یہ سوداگری کا اسباب ہو تو پھر اس پر زکوٰۃ واجب ہے، خلاصہ یہ کہ سودے چاندی کے سوا اور جتنا مال اسباب ہو اگر وہ سوداگری کا اسباب ہے تو زکوٰۃ واجب ہے نہیں تو عاajib نہیں (مطلب: حاج۱)
مسئلہ۔ کسی کے پاس دس یا پانچ گھڑیں اور کوکرا یا پرچلائی ہے تو ان کا زکوٰۃ پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنی قیمت کے ہوں، ایسے ہی گھر اگر کسی نے سوچا ہو وہ بچے کے ہر فن خریدے اور ان کو کراہے پر چلائی رہتی ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں، غرض کہ کراہے پر چلانے سے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

مسئلہ۔ بیٹے کے دہرائے جوڑے چاہے جتنے زیادہ قیمتی ہوں اس زکوٰۃ واجب نہیں لیکن اگر اس میں سچا کام ہے اور اتنا کام ہے کہ اگر چاندی چھڑائی جائے تو حواڑے یا لون تولہ یا اس سے زیادہ ٹکڑے کی تو اس چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے۔
 دہرایہ محتاج۱ و شامی **مسئلہ**۔ کسی کے پاس کچھ ہونا یا چاندی ہے اور کچھ سوداگری کا مال ہے تو سب کو ملا کر دیکھو اگر اسکی قیمت سہاٹے یا ون تولہ چاندی یا سارے محتاج۱ تولہ سونے کے برابر ہو جلاوے تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا ہو تو واجب نہیں۔
مسئلہ۔ سوداگری کا مال وہ کہلاو لگا جس کو بھی ارادہ سے مول لیا ہو کہ اسکی سوداگری کرے یا نہ کرے اگر کسی نے اپنے گھر کے خرچ کیلئے چا دل مول لے پھر ارادہ ہو گیا کہ لاؤ اسکی سوداگری کو یں تو یہ مال سوداگری کا نہیں ہے اور اس پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں ہے۔
 (الفیہ محتاج۱) **مسئلہ**۔ اگر کسی پر تمہارا قرض آتا ہے تو اس قرض پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ لیکن قرض کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ نقد دیا یا سونا چاندی کسی کو

معرض دیا یا سوداگری کا اسباب بچا اس کی قیمت باقی ہے اور ایک سال کے بعد یا دو برس کے بعد وصول ہوا تو اگر اتنی مقدار ہو جتنی غیر مکثہ واجب ہوئی ہے۔ اور اگر مکثہ نہ وصول ہو تو جب اس میں سے گیارہ روپے ملیں تب اتنے کی زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اس سے کم ملیں تو واجب نہیں۔ پھر جب گیارہ روپے اور ملیں تو اس کی زکوٰۃ دیوے اسی طرح دیتی رہے اور جب دیوے تو سب برسوں کی دیوے اور اگر فرضہ اس سے کم ہو تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی البتہ اگر اس کے پاس کچھ اور مال بھی ہو تو دونوں کو ملا کر مقدار پوری ہو جاوے تو زکوٰۃ واجب ہوگی (شامی ص ۱۷۱)

مسئلہ۔ اور اگر نقد نہیں دیا۔ نہ سوداگری کا مال بچا ہے بلکہ کوئی اور چیز بچی تھی جو سوداگری کی نہ تھی۔ جیسے پہننے کے کپڑے بیچ ڈالے یا اگر ہستی کا اسباب بیچ ڈالا اس کی قیمت باقی ہے اور اتنا ہے جتنی میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ پھر وہ قیمت کئی برس کے بعد وصول ہوئی تو سب برسوں کی زکوٰۃ دینا واجب ہے اور اگر سب ایک دفعہ کر کے وصول نہ ہو بلکہ محظوظ و محظوظاتے تو جب تک چون روپے بارہ آئے وصول ہوں تب تک زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ جب چون روپے بارہ آئے مل جاویں تو سب برسوں کی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ۔ تیسری قسم ہے کہ شوہر کے ذمہ میرے وہ کئی برس کے بعد ملا تو اس کی زکوٰۃ کا حساب ملنے کے دن سے ہے۔ پچھلے برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ اب اگر اس کے پاس رکھا ہے اور اس پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی نہیں تو واجب نہیں البتہ

مسئلہ۔ اگر کوئی مالدار آدمی میں پر زکوٰۃ واجب ہے سال گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دیدے اور سال کے پورے ہونے کا انتظار نہ کرے تو یہ بھی جائز ہے اور زکوٰۃ آدا ہو چکا ہے۔ اگر مالدار نہیں ہے بلکہ کہیں سے مال ملنے کی امید تھی اس امید پر مال ملنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دیدی تو یہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی جب مال مل جاوے تو پھر زکوٰۃ دینا واجب ہوگا۔ (معاذ اللہ)

مسئلہ۔ مالدار آدمی اگر کئی سال کی زکوٰۃ پیشگی دیدے

یہ بھی جائز ہے لیکن اگر کسی سال مال بڑھ گیا تو بڑھنے کی زکوٰۃ پھر دینا پڑے گی (دشائی رحمہ اللہ)
 مسئلہ کسی کے پاس سو روپے ضرورت سے زائد رکھے ہوئے ہیں اور سو روپے کے ہیں
 اس سے ملنے کی امید ہے اس لئے پورے دو سو روپے کی زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے
 ہی پیش کی دینی یہ بھی درست ہے ملا لینا

مسئلہ کسی کے مال پر پورا سال گزر گیا لیکن ابھی زکوٰۃ نہیں نکالی تھی کہ سارا
 مال چوری ہو گیا اور کسی طرح سے جا بڑا تو زکوٰۃ بھی معاف ہو گئی اگر خود اپنا مال کسی کو
 دیدیا اور کسی طرح اپنے اختیار سے ہلاک کر ڈالا تو جتنی زکوٰۃ واجب ہوئی تھی وہ معاف
 نہیں ہوتی بلکہ دینا پڑے گی (بدایہ) مسئلہ سال پورا ہونیکے بعد کسی نے اپنا سارا
 مال خیرات کر دیا تب پھر زکوٰۃ معاف ہو گئی (ایضاً محتاج ۱)

مسئلہ کسی کے پاس سو سو روپے تھے ایک سال کے بعد اس میں سے ایک سو
 چوری ہو گئے یا ایک سو روپے خیرات کر دیئے تو ایک سو کی زکوٰۃ معاف ہو گئی فقط
 ایک سو کی زکوٰۃ دینا پڑے گی (بدیہ محتاج ۱)

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

مسئلہ جب مال پر پورا سال گزر جائے فوراً زکوٰۃ ادا کر دے نیک کام میں
 دیر لگانا اچھا نہیں کہ شاید امانت میں آ جاوے اور یہ ہوا جتنا اپنی گردن دانا رہا اور
 اگر سال گزرنے پر زکوٰۃ ادا نہیں کی یہاں تک کہ دوسرا سال بھی گزر گیا تو گنہگار ہو گئی
 اب بھی تو بڑھ کر کے دونوں سال کی زکوٰۃ دیدے غرض کہ ہر پھر تین سال بھی ضرور
 دیدے پڑے گا نہ رکھے درمختار ص ۱۹ مسئلہ جتنا مال ہے اسکا چالیسواں حصہ
 زکوٰۃ میں دینا واجب ہے یعنی سو روپے پر ڈھائی روپیہ اور چالیس روپیہ میں ایک
 روپیہ (یہ بطور مثال ہے کیونکہ چالیس روپے پر زکوٰۃ نہیں ہے) درمختار ص ۱۹
 مسئلہ جس وقت زکوٰۃ کا روپیہ کسی غریب کو دیوے اسوقت اپنے دل میں اتنا ضرور

خیال کر لے کہ میں زکوٰۃ میں دیتی ہوں۔ اگر یہ نیت نہیں کی، یوں ہی دیدیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی پھر سے دینا چاہیے۔ اور قنا دیا ہے اس کا ثواب الگ ملے گا۔
مسئلہ اگر فقیر کو دیتے وقت یہ نیت نہیں کی تو جب تک وہ مال فقیر کے پاس رہے اس وقت تک یہ نیت کر لینا درست ہے، اب نیت کر لینے سے بھی زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی۔ البتہ جب فقیر نے خرچ کر ڈالا اس وقت نیت کر لے کا اعتبار نہیں ہے اب پھر سے زکوٰۃ دیوے (ایضاً) **مسئلہ** کسی نے زکوٰۃ کی نیت سے روک دیا نکال کر الگ رکھ لے کہ جب کوئی مسکین ملے گا اسکو روک دینا بھی صحیح فقیر کو دیدیا تو اس وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا جائز نہیں تو بھی زکوٰۃ ادا ہو گئی۔ البتہ اگر زکوٰۃ کی نیت سے نکال کر الگ نہ رکھی تو ادا نہ ہو گی۔

مسئلہ کسی نے زکوٰۃ کے دور میں انکار کر دیا اختیار ہے کہ ایک ہی کو سب دیوے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی غریبوں کو دیدیوے اور چاہے اسی دن سب دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی مہینے میں دیوے (ایضاً صفحہ ۱۶۳)
مسئلہ بہتر یہ ہے کہ ایک غریب کو کم سے کم اتنا دیوے کہ اس کو اس قدر کیلئے کافی ہو جاوے کسی اور سے مانگنا نہ پڑے۔

مسئلہ ایک ہی فقیر کو اتنا مال دیدینا جتنے مال کے ہونے سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مکروہ ہے۔ لیکن اگر دیدیا تو زکوٰۃ ادا ہو گئی۔ اور اس سے کم دینا جائز مکروہ و بھی نہیں ہے (ہدایہ صفحہ ۱۶۳) **مسئلہ** کوئی عورت قرض مانگے تو اور یہ معلوم ہے کہ وہ اتنی تنگ دست اور مفلس ہے کہ کبھی ادا نہ کر سکے گی یا ایسی نادار ہے کہ قرض لیکر کبھی ادا نہیں کرتی اسکو قرض کے نام سے زکوٰۃ کا روپیہ دیدیا اور اس دل میں سوچ لیا کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تو زکوٰۃ ادا ہو گئی اگرچہ وہ اپنے دلیں بجھے کہ مجھے قرض دیا ہے **مسئلہ** اگر کسی کو انفاق سے کچھ دیا مگر غرض میں یہ نیت کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تب بھی زکوٰۃ ادا ہو گئی (عالمگیری صفحہ ۱۶۳)

مسئلہ۔ کسی غریب آدمی پر تمہارے دس روپے قرض ہیں اور تمہارے مال کی زکوٰۃ بھی دس
دس روپیہ یا اس سے زیادہ اور اسکو اپنا قرضہ زکوٰۃ کی نیت سے معاف کر دیا تو زکوٰۃ
ادا نہیں ہوئی۔ البتہ اُس کو زکوٰۃ کی نیت سے دیدہ تو زکوٰۃ ادا ہو گئی اب یہی روپیہ
اپنے قرضہ میں اس سے لے لینا درست ہیں۔ مسئلہ کسی کے پاس اتنا زیور ہے کہ حساب
سے تین تولہ چاندی زکوٰۃ ہو جاتی ہے اور یا زار میں تین تولہ چاندی دو روپے کی جکتی ہے
تو زکوٰۃ میں دو روپیہ دیدیا درست نہیں۔ کیونکہ دو روپے کا وزن تین تولہ نہیں
ہوتا اور چاندی کی زکوٰۃ میں جب چاندی دیاوے تو وزن کا اعتبار ہوتا ہے قیمت
کا اعتبار نہیں ہوتا مال اس صورت میں اگر دو روپے کا سونا خرید کر کے دیدیا دو روپے
کے پیسے یا دو روپیہ کا کپڑا یا اور کوئی چیز دیدے یا خود تین تولہ چاندی دیدی تو درست
ہے زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی (شامی ص ۱۸۱) مسئلہ زکوٰۃ کا روپیہ خود نہیں دیا بلکہ کسی اور
کو دیدیا کہ تم کسی کو دیدینا یہ بھی جائز ہے اب وہ شخص اگر دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت بھی نہ
کرے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جاوے گی مسئلہ کسی غریب کو دینے کیلئے تم نے دو روپیہ کسی کو دیئے
لیکن اُس نے بعینہ وہی دو روپے فقیر کو نہیں دیئے جو تم نے دیئے تھے بلکہ اپنے پاس سے
دو روپیہ تمہاری طرف سے دیدیئے اور یہ خیال کیا کہ وہ روپیہ میں نے لو لگا تب بھی زکوٰۃ
آدا ہو گئی بشرطیکہ تمہارے روپیہ اُسکے پاس موجود ہوں اور اب وہ شخص اپنے دو روپے
کے بدلے میں تمہارے وہ دو تولوں روپے بیوے۔ البتہ اگر تمہارے دیئے ہوئے روپے
اس نے خرچ کر ڈالے اس کے بعد اپنے روپے کسی غریب کو دیئے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی
یا تمہارے روپے اُسکے پاس رکھے تو ہیں۔ لیکن اپنے روپے دیتے وقت یہ نیت نہ تھی کہ
میں وہ روپے لے لوں گا تب بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی اب وہ دونوں روپے پھر زکوٰۃ میں
دیوے۔ (شامی ص ۱۸۱) مسئلہ اگر تم نے روپے نہیں دیئے لیکن اتنا کہہ دیا کہ تم
تمہاری طرف سے زکوٰۃ دیدینا اس نے اُس نے تمہاری طرف سے زکوٰۃ دیدی تو ادا ہو
اور جتنا دیا ہے تم سے لے بیوے (شامی ص ۱۸۱) مسئلہ اگر تم نے کسی سے کچھ نہیں لیا

اُس نے بلا تمہاری اجازت کے تمہاری طرف سے زکوٰۃ دیدی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔ اب اگر تم منظور بھی کرو تب بھی درست نہیں؛ اور جتنا تمہاری طرف سے دیا ہے تم سے وصول کرنے کا حق نہیں۔ مسئلہ تم نے ایک شخص کو اپنی زکوٰۃ دینے کے لئے دو روپے دیئے تو اس کو اختیار ہے چاہے کسی غریب کو دیئے یا کسی اور کے ہر دو کر دیئے کہ تم یہ روپیہ زکوٰۃ میں دیدینا اور نام کا بتلانا ضروری نہیں ہے کہ فلاں کی طرف سے یہ زکوٰۃ دینا اور وہ شخص وہ روپیہ اگر اپنے کسی رشتہ دار یا مال ہاں کو غریب دیکھ کر دیدے تو بھی درست ہے۔ لیکن اگر وہ خود غریب ہو تو آپ ہی لے لینا درست نہیں۔ البتہ اگر تم نے یہ کہہ دیا ہو جو چاہو کرو اور جسے جی چاہے دیدو تو آپ بھی لے لینا درست ہے۔

پیداوار کی زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ۔ کوئی شہر کافروں کے قبضہ میں تھا وہی لوگ وہاں رہتے۔ جتھے تھے پھر مسلمان ان پر چڑھ آئے اور لو کہ وہ شہر ان سے چھین لیا اور وہاں دین اسلام پھیل گیا اور مسلمان بادشاہ نے کافروں سے لیکر شہر کی ساری زمین ان ہی مسلمانوں کو مال کی ایسی زمین کو شرع میں عشری کہتے ہیں اور اگر اس شہر کے رہنے والے لوگ سب کے سب اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے اور لڑنے کی ضرورت نہیں پڑی تب بھی اس شہر کی نسب زمین عشری کہلائیگی اور عرب کے ملک کی بھی ساری زمین عشری ہے۔ مسئلہ اگر کسی کے باپ دادا سے یہی عشری زمین برابر چلی آتی ہو یا لسی ایسے ملنا سے خریدی جس کے پاس اسی طرح چلی آتی ہو تو ایسی زمین میں جو کچھ پیداوار ہوا اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ کھیت اگر سچنا نہ پڑے فقط بارش کے پانی سے پیداوار ہو گئی باندی یا ذریعہ کے کنارے پر ترائی میں کوئی چیز بولیا اور بے سیخ پیدا ہو گئی تو ایسے کھیت میں جتنا پیدا ہوا ہے اسکا سوواں حصہ خیرات

کردینا واجب ہے یعنی دس من میں ایک من اور دس سیر میں ایک سیر اور اگر کھیت
 کور (یعنی چیزیں یا رہٹ) چلا کر یا کسی اور طریقہ سے سینچا ہے تو پیداوار کا بیسواں
 حصہ خیرات کرے یعنی بیس من میں ایک من اور بیس سیر میں ایک سیر اور یہی حکم
 ہے باغ کا ایسی زمین میں اگرچہ کتنی ہی تھوڑی چیز پیدا ہوئی ہو مگر حال یہ صدقہ
 خیرات کرنا واجب ہے کم اور زیادہ ہونے میں کچھ فرق نہیں ہے (شامی مشعج ۲)
 مسئلہ۔ اناج، ساگ، ترکاری، میوہ، پھل، پھول وغیرہ جو کچھ پیدا ہو سب کا
 یہی حکم ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ عیشی، زمین یا پہاڑ یا جنگل سے اگر شہر لگا لاجا
 تو اس میں بھی یہ صدقہ واجب ہے (شامی مشعج ۱) مسئلہ۔ کسی نے اپنے گھر
 کے اندر کوئی درخت لگایا اور کوئی چیز ترکاری کی قسم سے یا اور کچھ لایا اور اس
 میں پھل آیا تو اس میں یہ صدقہ واجب نہیں ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر عیشی
 زمین کوئی کافر خرید لے یا کسی اور طور پر اس کو لیا ہے تب بھی وہ عیشی نہ ہوگی۔
 مسئلہ۔ یہ بات کہ یہ دسواں یا بیسواں حصہ کس کے ذمہ ہے یعنی زمین کے
 مالک پر ہے یا پیداوار کے مالک پر اس میں عالموں کا بڑا حصہ اختلاف ہے ہم آسانی
 کے واسطے یہی بتلایا کرتے ہیں کہ پیداوار والے کے ذمہ ہے۔ سوا اگر کھیت ٹھیکہ پر
 خواہ نقد پر یا غلے پر دیا تو کسان کے ذمہ ہو گا اور کھیت بٹائی پر ہو تو زمیندار اور
 کسان دونوں اپنے اپنے حصہ کا دیں۔ (شامی مشعج ۲)

جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے

مسئلہ۔ جس کے پاس ساڑھے یا دل تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی
 ہی قیمت کا سوداگری کا مال و اسباب ہو اس کو شریعت میں مالدار کہتے ہیں ایسے
 شخص کو زکوٰۃ کا پیسہ لینا اور کھانا بھی حلال نہیں اسی طرح جس کے پاس اتنی ہی قیمت
 کا کوئی پال ہو جو سوداگری کا تو نہیں لیکن ضرورت سے زائد ہے وہ بھی مالدار ہے

ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اگرچہ خود اس قسم کے مالدار پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں۔ (دعا لکیری ص ۱۷۱ ج ۱) مسئلہ۔ اور جس کے پاس اتنا مال نہیں بلکہ کھوکھلا مال ہے یا کچھ بھی نہیں یعنی ایک دن کے گذارے کے معاف بھی نہیں اس کو غریب کہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور ان لوگوں کو لینا بھی درست مسئلہ۔ بڑی بڑی دگیو، اور بڑے بڑے فرش فروش اور شامیانے جن کی بڑی نہیں ایک آدھ دفعہ کہیں شادی بیاہ میں ضرورت پڑتی ہے اور روزمرہ ضرورت نہیں ہوتی وہ ضروری اسباب میں داخل نہیں (شامی ص ۱۷۱ ج ۲)

مسئلہ۔ رہے کا گھر اور پہننے کے کپڑے اور کام کاج کیلئے نوکر اور گھوڑی گڑھی جو اکثر کام میں مدد دیتی ہے یہ سب ضروری اسباب ہیں اس کے ہونے سے مالدار نہیں ہوگی اچا ہے جتنی قیمت ہو۔ اس لئے اس کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں ہے اسی طرح پڑھے ہوئے آدمی کے پاس اس کی سمجھ اور بتاؤ کی کتابیں بھی ضروری اسباب میں داخل ہیں (ایضاً ص ۱۷۱) مسئلہ کسی کے پاس دس پانچ مکان ہیں جن کو کرایہ پر چلاتی ہے اور اس کی آمدنی سے گزر کرتی ہے یا ایک آدھ گاؤں ہے جس کی آمدنی آتی ہے۔ لیکن بال بچے اور گھر میں کھانے پینے والے لوگ اتنے زیادہ ہیں کہ اچھی طرح بسر نہیں ہوتی اور تنگی رہتی ہے اور اس کے پاس کوئی ایسا مال بھی نہیں جس میں زکوٰۃ واجب ہو تو ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔

مسئلہ۔ کسی کے پاس ہزار روپے نقد موجود ہیں۔ لیکن وہ پورے ہزار روپے یا اس سے بھی زیادہ کی قرضدار ہے تو اس کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے اور اگر قرضہ ہزار روپے سے کم ہو تو دیکھو قرضہ دے کر کتنے روپے بچتے ہیں۔ اگر اتنے بچیں جتنے میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اور اگر اس سے کم بچیں تو دینا درست ہے (دعا لکیری) مسئلہ۔ ایک شخص اپنے گھر میں بڑا مالدار ہے لیکن کہیں سفر میں ایسا اتفاق ہو کہ اس کے پاس کچھ خرچ نہیں

رہا سا مال چوری ہو گیا یا اور کوئی وجہ ایسی ہوئی کہ اب گھرنک پہنچے گا بھی
 اگرچہ نہیں ہے ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔ ایسے ہی اگر حاجی
 کے پاس راستہ میں خرچ چک گیا اور اس کے گھر میں بہت مال و دولت ہے اسکو
 بھی دینا درست ہے (عالمگیری) مسئلہ - زکوٰۃ کا پیسہ کسی کا فر کو دینا
 درست نہیں لیکن ان ہی کو دیوے اور زکوٰۃ اور عشر اور صدقہ فطر اور زکوٰۃ اور
 کفارے کے سوا اور غیرات کا فر کو بھی دینا درست ہے۔ (دہایہ وغیرہ)
 مسئلہ - زکوٰۃ کے پیسے سے مسجد بنوانا یا کسی لاوارث مردے کو گور و کفن کر دینا
 یا مردے کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کر دینا یا کسی اور عیب کام میں لگا دینا
 درست نہیں جب تک کسی مستحق کو نہ دیا جائے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی (رشامی)
 مسئلہ - اپنی زکوٰۃ کا پیسہ اپنے مال باپ، دادا دادی، نانائے، پردادا جن
 لوگوں سے پیدا ہوئی ہے ان کو دینا درست نہیں ہے اسی طرح اپنی اولاد اور پوتے
 پر پوتے لڑکے وغیرہ جو لوگ اس کی اولاد میں داخل ہیں ان کو بھی دینا درست
 نہیں ایسے ہی بی بی اپنے میال کو اور بیاں اپنی بی بی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے (دہایہ ج ۱)
 مسئلہ - ان ارشدہ داروں کے سوا اور سب کو زکوٰۃ دینا درست ہے جیسے
 بھائی، بہن بھتیجی، بھانجی، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، سوتیلی ماں، سوتیلی باپ دادا
 ساس، خسر وغیرہ سب کو دینا درست ہے (ایضاً ص ۱) مسئلہ - ما بالذکر کے
 کا باپ اگر مالدار ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں اور لڑکا لڑکی بالغ ہو گئے
 اور خود مالدار نہیں ان کا باپ یا والدہ مالدار ہے تو ان کو دینا درست ہے (عالمگیری ج ۱)
 مسئلہ - اگر چھوٹے بچے یا بچہ مالدار نہیں مگر ماں مالدار ہے تو اس بچے کو
 زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے (رشامی ص ۱۲) مسئلہ - سید کا لڑکا لڑکی
 کو اسی طرح جو حضرت عباس کی یا حضرت جعفر کی یا حضرت عقیل کی یا حضرت حارث
 بن عبدالمطلب کی اولاد میں ہوں ان کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اسی طرح

صدقہ شریعت سے واجب ہوا اس کا دینا بھی درست نہیں، جیسے مذکر کفار علیہ
 صدقہ فطر اور اس کے سوا اور کسی صدقہ و خیرات کا دینا درست ہے (ہدایہ ج ۱ ص ۱۸۱)
مسئلہ۔ گھر کے نوکر چاکر، خدمتگارا، اماں، دانی، کھلائی وغیرہ کو بھی زکوٰۃ کا
 پیسہ دینا درست ہے۔ لیکن ان کی تنخواہ میں نہ حساب کرے بلکہ تنخواہ سے زائد
 بطور انعام و اکرام کے دیدے اور دل میں زکوٰۃ دینے کی نیت رکھے تو درست
 ہے (عالمگیری ص ۱۲۲ ج ۱) **مسئلہ**۔ جس لڑکے کو تم نے دودھ پلایا ہے اسکو اللہ
 جسمی نے بچپن میں تم کو دودھ پلایا ہے اس کو بھی زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے (فتاویٰ رضویہ ص ۱۸۱)
مسئلہ۔ ایک عورت کا مہر ہزار روپے لیکن اس کا شوہر بہت غریب ہے
 اور اگر یہ امید ہے کہ جب مانگوں کی ادا کر دے گا کچھ مال نہ کرے گا تو ایسی عورت کو
 زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں (ایضاً) **مسئلہ**۔ ایک شخص کو مستحق سمجھ کر
 زکوٰۃ دیدی۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ تو مالدار ہے یا سید ہے یا اندھیاری رات میں کسی
 دے دیا۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ تو میری مال تھی یا میری لڑکی تھی یا کوئی ایسی رشتہ دار
 ہے جس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں تو ان سب صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ دیا
 ادا کرنا واجب نہیں۔ لیکن اگر لینے والے کو معلوم ہو جائے کہ یہ زکوٰۃ کا پیسہ ہے
 اور میں زکوٰۃ لینے کا مستحق نہیں ہوں تو نہ لیوے اور پھر دیوے اور اگر دینے کے
 بعد معلوم ہو کہ جس کو دیا ہے وہ کافر ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔ پھر ادا کرے۔
 (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۱۸۵) **مسئلہ**۔ اگر کسی پر شبہ ہو کہ معلوم نہیں مالدار ہے
 محتاج ہے تو جب تک تحقیق نہ ہو جاوے اسکو زکوٰۃ نہ دیوے اگر بے تحقیق کرے
 تو دیکھو دل زیادہ کدھر جاتا ہے اگر دل یہ گواہی دیتا ہے کہ وہ فقیر ہے تو زکوٰۃ ادا ہوگئی
 اور اگر دل یہ کہے کہ وہ مالدار ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی پھر سے دیوے لیکن اگر
 دینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہ غریب ہی ہے تو پھر سے نہ دے زکوٰۃ ادا ہوگئی
 (فتاویٰ رضویہ ج ۲) **مسئلہ**۔ زکوٰۃ دینے میں اور زکوٰۃ کے سوا اور صدقہ خیرات

میں سب سے زیادہ اپنے رشتے ناتے کے لوگوں کا خیال رکھو کہ پہلے ان ہی لوگوں کو دو۔ لیکن ان کو یہ نہ بتاؤ کہ صدقہ اور خیرات کی چیز ہے تاکہ وہ بُرا نہ مانیں۔

حالاتِ فقر میں آیا ہے کہ قربت واروں کو خیرات دینے سے دہرا ثواب ملتا ہے۔ ایک تو خیرات کا دوسرے اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک و احسان کرنے کا پھر جو کچھ ان سے بچے وہ اور لوگوں کو دے۔ **مسئلہ**۔ ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر میں بھیجا کر دے ہے ہاں اگر دوسرے شہر میں اسکے رشتہ دار رہتے ہیں ان کو بھی دیا۔ یہاں والوں کے اعتبار سے وہاں کے لوگ زیادہ محتاج ہیں یا وہ لوگ دین کے کام میں لگے ہیں ان کو بھی دیا تو مکروہ نہیں کہ طالب علموں اور دیندار عالموں کو دینا بڑا ثواب ہے۔ (عالمگیری ص ۱۲۲ ج ۱)

صدقہ فطر کا بیان

مسئلہ۔ جو مسلمان اتنا مال دار ہو کہ اُس پر زکوٰۃ واجب ہو یا اس پر زکوٰۃ تو واجب نہیں لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال و اسباب ہے جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر عید کے دن صدقہ دینا واجب ہے۔ چاہے وہ سوداگری کا مال ہو یا سوداگری کا نہ ہو اور چاہے سال پورا گزر چکا ہو یا نہ گزرا ہو اور اس صدقہ کو شروع میں صدقہ فطر کہتے ہیں (مراقی ص ۳۵۳) **مسئلہ**۔ کسی کے پاس رہنے کا بڑا بھاری گھر ہے کہ اگر بیجا جائے تو ہزار پانچ سو کا بجے اور مہینے کے قیمتی کپڑے ہیں مگر ان میں گوٹہ لچکا نہیں اور خدمت کیلئے دو چار خدمتگار ہیں گھر میں ہزار پانچ سو کا ضروری اسباب بھی ہے۔ مگر زیادہ نہیں اور وہ سب کام میں آیا کرتا ہے یا کچھ اسباب ضرورت سے زیادہ الگ ہے اور کچھ گوٹہ لچکا اور زیور بھی ہے لیکن وہ اتنا نہیں کہ جتنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو ایسے پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ۔ کسی کے دو گھر ہیں ایک میں خود رہتی ہے اور ایک خالی پڑ رہا ہے یا کرایہ پر دے دیا ہے تو یہ دوسرا مکان ضرورت سے زائد ہے اگر اس کی قیمت اتنی ہو جتنی پر کہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے اور ایسے کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا بھی جائز نہیں البتہ اگر اسی پر اس کا گزارہ ہو تو یہ مکان بھی ضروری اسباب میں داخل ہو جائے گا اور اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوگا۔ اور زکوٰۃ کا پیسہ لینا اور دینا بھی درست ہوگا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ جس کو زکوٰۃ اور صدقہ کا پیسہ لینا درست ہے اس پر صدقہ فطر واجب نہیں اور جس کو صدقہ اور زکوٰۃ کا لینا درست نہیں اس پر صدقہ واجب ہے۔ (شامی)

مسئلہ۔ کسی کے پاس ضروری اسباب سے نامثال و اسباب ہے لیکن وہ قرضدار بھی ہے تو قرضہ فجر اگر کے دیکھو کیا بچتا ہے اگر اتنی قیمت کا اسباب بچ رہے جتنے میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو صدقہ فطر واجب ہے اور اگر اس کم بچے تو واجب نہیں۔ **مسئلہ**۔ عید کے دن جس وقت فجر کا وقت آتا ہے اُس وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے۔ تو اگر کوئی فجر کا وقت آنے سے پہلے ہی مر گیا اس پر صدقہ فطر واجب نہیں اس کے مال میں سے نہ دیا جاوے گا عالمگیری ص ۱۲ ج ۱

مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ جس وقت مرد نماز کیلئے عید گاہ میں جائیں اس سے پہلے ہی صدقہ دیدے۔ اگر پہلے نہ دیا تو خیر بعد میں بھی۔ (ایضاً ص ۱۲)

مسئلہ۔ کسی نے صدقہ فطر عید کے دن سے پہلے ہی رمضان میں دیدیا تب بھی ادا ہو گیا۔ اب دوبارہ دینا واجب نہیں (شامی ص ۱۲ ج ۱)

مسئلہ۔ اگر کسی نے عید کے دن صدقہ فطر نہ دیا تو مغفرت نہیں ہوا۔ اب کسی دن دے دینا چاہیئے۔

مسئلہ۔ صدقہ فطر فقط اپنی طرف سے واجب ہے کسی اور کی طرف سے ادا کرنا واجب نہیں اور نہ بچوں کی طرف سے واجب ہے نہ شوہر کی طرف سے نہ کسی اور

کی طرف سے، یہ عورتوں کا حکم ہے اور مرد پر نابالغ بچوں کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۔ اگر چھوٹے بچے کے پاس اتنا مال ہو جتنے کہ ہونے سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔ جیسے اس کا کوئی رشتہ دار مر گیا ہو اس کے مال سے اس بچے کو حصہ دیا یا کسی اور طرح سے بچے کو مال مل گیا تو اس بچے کے مال میں سے صدقہ فطر ادا کرے۔ لیکن اگر وہ بچہ عید کے دن جمع ہونے کے بعد پیدا ہوا اس کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں ہے (عالمگیری ص ۱۲۲)

مسئلہ۔ جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی یہ صدقہ واجب ہے۔ دونوں میں کچھ فرق نہیں (عالمگیری ص ۱۲۲ ج ۱)

مسئلہ۔ صدقہ فطر میں گیموں یا گیموں کا آٹا یا گیموں کے ستودلوے تو اسی روپے کے سیر یعنی انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اوپر پونے دو سیر یا کچھ اور زیادہ دیدینا چاہیے۔ کیونکہ زیادہ ہونے میں کچھ حرج نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور اگر جو یا جو کا آٹا دیوے تو چاہیے کہ دو نادیوے (ہدایہ ص ۱۹۲ ج ۱)

مسئلہ۔ مگر گیموں اور جو کے سوا کوئی اور اناج دیا۔ جیسے چنا، جوار، تولو اتنا دیوے کہ اس کی قیمت اتنے گیموں یا اتنے جو کے برابر ہو جاوے جتنے اوپر بیان ہوئے ہیں۔ (ایضاً)

مسئلہ۔ اگر گیموں یا جو نہیں دیئے بلکہ اتنے گیموں اور جو کی قیمت دیدی تو یہ سب سے بہتر ہے (عالمگیری ص ۱۲۲ ج ۱) مسئلہ۔ ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دیدے یا محتوڑا تھوڑا کر کے کئی فقروں کو دیدے دونوں باتیں جائز ہیں (شامی ص ۱۲۸ ج ۱) مسئلہ۔ مگر کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دے دیا یہ بھی درست ہے۔ مسئلہ۔ صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں ان ہی لوگوں کو صدقہ لینا چاہیے۔ (شامی ص ۱۲۸)

قربانی کا بیان

مسئلہ۔ قربانی کرنے کا بڑا ثواب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی چیز اللہ کو پسند نہیں ان دنوں میں یہ نیک کام سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے اور قربانی کرتے وقت خون کا جو قطرہ زمین پر گرے گا وہ تو زمین تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے پاس مقبول ہو جاتا ہے تو خوب خوشی سے اور خوب دل کھول کر قربانی کیا کرو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قربانی کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں ہر ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے بحال اللہ بھلا سوچو تو کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ثواب ہو گا کہ ایک قربانی کرنے سے ہزاروں لاکھوں نیکیاں بچاتی ہیں۔ بھیڑی کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں اگر کوئی صبح سے شام تک گئے تب بھی نہ گن سکے پس سوچو تو کتنی نیکیاں ہوئیں۔ بڑی دیندار کی بات تو یہ ہے کہ کسی پر قربانی کرنا واجب بھی نہ ہو تب بھی اتنے بے حساب ثواب کے لالچ سے قربانی کر دینا چاہیے کہ جب یہ دن چلے جاویں گے تو یہ دولت کہاں نصیب ہوگی ادا اتنی آسانی سے اتنی نیکیاں کیسے کما سکے گی اور اگر اللہ نے مالدار اور امیر بنایا ہو تو مناسب ہے کہ جہاں اپنی طرف سے قربانی کرے تو جو رشتہ دار مر گئے ہیں جسے ماں باپ وغیرہ ان کی طرف سے بھی قربانی کرے تاکہ ان کی صرح کو اتنا بڑا ثواب پہنچ جائے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کی بیبیوں کی طرف سے اپنے پر وغیرہ کی طرف سے کرے اور نہیں تو کم سے کم اتنا ضرور کرے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے۔ کیونکہ مالدار پر تو واجب ہے جسکے پاس مال و دولت سب کچھ موجود ہے اور قربانی کرنا اس پر واجب ہے اور پھر بھی اس نے قربانی نہ کی تو اس سے بڑھ کر نصیب اور محروم کون ہو گا اور گناہ کا سوال۔ جب قربانی کا جائز قبلہ رخ ٹھامے تو پہلے یہ دعا پڑھے اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

حَنِيفًا وَمَا آخَا مِنْ الْمُشْرِكِينَ إِنَّا صَلَّاتُنِي وَنُصَلِّي وَنُحْيَا نِي وَ
 قُتِلَانِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ
 وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ هَبْ لِي وَلِأُمَّتِي بِسْمِ اللَّهِ أَكْبَرُ كَيْفَ
 ذُبَّ كَرِيهٍ أَوْ تَجِبَّ كَرِيهٍ كَيْفَ بَعْدَ رِيءٍ دَعَا بِرِيءٍ اللَّهُمَّ قَسِّمَ لِي كَيْفَ
 تَقْسِمُ لِي عَنْ سَعِيدٍ فَحَمْدُكَ خَالِيْلِي أَبُو هَانِئٍ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ (مشکوٰۃ شریف)

مسئلہ۔ جس پر صدقہ نظر واجب ہے اس پر بقرہ عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی
 واجب ہے اور اگر اتنا مال نہ ہو جتنے کے پیدنے سے صدقہ و فطر واجب ہوتا ہے تو
 اس پر قربانی واجب نہیں لیکن پھر بھی کر دیوے تو بہت ثواب پائے (دشمنی کشا)
 مسئلہ۔ مسافر پر قربانی کرنا واجب نہیں (ہدایہ ص ۴۳۲ ج ۲)

مسئلہ۔ بقرہ عید کی دسویں تاریخ سے لیکر بارہویں تاریخ کی شام تک قربانی کا
 وقت ہے چاہے جس دن قربانی کرے۔ لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہتر دن بقرہ عید
 کا دن ہے۔ پھر گیارہویں تاریخ پھر بارہویں تاریخ (عالمگیری ص ۱۹ ج ۶)

مسئلہ۔ بقرہ عید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے۔ جب تک
 نماز پڑھ چکیں تب تک الہیہ اگر کوئی کسی دیہات اور گاؤں میں رہتی ہو تو وہاں فجر
 کی نماز کے بعد بھی قربانی کرنا درست ہے شہر اور قصبہ کے رہنے والے نماز کے بعد کریں۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شہر کی رہنے والی اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دیوے
 تو اس کی قربانی نماز سے پہلے بھی درست ہے اگرچہ وہ خود شہر ہی میں موجود ہے
 لیکن جب قربانی دیہات میں بھیجی تو نماز سے پہلے قربانی کرنا درست ہو گیا۔ ذبح
 نہ جائیکے بعد امکو، شگو، اور گوشت کھائے (ہدایہ ص ۴۳۲ ج ۲)

مسئلہ۔ بارہویں تاریخ کے سورج ڈوبنے سے پہلے قربانی کرنا درست ہے جب
 سورج ڈوب گیا تو اب قربانی کرنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ۔ دسویں سے بارہویں تک جب جی چاہے قربانی کرے چاہے دن میں چاہے رات میں لیکن رات میں ذبح کرنا بہتر نہیں کہ شاید کوئی رُگ نہ سکے اور قربانی درست نہ ہو (عالمگیری ص ۱۹ ج ۶)

مسئلہ۔ دسویں گیارہویں تاریخ کو سفر میں تھی پھر بارہویں تاریخ کو سورج ڈوبنے سے پہلے گھر پہنچ گئی یا پندرہ دن کہیں ٹھہرنے کی نیت کر لی تو اب قربانی کرنا واجب ہو گیا اسی طرح اگر پہلے آنا مال نہ تھا اسلئے قربانی واجب تھی پھر بارہویں تاریخ کے سورج ڈوبنے سے پہلے کہیں سے ٹال لیا گیا تو قربانی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے اگر خود ذبح کرنا نہ جانتی ہو تو کسی اور سے ذبح کر والے اس ذبح کے وقت وہاں جانور کے سامنے کھڑی ہو جائے بہتر ہے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پسماندے کی وجہ سے سامنے نہیں کھڑی ہو سکتی تو دھڑکھڑا کر اس میں کچھ حرج نہیں ہے (عالمگیری ص ۲۰ ج ۶)

مسئلہ۔ قربانی کرتے وقت زبان سے نیت کرنا اور دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے اگر دل میں خیال کر لیا کہ میں قربانی کرتی ہوں اور زبان سے کچھ نہیں پڑھا فقط بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دیا تو بھی قربانی درست ہو گئی۔ لیکن اگر یاد ہو کہ دعا پڑھنا درست ہے مسئلہ۔ قربانی فقط اپنی طرف سے کرنا واجب ہے اولاد کی طرف سے واجب نہیں بلکہ اگر نابالغ اولاد مالدار بھی ہو تب بھی اس کی طرف سے کرنا واجب نہیں۔ نہ اپنے مال میں سے نہ اس کے مال سے اگر کسی نے اس کی طرف سے قربانی کر دی تو نفل ہو گئی۔ لیکن اپنے ہی مال میں سے ہرگز نہ کرے۔ (عالمگیری ص ۱۹ ج ۶) مسئلہ۔ بکری۔ بکرا۔ بھڑا۔ دنبہ۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی، اپنے ان سب جانوروں کی قربانی درست ہے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں (ایضاً) مسئلہ۔ گائے بھینس۔ اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی نہ اس کی جس کا پورا

حصہ ہے نہ اسکی جسکاساتوین سے کم ہے (دعا المگیری) مسئلہ اگر گائے میں سات آدمیوں سے کم شریک ہوئے جیسے پانچ آدمی شریک ہوئے یا چھ آدمی اور سب برابر کے شریک ہیں تب بھی قربانی درست ہے اور اگر آٹھ آدمی شریک ہو گئے تو کسی کی قربانی صحیح نہیں ہوتی۔ (شامی صفحہ ۲۱۳) مسئلہ قربانی کیلئے کسی نے گائے خریدتے وقت نیت کی کہ اگر کوئی اور مل گیا تو اس کو بھی اس گائے میں شریک کر لیگیے اور ساجھے میں قربانی کر لیگیے اسکے بعد کچھ اور لوگ گائے میں شریک ہو گئے تو یہ درست ہے اور اگر خریدتے وقت اس کی نیت شریک کرنے کی نہ تھی بلکہ لڑی گائے اپنی طرف سے قربانی کر لیا اور ان تمام اس میں کسی اور کا شریک کرنا بہتر تو نہیں ہے لیکن اگر کسی کو شریک کر لیا تو کوئی چاہے کہ جس نے شریک کیا ہے وہ امیر ہے کہ اسپر قربانی واجب ہے یا غریب ہے کہ جس پر قربانی واجب نہیں اگر امیر ہے تو درست ہے غریب پر نہیں۔ مسئلہ اگر قربانی کا چارہ کہیں گم ہو گیا اس لئے جو سرا خریدا پھر وہ پہلا بھی مل گیا تو اگر امیر آدمی کو ایسا اتفاق ہوا ہے تو دونوں جانوروں کی قربانی اس پر واجب ہے (دہلیہ) مسئلہ سات آدمی گائے میں شریک ہوئے تو گوشت بانٹنے وقت انگل سے نہ بائیں نہیں تو اگر کوئی حصہ کم زیادہ رہے گا سود ہو گا ویکالبتہ اگر گوشت کے ساتھ کلمہ پائے اور کھال کو بھی شریک کر لیا تو جس طرف کلمہ پائے یا کھال ہوا سرف اگر گوشت کم ہے تو درست ہے چاہے جتنا کم ہو جس طرف گوشت زیادہ تھا اس طرف کلمہ پائے شریک کئے تو بھی سود ہو گیا اور گناہ ہوا (شامی صفحہ ۲۱۵) مسئلہ بکری سال بھر سے کم کی درست نہیں اور گائے چھتیس دو برس سے کم کی درست نہیں اور اونٹ پانچ برس سے کم کی درست نہیں اور دنبہ یا بھیڑ اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اور سال بھر والے بھیڑ دونوں میں اگر چھوڑ دو تو کچھ فرق نہ معلوم ہو تو ایسے وقت چھہہینے کے دنبہ اور بھیڑ کی قربانی بھی درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو سال بھر کا ہونا چاہیے (شامی ص ۲۱۶) مسئلہ جو جانور اندھایا کا ناہو یا ایک کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ

جاتی رہی ہو تو اس جانور کی قربانی درست نہیں مسئلہ جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ
نقطہ تین پاؤں سے چلتا ہے چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا ہے یا چوتھا پاؤں
رکھتا ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا اسکی بھی قربانی درست نہیں اور اگر طے وقت
وہ پاؤں ٹریک کر چلتا ہے اور چلنے میں اس سے بہاوا لگتا ہے۔ لیکن نقطہ اگر چلتا ہے
تو اس کی قربانی درست ہے (شامی ص ۳۱۷ ج ۵) مسئلہ اتنا دبلا بالکل مر جانور
جس کی ہڈیوں میں بالکل گوشت نہ رہا ہو اس کی قربانی درست نہیں ہے اور اگر اتنا
دبلا نہ ہو تو دبلے ہونے سے کچھ حرج نہیں اس کی قربانی درست ہے۔ لیکن ہونے
تازہ جانور کی قربانی کرنا زیادہ درست ہے (عالمگیری) مسئلہ جس جانور کے
دانت بالکل نہوں اس کی قربانی درست نہیں اور اگر کچھ دانت گر گئے ہیں ان
سے زیادہ باقی ہیں تو اسکی قربانی درست ہے (شامی ص ۳۱۷ ج ۵) مسئلہ جس جانور کے
پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں اس کی بھی قربانی درست نہیں ہے اور کان تو میں لیکن
بالکل دراڑ سے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے (عالمگیری) مسئلہ جس جانور
کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے لیکن ٹوٹ گئے تو اس کی قربانی درست
ہے البتہ اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں (شامی ص ۳۱۷ ج ۵)
مسئلہ خسی یعنی بدھیا بکیے اور مینڈے کی بھی قربانی درست ہے جس جانور کے
قارش رکھی ہو اس کی بھی قربانی درست ہے البتہ اگر قارش کی وجہ سے بالکل افر
ہو گیا ہو تو درست نہیں مسئلہ اگر جانور قربانی کیلئے خرید یا تب کوئی ایسا عیب
پیدا ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں تو اس کے بدلے دوسرا جانور خرید کر قربانی
کرے ہاں اگر غریب آدمی ہو جس پر قربانی کرنا واجب نہیں تو اس کے واسطے
درست ہے کہ وہی جانور قربانی کرے (ایضاً ص ۳۱۷ ج ۵) مسئلہ قربانی کا گشت
آپ کھائے اور اپنے رشتہ دار ناٹے کے لوگوں کو دینے سے اور غیر مال اور عمارتوں کو
خیرات کرے خیرات میں تہائی سے کمی نہ کرے میں اگر کسی کو خیرات کا گشت خیرات

تو بھی گناہ نہیں ہے (شامی ص ۲۲۵ ج ۵) مسئلہ قربانی کی کھال یا تو یہی خیرات کر دے یا
 بیکر اس کی قیمت خیرات کر دے اور اگر بیکری خرید لی تو وہی بکری بعینہ خیرات کر دے (شامی)
 مسئلہ جس نے قربانی کرنے کی سنت مانی پھر وہ کام پورا ہو گیا جس کے واسطے سنت مانی
 تھی تو اب قربانی کرنا واجب ہے چاہے مال اور چوہانہ ہو اور سنت کی قربانی سب گناہ
 خیر و کو خیرات کر دے نہ آپ کھادے نہ امیر و نکودے۔ جتنا آپ کھایا ہو یا امیر و نکودیا ہو
 اتنا پھر خیرات کرنا پڑے گا (مد مختار ص ۳۱۲ ج ۱) مسئلہ اگر اپنی خوشی سے کسی مرنے کو کھانا
 پہنچانے کیلئے قربانی کرے تو اس کے گوشت میں سے خود کھانا کھانا، باقی مناسب درستی
 جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے اسی طرح اسکا (شامی ص ۲۲۵ ج ۵) مسئلہ لیکن اگر کوئی خیر
 وصیت کر گیا ہو کہ میرے ترکہ میں سے میری طرف سے قربانی کی جائے اور اسکی وصیت پر اسکا
 کے مال سے قربانی کی گئی تو اس قربانی کے تمام گوشت وغیرہ کا خیرات کرنا واجب ہے۔
 مسئلہ۔ اگر کوئی شخص یہاں موجود نہیں اور دوسرے شخص نے اس کی طرف سے بغیر
 اسکے کہے قربانی کر دی تو یہ قربانی صحیح نہیں ہوئی اور اگر کسی جانور میں کسی غائب کا حصہ بغیر
 اس کے کہے تجویز کیا اور حصہ داروں کی قربانی بھی صحیح نہ ہوگی مسئلہ۔ اگر کوئی جانور کسی کو
 حصہ پر دیا ہے تو یہ جانور اس پر ورش کر نیوالے کی ملکیت نہیں ہوا بلکہ اصل مالک کا ہی
 ہے اس لئے اگر کسی نے اس پالنے والی سے خرید کر قربانی نہیں ہوئی اگر ایسا جانور خریدنا
 ہو تو اصل مالک سے جس نے حصہ پر دیا ہے خرید لیں مسئلہ۔ اگر ایک جانور میں کئی آدمی
 شریک ہیں اور سب گوشت کو آپس میں تقسیم نہیں کرتے بلکہ یکجا ہی فقرا و صاحب کو
 تقسیم کر تے یا ایک کھانا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے اگر تقسیم کرنے کے لئے اس میں برابری ضروری ہے۔
 مسئلہ۔ قربانی کی کھالوں کی قیمت کسی اجرت میں دینا جائز نہیں کیونکہ اس کا خیرات کرنا
 ضروری ہے مسئلہ۔ قربانی کا گوشت کافر کو بھی دینا جائز ہے بشرطیکہ اجرت میں نہ
 دیا جائے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی جانور کا بھن ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ پھر اگر بچہ زندہ
 نکلے تو اس کو بچ کر دو۔ (شامی ص ۲۱۵ ج ۵)

عقیدۂ کابسان

مسئلہ جس کے کئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہوتو بہتر ہے کہ ساتویں دن اس کا نام رکھ دے اور عقیدہ کر دے عقیدہ کر دینے سے اُلا بٹلا دور ہو جاتی ہے اور آفتوں سے حفاظت رہتی ہے مسئلہ عقیدہ کا طریقہ یہ ہے کہ اگر لڑکا ہو تو دو بکری یا دو بھیر اور لڑکی ہو تو ایک بکری یا ایک بھیر ذبح کرے یا قربانی کی کھائے میں لڑکے کے واسطے دو حصے اور لڑکی کے واسطے ایک حصہ لے لیوے اور سر کے بال منڈوا دیوے اور بالوں کے برابر چاندی یا سونا تول کر خیرات کر دے اور لڑکے کے سر میں زعفران لگا دے۔

مسئلہ اگر ساتویں دن عقیدہ نہ کرے تو جب کرے تو ساتویں دن ہونے کا خیال بہتر ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن لڑکا پیدا ہو اس سے ایک دن پہلے عقیدہ کرے۔ یعنی اگر جمعرات کو پیدا ہوا تو بدھ کو کرے حساب سے ساتواں دن پڑے گا۔

مسئلہ یہ جو دستور ہے کہ جس وقت لڑکے کے سر پر استرہ رکھا جاوے اور نانی مسوندنا شروع کرے فوراً اُسی وقت بکری ذبح ہو یہ حق مہل کہم ہے شریعت میں جائز ہے کہ چاہے مسوندنے سے پہلے یا بعد میں ذبح کرے مسئلہ جس جانور کی قربانی جائز نہیں اسکا عقیدہ بھی درست نہیں مسئلہ عقیدہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کرے چاہے پکا کر کے بانٹے چاہے دھوت کر کے کھائے سب درست ہے۔ مسئلہ عقیدہ کا گوشت باپ دادا دادی۔ نانی ناما وغیرہ سب کو کھاتا درست ہے مسئلہ کسی کو زیادہ توہنی نہیں اس لیے اس نے لڑکے کی طرف سے ایک ہی بھرے کا عقیدہ کیا تو اس کا بھی کچھ حرج نہیں جائز ہے اور اگر بالکل ہی عقیدہ نہ کرے تو بھی حرج نہیں (ایضاً)

حج کا بیان

مسئلہ جس شخص کے پاس ضرورت سے زائد اتنا خرچ ہو کہ سواری پر متوسط

گزران سے کھانا پیتا چاؤے اور حج کے چلاؤے اس کے ذمہ حج فرض ہو جاتا ہے اور حج کی بڑی بزرگی آئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو حج گناہوں اور خرابیوں سے پاک ہوا اس کا بدلہ بجز بہشت کے کچھ نہیں (جمع الفوائد) اسی طرح عمرہ کرنے پر بھی بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حج اور عمرہ دونوں گناہوں کو اس طرح دُور کرتے ہیں جیسے میٹھی لونب کے میل کو دُور کر دیتا ہے اور جس کے ذمہ حج فرض ہوا وہ نہ کرے اس کیلئے بڑی دھمکی آئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسکے پاس کھانے پینے اور سواری کا اتنا سامان ہو جس سے وہ بیت اللہ شریف تک جاسکے اور پھر حج نہ کرے تو کچھ عجب نہیں کہ وہ یہودی ہو کے مرے یا نصرانی ہو کے مرے (مشکوٰۃ شریف) اور یہ بھی فرمایا کہ حج کا ترک کرنا اسلام کا طریقہ نہیں ہے عمر بھر میں ایک دفعہ حج کرنا فرض ہے۔ اگر کوئی حج کہے تو ایک فرض ہوا اور سب نفل ہیں اور ان کا بھی بہت بڑا ثواب ہے ہادیہ ۱۱۳۔ مسئلہ۔ جوانی سے پہلے لڑکپن میں اگر کوئی حج کیا ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ اگر بالدا ہے تو جوان ہونے کے بعد پھر حج کرنا فرض ہے اور بول لڑکپن میں کیا ہے وہ نفل ہے۔

مسئلہ۔ اندھی پر حج فرض نہیں چاہے کتنی مالدار ہو (شامی ص ۲۱۲ ج ۲) مسئلہ۔ جب کسی پر حج فرض ہو گیا تو فوراً اسی سال حج کرنا واجب ہے بلا عذر دیر کرنا اور یہ خیال کرنا کہ ابھی عمر بڑی ہے پھر کسی سال حج کر لینے درست نہیں (ہادیہ ص ۲۱۲ ج ۱) مسئلہ۔ حج کرنے کیلئے راستہ میں اپنے مشوہر کا یا کسی محرم کا ساتھ ہونا بھی ضروری ہے البتہ اگر مکے سے اتنے دُور رہتی ہے کہ اس کے گھر سے مکہ تک تین منزل نہ ہو تو یہ ہر اور محرم کے ساتھ ہوئے بغیر بھی جانا درست ہے (ہادیہ ص ۲۱۵ ج ۱) مسئلہ۔ اگر وہ محرم نابالغ ہو یا ایسا بدین ہو کہ ماں بہن وغیرہ کو بھی اس پر اطمینان نہیں تو اس کے ساتھ جانا درست نہیں (ہادیہ ص ۲۱۲ ج ۱) مسئلہ۔ جب کوئی محرم قابل اطمینان مل جائے تو اب حج کو جانے سے شوہر کا روکنا درست نہیں اور اگر شوہر روکے بھی تو اس کی

نہ مانے چلی جائے (دہادیہ ص ۱۱۵ ج ۱) مسئلہ جو لڑکی ابھی جوان نہیں ہوئی، لیکن جوانی کے قریب ہو چکی ہے اسکو بھی بغیر شرعی محرم کے جانا درست نہیں (دہادیہ ص ۱۱۵ ج ۱) جو محرم اُس کو حج کرائے کیلئے لے جائے اُسکا سارا خرچ اُس پر ہے واجب مسئلہ اگر لڑکی عمر ایسا محرم نہ ملا جسکے ساتھ سفر کرے تو حج نہ کر نیکار گناہ نہ ہوگا لیکن مرتے وقت یہ وصیت کر جانا واجب ہے کہ میری طرف سے حج کر دینا میرے بعد اسکے وارث ابجا مال میں سے کسی آدمی کو خرچ دیکر بھیجیں کہ وہ جا کر میرے کی طرف سے حج کرائے اس سے اسکے ذمہ کاج حج امتزجا دے گا اور اس حج کو جو دوسرے کی طرف سے کیا جاتا ہے حج بدل کہتے ہیں (شامی ص ۱۲۲ ج ۱) مسئلہ اگر کسی کے ذمے حج فرض تھا اور اس نے کُستی سے ہر کردی۔ پھر وہ اندھی ہو گئی یا ایسی بیمار ہو گئی کہ سفر کے قابل نہیں رہی تو اس کو بھی حج بدل کی وصیت کر جانا چاہیے۔ (عالمگیری ص ۱۳۳ ج ۱) مسئلہ اگر وہ اتنا مال چھوڑ کر رہے کہ قرض وغیرہ دیکر تنہائی مال میں سے حج بدل کرا سکتے ہیں تب تو وارث پر اس کی وصیت کا پورا کرنا واجب ہے اور اگر مال تھوڑا ہے کہ ایک تنہائی میں حج بدل نہیں ہو سکتا تو اس کا ولی حج نہ کراوے ہاں اگر ایسا کرے کہ تنہائی مال مردے کا دیوے اور جتنا زیادہ لگے وہ خود دیوے تو حج بدل کرا سکتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ مردے کا تنہائی مال سے زیادہ نہ دیوے۔ اگر اسکے سب وارث بخوشی راضی ہو جاویں کہ ہم اپنا حصہ نہ لیوینگے تم حج بدل کر دو تو تنہائی مال سے زیادہ لینا بھی درست ہے۔ لیکن نابالغ وارثوں کی اجازت کا شرع میں کوئی اعتبار نہیں (عالمگیری) مسئلہ اگر وہ حج بدل کی وصیت کر کے مرگئی اور مال کم تھا اس لئے تنہائی مال میں حج بدل نہ ہو سکا اور تنہائی سے زیادہ لگانے کو وارثوں نے خوشی سے منظور نہ کیا اسلئے حج نہیں کرایا گیا تو اس پر گناہ نہیں۔ (درمختار) مسئلہ سب وصیتوں کا یہی حکم ہے سو اگر کسی کے ذمہ بہت روزے یا نمازیں تھنا باقی ہیں یا زکوٰۃ باقی تھی اور وصیت کر کے مرگئی تو فقط تنہائی مال سے زیادہ بغیر دایلوں کے ولی رضا مندی کے لگانا جائز نہیں ہے۔ یہ بیان پہلے بھی آچکا ہے (عالمگیری)

مسئلہ - بغیر وصیت کئے اسکے مال میں سے حج بدل کرانا درست نہیں۔ ہاں اگر صیبت اثر خوشی سے منظور کر لیں تو جائز ہے مگر نابالغ کی اجازت کا کچھ اعتبار نہیں (رشائی ص ۲۶۹ ج ۲) مسئلہ - اگر یہ عورت عدت میں تھی تو عدت کو چھوڑ کر حج میں ملنا درست نہیں ہے عالمگیری ص ۱۲۱ مسئلہ - جس کے پاس مکہ کی آمد و رفت کے لائق خرچ ہو اور مدینہ کا خرچ نہ ہو اس کے ذمہ حج فرض ہوگا۔ یعنی آدمی سمجھتے ہیں کہ جب تک مدینہ کا بھی خرچ نہ ہو جانا فرض نہیں یہ بالکل غلط خیال ہے (معلم الحجاج عالمگیری ص ۱۲۱ ج ۱) مسئلہ احرام میں عورت کو منہ ڈھانکنے میں نیت سے کپڑا لگانا درست نہیں مگر اس کا کام کیلئے ایک جالی دار پنکھا بکنا ہے اسکو چہرے سے باندھ لیا جاوے اور آنکھوں کے رو بر جالی رہے ان پر برقع چڑا رہے یہ درست ہے (غنیۃ الناسک ص ۴۹) مسئلہ باقی مسئلے حج کے بدوں کئے نہ سمجھ میں آسکتے ہیں نہ یاد رہ سکتے ہیں اور جب حج کو جاسکتے ہیں تو وہاں معلم لوگ سب بتلا دیتے ہیں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

زیارت مدینہ کا بیان

اگر گنجائش ہو تو حج کے بعد یا حج سے پہلے مدینہ منورہ حاضر ہو کر جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک اور سب نبوی کی زیارت سے برکت حاصل کرے اسکی نسبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اسکو وہی برکت ملے گی جیسے میری زندگی میں کسی نے میری زیارت کی۔ (مشکوٰۃ ص ۲۴۱) اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص خالی حج کر لیا اور میری زیارت کو نہ لوگا وہ میرے ساتھ بڑی بے مروتی برتے گا (مرانی الفلاح ص ۳۲) اور اس مسجد کے حق میں آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس میں ایک نماز پڑھے اسکو پچاس ہزار نماز کے برابر ثواب ملے گا۔ مشکوٰۃ ص ۲۴۱ اللہ ہم سب کو یہ دولت نصیب کرے اور نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔

مہنت ماننے کا بیان

مسئلہ۔ کسی کام کے پورا ہونے کے لئے مہنت مانی پھر وہ کام پورا ہو گیا جس مسئلہ مہنت مانی تھی اب مہنت کا پورا کرنا واجب ہو گیا اگر مہنت پوری نہ کر سکی تو بہت گناہ ہو گا۔ لیکن اگر کوئی دہیات مہنت ہو جس کا شرع میں کچھ اعتبار نہیں اس کا پورا کرنا واجب نہیں جیسا کہ ہم آگے بیان کرتے ہیں (قرآن شریف سورہ حج) مسئلہ کسی نے کہا یا اللہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو پانچ روزے رکھوں گی تو جب کام ہو جاوے گا پانچ روزے رکھنے پڑیں گے اور اگر کام نہیں ہوا تو نہ رکھنا پڑے گا اگر فقط اتنا ہی کہا ہے کہ پانچ روزے رکھوں گی تو اختیار ہے چاہے پانچوں روزے ایک دم سے لگاتا رکھے اور چاہے ایک ایک روزہ کر کے پانچ پورے کر لے دونوں باتیں درست ہیں۔ اور اگر گذر کرتے وقت یہ کہہ دیا کہ پانچوں روزے لگاتا رکھوں گی یا دل میں یہ نیت تھی تو سب ایک دم سے رکھنے پڑیں گے اگر بیچ میں ایک آدھ چھوٹ جاوے تو پھر سے رکھے (ہدایہ فقہ ج ۲) مسئلہ اگر یوں کہا کہ جمعہ کا روزہ رکھوں گی یا محرم کی پہلی تاریخ سے دسویں تاریخ تک رکھوں گی تو خاص جمعہ کو روزہ رکھنا واجب نہیں محرم کی فاص ان ہی تاریخوں میں روزہ رکھنا واجب نہیں جب چاہے دس روزے رکھ لے لیکن دسوں لگاتا رکھنے پڑیں گے چاہے محرم میں رکھے چاہے کسی مہینے میں سب جائز ہے۔ اگر یہ کہہ لیا کہ میرا کام ہو جائے تو کل ہی روزہ رکھوں گی تو تب بھی اختیار ہے جب چاہے رکھے (درمختار ص ۲ ج ۲) مسئلہ کسی نے نذر کرتے وقت یوں کہا کہ محرم کے مہینے کے روزے رکھوں گی تو محرم کے پورے مہینے کے روزے لگاتا رکھنے پڑیں گے اگر بیچ میں کسی وجہ سے دس پانچ روزے چھوٹ جاویں تو اس کے بدلے میں اتنے روزے اور رکھ لے سارے روزے نہ ہر گز اور یہ بھی اختیار ہے جس مہینے چاہے رکھے لیکن لگاتا چاہیں (ایضاً ص ۱۰ ج ۲) مسئلہ کسی نے مہنت مانی کہ میری کھوٹی ہوئی چیز مل جاوے تو آٹھ رکعت نماز پڑھوں

تو اس کے بلجائے پر آٹھ رکعت نماز پڑھنا پڑیگی چاہے ایک دم سے آٹھوں رکعت کی نیت باندھ لے یا دو دو کی سب اختیار ہے (رشتائی مسئلہ ج ۱) مسئلہ کسی نے ایک رکعت نماز پڑھنے کی نیت مانی تو پوری دو رکعتیں پڑھنی پڑیگی اگر تین کی نیت کی تو پوری چار اسی طرح آگے کا بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیری مسئلہ ج ۱) مسئلہ جو نیت مانی کہ دس روپے خیرات کرونگی یا ایک روپیہ خیرات کرونگی تو جتنا کہا ہے اتنا خیرات کرے اگر کوئی کہہ کہ پچاس روپے خیرات کرونگی اور اس کے پاس اس وقت دس ہی روپے کی کائنات ہے تو دس ہی روپے دینا پڑینگے اگر ان روپیوں کے علاوہ کچھ مال و اسباب بھی ہے تو اس کی قیمت بھی لگا بیوینگے مثلاً دس روپے نقد ہیں اور سب مال و اسباب بھی ہے تو اس کی قیمت بھی لگا بیوینگے مثلاً دس روپے نقد ہیں اور سب مال و اسباب پندرہ روپے کا ہے مگر پچیس روپے ہوتے ہیں۔ یہ سب پچیس روپے خیرات کرنا واجب ہے اس سے زیادہ واجب نہیں (ایضاً) مسئلہ اگر نیت مانی کہ دس مسکین کھلاؤنگی اور دل میں خیال ہے کہ ایک وقت یا دونوں وقت کھلاؤنگی تب اس طرح کھلاوے اور اگر کچھ خیال نہیں تو وقت دس مسکین کھلاوے اور اگر کچھ گچھا مانج دے اور وزن کا خیال دل میں تھا تو اتنا ہی دے جتنا ہم نے صدقہ فطر میں بیان کیا ہے اتنا ہی دیدے (ایضاً) مسئلہ اگر یوں کہا کہ ایک روپے کی روٹی فقیروں کو بلاؤنگی تو اختیار ہے چاہے روٹی دے یا اور کوئی چیز دے یا نقد روپیہ دیدے (ایضاً) مسئلہ کسی نے کہا کہ دس روپے خیرات کرونگی اور ہر فقیر کو ایک ایک روپیہ دونگی پھر دسویں روپے ایک ہی فقیر کو دیدے تو جائز ہے (ایضاً) مسئلہ اگر یہ کہا کہ دس نمازی کھلاؤنگی یا دس حافظ کھلاؤنگی تو دس فقیر کو چاہے کھلا دے چاہے وہ نمازی اور حافظ ہوں یا نہیں (در مختار ج ۲) مسئلہ کسی نے کہا کہ مکہ میں دس روپے خیرات کرونگی تو کچھ میں خیرات کرنا واجب نہیں جہاں چاہے خیرات کرے اور اگر کہا تھا کہ حجہ کے دن خیرات کرونگی اور نماز

فقیر کو روٹکی تو جمعہ کے دن اسی فقیر کو دینا ضروری نہیں اسی طرح اگر روپیہ مقرر کر کے
 یہاں روپیہ الٹ کر کی راہ میں روٹکی تو روپیہ دینا واجب نہیں چاہے وہ دس یا
 دس سو روٹے (ایضاً) مسئلہ کسی نے کہا کہ میرا بھائی اچھا ہو جاوے تو ایک بکری
 ذبح کر دے گی یا کہا کہ ایک بکری کا گوشت خیرات کر دے گی تو منت ہو گئی۔ اگر یوں کہا
 کہ قربانی کر دے گی تو قربانی کے دنوں میں ذبح کرنا چاہیے اور دنوں صورتوں میں
 اس کا گوشت فقیروں کے ہوا کسی اور کو دینا یا خود کھانا درست نہیں جتنا خود کھا
 یا امیروں کو دے آنا پھر خیرات کرنا پڑے گا (شامی منہاج ۱) مسئلہ ایک گائے کی
 قربانی کی منت مانی پھر گائے نہیں تو سات بکریاں کرے (عالمگیری منہاج ۳)
 مسئلہ۔ یوں منت مانی تھی کہ جب میرا بھائی آوے تو دس روپے خیرات کر دے گی
 آنے کی خبر یا کہ اس نے آنے سے پہلے خیرات کر دے تو منت پوری نہیں ہوئی آنے کے
 بعد پھر خیرات کرے (شامی منہاج ۱) مسئلہ اگر ایسے کام کے ہونے پر منت مانی خبر
 کے ہونے کو چاہتی ہو کہ یہ کام ہو جائے یعنی یہ کہے کہ میں اچھی ہو جاؤں تو ایسا کر دے
 اگر میرا بھائی خیریت سے آ جاوے تو ایسا کروں وغیرہ جب وہ کام ہو جاوے تو منت
 پوری کرے یا یہ کہا کہ میں تجھ سے بولوں تو روزہ رکھوں یا اگر آج میں نماز نہ پڑھوں تو
 ایک روزہ خیرات کروں پھر ان سے بول لی اور نماز پڑھی تو اختیار ہے چاہے قسم کھا
 دیدے چاہے روزہ رکھے اور ایک روپیہ خیرات کرے (عالمگیری منہاج ۳) مسئلہ
 منت مانی کہ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھو گی یا ہزار دفعہ لا حول پڑھو گی تو منت نہیں
 ہوئی اور پڑھنا واجب نہیں در نماز منہاج ۳) مسئلہ یہ منت مانی کہ دس کلام
 مجید ختم کر دے گی یا پڑھو گی یا ایک پارہ پڑھو گی تو منت ہوگی (شامی) مسئلہ یہ منت
 مانی کہ فلاں کام اگر ہو جائے تو مولود پڑھاؤ گی تو منت نہیں یا یہ منت کہ فلاں کام ہو جاوے
 تو فلاں مزار پر چادر پڑھاؤ گی۔ یہ منت نہیں ہوئی۔ یا شاہ عبدالحق صاحب کا تو شہ ماں
 یا سہنی یا سید کبیر کی گائے مانی یا مسجد میں گنگے چڑھانے یا اللہ میاں کا طاق بھرنے کی منت

یا بطے پیر صاحب کی گیارہویں کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں ہوئی اسکا پورا کرنا واجب نہیں (شامی صفحہ ۳) مسئلہ مولیٰ مشکل کشا کا روزہ آس بی بی کا کو بیڑا ہے سب وہیات ہیں اور مشکل کشا کا روزہ ماننا شرک ہے (دہلیہ) مسئلہ یہ منت مانی کہ فلاں مسجد جو ٹوٹی پڑی ہے اس کو بنوادوگی یا فلاں پل بندھوادوگی تو یہ منت بھی صحیح نہیں ہے اس کے ذمہ کچھ واجب نہیں ہوا (شامی صفحہ ۳) مسئلہ اگر لڑکوں کا کہ میرا بھائی اچھا ہو جاوے تو ناج کر اوٹنگی یا باجہ بچہ اوٹنگی تو یہ منت گناہ ہے اچھا ہونے کے بعد ایسا کہ ناجائز نہیں (عالمگیری صفحہ ۳) مسئلہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے منت ماننا مثلاً یوں کہنا کہ بطے پیر صاحب میرا کام ہو جاوے تو میں تمہاری یہ بات کرونگی یا مزاروں اور قبروں پر جانا یا جہاں جن رہتے ہوں وہاں جانا اور رخصت کرنا حرام اور شرک ہے بلکہ اس منت کی چیز کا کھانا بھی حرام ہے اور قبروں پر جلنے کی عزتوں کیلئے حدیث میں ممانعت آئی ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے (مشکوٰۃ شریف)

قسم کھانے کا بیان

مسئلہ بے ضرورت بات میں قسم کھانا بڑی بات ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کی بڑی بے تعظیٰ اور بے حرمتی ہوتی ہے جہاں تک ہو سکے سچی بات چربی قسم نہ کھانا چاہیے۔ خدا کی عزت و جلال کی قسم خدا کی بزرگی اور بڑائی کی قسم، تو قسم ہوگی اب اس کے خلاف کرنا درست نہیں مگر خدا کا نام نہیں لیا فقط انا کہہ دیا میں قسم کھاتی ہوں کہ فلاں کام نہ کرونگی تب بھی قسم ہوگی (در مختار صفحہ ۳) مسئلہ اگر لڑکوں کا کہا خدا گواہ ہے خدا گواہ کر کے کہتی ہو خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتی ہوں تب بھی قسم ہوگی (دہلیہ صفحہ ۳) مسئلہ قرآن کی قسم کلام اللہ کی کلام مجید کی قسم کھا کر کوئی بات کہی تو قسم ہوگی اور کلام مجید کو ہاتھ میں لے کر یا اسن ہاتھ رکھ کر کوئی بات کہی لیکن قسم نہیں کھائی تو قسم نہیں ہوئی (شامی صفحہ ۳)

مسئلہ۔ یوں کہا کہ اگر فلاں کام کروں تو بے ایمان ہو کر مروں سرحدِ ایمان نصیب ہو
یہ ایمان ہو جاؤں یا اس طرح کہا کہ اگر فلاں کام کروں تو میں مسلمان نہیں تو قسم ہو گئی اسکے
خلاف کرنے سے کفارہ دینا پڑے گا اور ایمان نہ جاوے گا (ذرا یہ مسئلہ ج ۲) مسئلہ کسی نے
یہ کہا کہ فلاں کام کیا ہو تو ہاتھ لٹے، دیر سے چھوٹیں، کوڑھی ہو جائے، بدن پھوٹ
نکلے گا خدا کا غضب لٹے آسمان چھٹ پڑے دانہ دانہ کو محتاج ہو جائے خدا کی ار
پڑے، خدا کی پٹھکار پڑے، اگر فلاں کام کروں تو سو رکھاؤں، مرتے وقت کلمہ نصیب
ہو، قیامت کے دن خدا اور رسول کے سامنے زرد رو ہوں، ان باتوں سے قسم نہیں کرتی
اسکے خلاف کرنے سے کفارہ دینا پڑے گا (الفیاض ۴) مسئلہ خدا کے سوا اور کی قسم
کھانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے رسول اللہ کی قسم کعبہ کی قسم اپنی آنکھوں کی قسم اپنی جوانی کی
قسم اپنے لائق پیروں کی قسم اپنے باپ کی قسم اپنے بچے کی قسم تمہارے سر کی قسم تمہاری جان
کی قسم، اپنی قسم اس طرح قسم کھا کر اس کے خلاف کرے تو کفارہ دینا پڑے گا بلکہ اللہ تعالیٰ
کے سوا کسی اور کی قسم کھانا بڑا گناہ ہے اسکی ممانعت آئی ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۲۹۶) اللہ
کو چھوڑ کر اور کسی کی قسم کھانا شرک کی بات ہے اس سے بہت بچنا چاہیے مسئلہ کسی نے
کہا تیرے گھر کا کھانا مجھ پر حرام ہے یا یوں کہا فلاں چیز میں نے اپنے اوپر حرام کر لی ہے تو
اس کہنے سے وہ چیز حرام نہیں ہوتی، لیکن یہ قسم ہو گئی اب اگر کھائے گی تو کفارہ دینا
پڑے گا (در مختار ج ۲) مسئلہ کسی دوسری قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے کسی نغم سے
کہا تمہیں خدا کی قسم یہ کام ضرور کرو تو یہ قسم نہیں ہوتی اسکے خلاف کرنا درست ہے (در مختار
ص ۲۹۶ ج ۲) مسئلہ قسم کھا کر اسکے ساتھ ہی انشاء اللہ کا لفظ کہ دیا جیسے کوئی اس طرح کہے
خدا کی قسم فلاں کام انشاء اللہ کرونگی تو قسم نہیں ہوتی (مشکوٰۃ شریف ص ۲۹۶) مسئلہ جیسا
ہو چکی ہو تو اس پر جھوٹی قسم کھانا بڑا گناہ ہے جیسے کسی نے نماز نہیں پڑھی اور جب کسی
نے پوچھا تو کہ دیا خدا کی قسم میں نماز پڑھ چکی ہوں یا کسی سے گلاس ٹوٹ گیا اور جب پوچھا
تو کہ دیا خدا کی قسم میں نے نہیں توڑا جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی تو اسکے گناہ کی کوئی حد

نہیں اور اس کا کوئی کفارہ نہیں بس اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کر کے اپنا گناہ معاف کرانے
 سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہو سکتا اور اگر غلطی اور دھوکہ میں جھوٹی قسم کھالی جیسے کسی نے کہا
 خدا کی قسم (بھی فلا نا آدمی نہیں آیا اور اپنے دل میں یقین کے ساتھ یہی سمجھتی ہو کہ سچی قسم
 کھا رہی ہوں پھر معلوم ہو کہ وہ اس وقت آگیا تھا تو یہ معاف ہے اس میں گناہ نہ ہو گا اور
 کچھ کفارہ بھی نہیں (ہدایہ ص ۲۴ ج ۲) مسئلہ اگر ایسی بات پر قسم کھائی جو ابھی نہیں ہوئی
 بلکہ آئندہ ہوگی جیسے کوئی کہے خدا کی قسم آج پانی برسے گا۔ خدا کی قسم آج میرا بھائی آدھکا
 پھر وہ نہیں آیا اور پانی نہیں برسا تو کفارہ دینا پڑیگا (ایضاً) مسئلہ کسی نے قسم کھائی کہ
 خدا کی قسم آج قرآن ضرور پڑھوں گا تو اب قرآن پڑھنا واجب ہو گیا نہ پڑھے گی تو گناہ
 ہو گا اور کفارہ دینا پڑیگا اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ خدا کی قسم آج فلا نا کام نہ کر دے گی تو اب
 وہ کام کرنا درست نہیں اگر کر لے گی تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑیگا (ایضاً) مسئلہ کسی نے
 گناہ کرنے کی قسم کھائی کہ آج فلا نے کی چیز پڑاؤنگی خدا کی قسم آج نہ پڑھوں گی خدا کی قسم اپنے
 ماں باپ سے کبھی نہ بوؤنگی تو ایسی قسم کا توڑ دینا واجب ہے اور قسم توڑنے کا کفارہ دیدے
 نہیں تو گناہ گارہوگی (مشکوٰۃ ص ۲۹۷ مسئلہ کسی نے قسم کھائی کہ آج میں فلا نی چیز نہ
 کھاؤنگی پھر جھوٹے سے کھالی اور قسم یاد نہ رہی یا کسی نے زبردستی ٹمنہ چیر کر کھلا دی تب بھی
 کفارہ دیوے (ہدایہ ص ۲۴ ج ۲)

قسم کے کفارہ کا بیان

مسئلہ اگر کسی نے قسم توڑ ڈالی تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مختا جوں کو دو وقتہ کھانا کھلا
 دیوے یا کچا اناج دیدے اور ہر فقیر کو انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اور پونے دو سیر بڑا
 دینا چاہیے بلکہ احتیاطاً پورے دو سیر دیدے اور اگر جو دیوے تو اس کے دو نے دیوے
 باقی اور سب ترکیب فقیر کھلانے کی وہی ہے جو روزہ کے کفارہ میں بیان ہو چکی یا دس فقروں کو
 کپڑا ہندا دیوے ہر فقیر کو اتنا بڑا کپڑا دیوے جس سے بدن کا زیادہ حصہ ڈھک جاوے

جیسے چادر یا بڑا لانا نہ کرنا دیدیا تو کفارہ ادا ہو گیا۔ لیکن وہ کپڑا بہت پرانا نہ ہونا چاہیے۔ اگر ہفتہ کو نہ کفارہ دیا گیا ہو تو ایک یا ایک چار یا سہ دیر یا تو کفارہ ادا نہیں ہوا اگر لٹکی کے ساتھ کرتا بھی ہو تو ادا ہو گیا۔ ان دونوں میں اختیار ہے چاہے کپڑا بڑا ہو چاہے کھانا کھلائے کفارہ ادا ہو گیا اور یہ حکم جو بیان ہوا جب ہے کہ مرد کو کپڑا دیوے اور اگر کسی غریب عورت کو دیا کپڑا تو اتنا کپڑا ہونا چاہیے کہ سارا بدن ڈھک جائے اور اس سے نماز پڑھ سکے اس سے کم ہو گا تو کفارہ ادا نہ ہو گا (در مختار ج ۲ ص ۲۷۴) مسئلہ اگر کوئی ایسی غریب ہو کہ نہ تو کھانا کھلا سکتی ہو اور نہ کپڑا دے سکتی ہو تو لگانا تین روزے رکھے اگر الگ الگ کر کے تین روزے پورے کر لے تو کفارہ ادا نہیں ہوا تینوں لگانا نہ کہنے چاہئیں اور اگر دو روزے رکھنے کے بعد بیچ میں کسی عذر سے کوئی روزہ چھوٹ گیا تو اب پھر سے تینوں رکھے (ہدایہ) مسئلہ قسم توڑنے سے پہلے ہی کفارہ ادا کر دیا اس کے بعد قسم توڑی تو کفارہ صحیح نہیں ہوا اب قسم توڑنے کے بعد کفارہ دینا چاہیے۔ اور جو کچھ فقیروں کو دے چکی ہے اسکا پھیر لینا درست نہیں (ایضاً) مسئلہ کسی نے کئی مرتبہ قسم کھائی ہے جیسے ایک دفعہ کہا خدا کی قسم فلا ناکام نہ کرو مگر اس کے بعد پھر قسم کھائی اسی دن یا اس کے دوسرے دن یا تیسرے دن غرض اسی طرح تین مرتبہ کہا یا یوں کہا کہ خدا کی قسم اللہ کی قسم فلا ناکام ضرور کرو مگر پھر وہ قسم توڑ دی تو ان سب قسموں کا ایک ہی کفارہ دیدے (غلامگیری ص ۳۷ ج ۲) مسئلہ کسی کے ذمے قسموں کے بہت کفارہ جمع ہو گئے تو ہر ایک کا جدا جدا کفارہ دینا چاہیے زندگی میں نہ دے تو مرے وقت وصیت کرنا چاہیے۔ (ایضاً) مسئلہ کفارے میں ان ہی ماسکین کو کپڑا یا کھانا دینا درست ہے جولوگ کوۃ دینا درست ہے۔

گھر میں جائیداد کی قسم کھانے کا بیان

مسئلہ کسی نے قسم کھائی کہ جی تو ہے گھر نہ جاؤں گی پھر اس کے دروازے کا دروازہ پر پھردی ہوئی یا بچے کے نیچے پھری ہوئی اندر نہیں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر دروازے کے

اندھائی کی تو قسم ٹوٹ گئی (دہایہ ص ۲۷ ج ۲) مسئلہ کسی نے قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ
جاؤنگی پھر جب وہ گھر گر کر کھنڈر ہو گیا تب اس میں گئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر بالکل میل
ہو گیا اور زمین برابر ہو گئی اور گھر کا نشان بالکل مٹ گیا اسکا کھیت بن گیا یا مسجد
بنائی گئی یا باغ بنایا گیا تب اس میں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی (ایضاً) مسئلہ قسم کھائی
کہ اس گھر میں نہ جاؤنگی پھر جب وہ گر گیا اور پھر سے بنوایا گیا تب اس میں گئی تو قسم
ٹوٹ گئی (ایضاً) مسئلہ کسی نے قسم کھائی کہ تیرے گھر نہ جاؤنگی اور کوٹھا پھانڈ کر آئی
اور چھت پر کھڑی ہو گئی تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ نیچے نہ اترے (ایضاً) مسئلہ کسی نے
گھر میں بیٹھے ہوئے قسم کھائی کہ اب یہاں کبھی نہ آؤنگی اس کے بعد تھوڑی دیر بیٹھی
رہی تو قسم نہیں ٹوٹی چاہے جتنے دن وہیں بیٹھی رہے جب باہر جا کر پھر آؤنگی تو قسم ٹوٹے
گی اور اگر قسم کھائی کہ یہ کپڑا نہ پہنؤنگی یہ کہہ کر فوراً اتار ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر
فوراً نہیں اتار کچھ دیر پہنے رہی تو قسم ٹوٹ گئی (ایضاً) مسئلہ قسم کھائی کہ اس گھر
میں نہ رہؤنگی اس کے بعد فوراً اس گھر سے اسباب اٹھایا جانے کا بندوبست کرنا شروع
کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر فوراً نہیں شروع کیا کچھ دیر بیٹھی گئی تو قسم ٹوٹ گئی (ایضاً)
مسئلہ قسم کھائی کہ اب تیرے گھر قدم نہ رکھؤنگی تو مطلب یہ ہے کہ نہ آؤنگی اگر میاں
پر سوار ہو کر آئی اور گھر میں اسی مینا نے پر سوار ہو کر آئی اور بیٹھی رہی قدم زمین پر نہ
رکھے تب بھی قسم ٹوٹ گئی (درمختار) مسئلہ کسی نے قسم کھا کر کہا تیرے گھر کبھی نہ کبھی
ضرور آؤنگی پھر آنے کا اتفاق نہیں ہوا جب تک زندہ ہے قسم نہیں ٹوٹی (مرنے وقت
قسم ٹوٹ جاؤنگی) (دہایہ ص ۲۷ ج ۲) مسئلہ قسم کھائی کہ فلاں کے گھر نہ جاؤنگی تو
جس گھر میں وہ رہتی ہو فلاں نہ جانا چاہیئے۔ چاہے خواہی کا گھر ہو یا کراہیہ پر رہتی
ہو یا مانگ لیا ہو اور بے کراہیہ دیئے رہتی ہو (منہائی ص ۲۸ ج ۲) مسئلہ قسم کھائی
کہ تیرے یہاں کبھی نہ آؤنگی پھر کسی سے کہا کہ تو مجھے گوہ میں لیکر وہاں پہنچا دے اس لئے
اُس نے گوہ میں لیکر پہنچا دیا تب بھی قسم تو ٹوٹ گئی البتہ اگر اس نے نہیں کہا

بیز اس کے کہے اس نے اسکو لاد کے وہاں پہنچا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اسی طرح اگر قسم کھائی کہ اس گھر سے کبھی نہ نکلونگی پھر کسی سے کہا کہ تو مجھے لاد کر نکال دے چل ادھر گئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر یہ کہے کوئی لاد کرے گئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

کھانے پینے کی قسم کھانا

مسئلہ۔ قسم کھائی کہ یہ دودھ نہ پیونگی پھر وہی دودھ جما کر دہی بنا لیا تو اسکے کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی (ہدایہ ص ۴۶۶) مسئلہ بکری کا جیہ پلا ہوا تھا اس پر قسم کھائی اور کہا کہ اس بچے کا گوشت نہ کھاؤنگی پھر وہ بڑھ کر پوری بکری ہو گئی تب اسکا گوشت کھایا تب بھی قسم ٹوٹ گئی مسئلہ قسم کھائی کہ گوشت نہ کھاؤنگی پھر چھلی کھائی یا بھجیا یا اچھر کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی (ایضاً) مسئلہ قسم کھائی کہ یہ گیہوں نہ کھاؤنگی پھر ان کو سوا کر روٹی کھائی یا ان کے سنو کھائے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر خود گیہوں اُبال کر کھائے یا بھنوا کر چبائے تو قسم ٹوٹ گئی ہاں اگر یہ مطلب لیا ہو کہ ان کے آٹے کی کوئی چیز بھی نہ کھاؤنگی تو ہر چیز کے کھانے سے قسم ٹوٹ جاوے گی (ہدایہ ص ۴۶۹) مسئلہ اگر یہ قسم کھائی اُمانہ کھاؤنگی اس کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائیگی اور اگر اسکا پٹایا حلو اچھا اور پکا کر کھایا تب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر ویسا ہی کچا اُٹا چھانک گئی تو قسم نہیں ٹوٹی مسئلہ قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھاؤنگی تو اس میں جن چیزوں کی روٹی کھائی جاتی ہے نہ کھانا چاہیے نہیں تو قسم ٹوٹ جاوے گی (ہدایہ ص ۴۷۵ ج ۲) مسئلہ قسم کھائی کہ سری نہیں کھاؤنگی تو چڑیا یا بیڑ مرغ وغیرہ کا سر کھانے سے قسم نہ ٹوٹے گی اگر بکری یا گائے کی سری کھائی تو قسم ٹوٹ گئی (ایضاً ص ۴۷۵) مسئلہ قسم کھائی کہ سیوہ نہ کھاؤنگی تو انار سیب انگور بھونڈا بادام اخروٹ کشمش منقہ کچھور کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر خربوزہ تربوز لکڑی۔ کھیر آم کھائے تو نہیں (ہدایہ ص ۴۶۹ ج ۲)

نہ بولنے کی قسم کھانیکا بیان

مسئلہ قسم کھائی کہ فلاں عورت سے نہ بولوں گی پھر جب وہ سوئی تھی اس وقت سوتے میں اس سے کچھ کہا اور اسکی آواز سے وہ جاگ پڑی تو قسم ٹوٹ گئی شامی ص ۱۵ ج ۱۲) مسئلہ قسم کھائی کہ لغیراں کی اجازت کے فلاں عورت سے نہ بولوں گی پھر ماں نے اجازت دیدی لیکن اجازت کی خیرابھی اسکو نہیں ملی تھی کہ اُس سے بولدی اور بولنے کے معلوم ہوا کہ ماں نے اجازت دیدی تھی تب بھی قسم ٹوٹ گئی ص ۱۵ مسئلہ قسم کھائی کہ اس لڑکی کو کبھی نہ بولوں گی پھر جب وہ جوان ہوگئی یا بڑھیا ہوگئی تب بولی تو قسم ٹوٹ گئی (ہدایہ ص ۱۲) مسئلہ قسم کھائی کہ کبھی تیرا منہ نہ دیکھوں گی تو مطلب یہ ہے کہ تجھ سے ملاقات نہ کروں گی میل جول نہ رکھوں گی اگر کہیں دُور سے صورت دیکھ لی تو قسم نہ ٹوٹی کیونکہ ان نفلوں کا مطلب میل جول نہ رکھنا ہی تھا۔

خرید و فروخت کی قسم کھانا

مسئلہ قسم کھائی کہ فلاں چیز میں نہ خریدوں گی پھر کسی سے کہا تجھے تم خریدو اُس نے مول لے دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اسی طرح اگر قسم کھائی کہ میں اپنی فلاں چیز نہ بیچوں گی پھر خود نہیں بیچا دوسرے سے کہا کہ تم بیچو اس نے بیچ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اسی طرح کرایہ پر لینے کا حکم ہے اگر قسم کھائی کہ میں یہ مکان کرائے پر نہ لوں گی پھر کسی دوسرے کے ذریعے سے کرائے پر لے لیا تو قسم نہیں ٹوٹی البتہ اگر قسم کھائے کا یہی مطلب تھا کہ نہ تو خود یہ کام کروں گی نہ کسی دوسرے کے ذریعے سے کروں گی تو دوسرے آدمی کے کرنے سے بھی ٹوٹ جاوے گی غرض جو مطلب ہوگا اسی کے موافق سب حکم لگائے جائیں گے یا قسم کھانوالی عورت پردہ نشین یا امیر اداوی ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے نہیں بیچی اور نہیں خریدتی تو اس صورت میں اگر یہ کام دوسرے سے کہہ کر لے تب بھی قسم ٹوٹ جاوے گی (ہدایہ ص ۱۲) مسئلہ قسم کھائی کہ میں اپنے لڑکے کو نہ ماروں گی پھر کسی اودے سے کہہ کر پٹو ادا یا تو قسم نہیں ٹوٹی۔

روزے نماز کی قسم کا بیان

مسئلہ کسی بیوقوف نے قسم کھائی کہ میں روزہ نہ رکھوں گی پھر روزہ کی نیت کئی تو دم بھر گنہگار سے بھی قسم ٹوٹ گئی پورے دن کے گزرنے کا انتظار نہ کر سیکے اگر قصوری دیر بعد روزہ توڑ دیگی تب بھی قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑیگا اور اگر ٹوٹ گیا کہا کہ ایک روزہ بھی رکھوں گی تو روزہ ختم ہونے کی وقت قسم ٹوٹے گی جب تک پورا دن نہ گنہگار نہ ہو اور روزہ رکھو گئے کا وقت نہ آئے تب تک قسم نہ ٹوٹے گی۔ اگر وقت آنے سے پہلے ہی روزہ توڑ ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی دہائیہ مسئلہ قسم کھائی کہ میں نماز پڑھوں گی پھر نشان ہوئی اور نماز پڑھنے کھڑی ہوئی توجہ پہلی رکعت کا سجدہ کیا اسی وقت قسم ٹوٹ گئی اور سجدہ کر کے سے پہلے قسم نہیں ٹوٹی اگر ایک رکعت پڑھ کر نماز توڑ دے تب بھی قسم ٹوٹ گئی اور یاد رکھو ایسی قسمیں کھانا بڑا گناہ ہے اگر ایسی بے وقوفی ہو گئی تو اسکو فوراً توڑ دالے اور کفارہ دے

دہائیہ ص ۶۱ پکڑے وغیرہ کی قسم کھانا

مسئلہ قسم کھائی کہ میں اس قالین پر نہ لیٹوں گی پھر قالین بچھا کر اسکے اوپر چادر لٹائی اور لیٹ گئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اس قالین کے اوپر ایک اور قالین اور کوئی دوسری بچھائی اسکے اوپر لیٹی تو قسم نہیں ٹوٹی دہائیہ ص ۶۱ مسئلہ قسم کھائی کہ میں زمین پر نہ بیٹھوں گی پھر زمین پر بوریہ یا کپڑا چٹائی ٹاٹ وغیرہ بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اپنا ڈوپٹہ جو اوڑھے پڑے ہے اسی کا آئینل بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم ٹوٹ گئی البتہ اگر دوپٹہ اتار کر بچھا لیا تب بیٹھ تو قسم نہیں ٹوٹی مسئلہ قسم کھائی کہ اس چارپائی یا تخت پر نہ بیٹھوں گی پھر اس پر درمی یا قالین وغیرہ کچھ بچھا کر بیٹھ گئی تو قسم ٹوٹ گئی اگر اس چارپائی کے اوپر ایک اور چارپائی یا تخت کے اوپر ایک اور تخت بچھا لیا پھر اوپر والی چارپائی اور تخت پر بیٹھی تو قسم نہیں ٹوٹی دہائیہ ص ۶۱ مسئلہ قسم کھائی کہ اس

جاری یا تخت نہیں بیٹھو گی یا یہ کہہ کہ طائی کو کہی نہ ہواؤنگی پھر اسکے مطابق لے کر
 منیلا تو قسم ٹوٹ گئی درود یہ (۱۲) مسئلہ شوہر نے قسم کھائی کہ تجھ کو کچھ نہ ملے گا
 پھر عفت میں چونکہ ایکڑ کر طعینا یا کلا گھونٹا یا اندر سے کاٹ کھایا تو قسم ٹوٹ گئی اور
 جو دل لگی بیاری میں کاٹا ہوا تو قسم نہیں ٹوٹی (۱۳) مسئلہ قسم کھائی کہ زمان
 کو ضرور مانڈی اوروہ اس کے کہنے سے پہلے سر کی ہے تو اگر اس کا مرزا معلوم نہ تھا اس پر
 تے قسم کھائی تو قسم نہ ٹوٹ گئی اور اگر جان بوجھ کر قسم کھائی تو قسم کھاتے ہی قسم ٹوٹ گئی
 (۱۴) مسئلہ اگر کسی نے کسی بات کرنے کی قسم کھائی مثلاً یہ کہا کہ خدائی قسم کھائی ہمار
 ضرور کھاؤنگی تو عمر بھر میں ایک دفعہ کھالیا کافی ہے اور اگر کسی بات کے نہ کرنے کی قسم
 کھائی جیسے یوں کہا خدائی قسم نارانہ کھاؤنگی تو ہمیشہ کیسے چھوٹنا پڑیگا جس کی وجہ سے
 قسم ٹوٹ جاؤنگی (۱۵) اگر ایسا ہو کہ گھر میں اندر انور د فریو آئے اور بھاگ کر انار میں
 کیسے کہا کہ نہ کھاؤنگی تو یہاں بات ہے اوروہ نہ کھائے اور اسکے سوا اور کچھ کر کے
 تو کچھ حرج نہیں۔

دین سے پھر جانیکا بیان

مسئلہ اگر خدا خواست کوئی اپنے دین اور ایمان سے پھر گئی تو تین ملک کی مہلت پائی
 اور جو اسکو قید پڑا اس شبہ کا جواب دیا جاؤنگا اگر اتنی مدت میں مسلمان ہو گئی تو قید
 وہ نہ ہمیشہ کیسے قید کر دینگے جب تو یہ کہی تب چھوڑ دینگے اگر مرد کا فر ہو جائے تو
 تین دن کے بعد اسے قتل کر دیں مسئلہ جب کسی نے کفر کا کلمہ زبان سے نکالا تو ایسا
 جاتا رہا اور جتنی ٹھیکیاں اور عبادت اس نے کی تھی سب اکارت گئی نکاح ٹوٹ گیا
 اب تو یہ کہہ کے پھر مسلمان ہونا تو اپنا نکاح پھر سے پڑ سواوے اور پھر دوسرا بھی کرے
 (۱۶) مسئلہ اگر کسی کا میاں توبہ تو یہ بے دین ہو جاوے تو بھی نکاح
 جاتا رہا اب وہ جب تک توبہ کر کے پھر سے نکاح نہ کرے عورت اس سے کچھ واسطہ نہ ملے
 اگر کوئی معاملہ میاں بی بی کا سا ہو تو عورت کو بھی گناہ ہوگا اور اگر وہ نہ رہ سکی کرے

تو اس کو سب سے بڑھ کر دے شہر ہے نہیں دین کی بات میں کیا شرم و رشتہ مسئلہ
جب کفر کا کلمہ زبان سے نکلا تو ایمان جانا مارا اگر ہنسی دل لگی میں کفر کی بات کہے اور
دل میں نہ ہو تب بھی حکم ہے جیسے کسی نے کہا کیا خدا کو اتنی قدرت نہیں جو قلاء
کام کرے اس کا جواب دیا (توبہ توبہ) مان نہیں ہے تو اس کہنے سے کافر ہو گئی (عالمگیری)
۱۹۳ مسئلہ کسی نے کہا اٹھو تازہ چڑھو جواب دیا کون اٹھک بیٹھک کرے یا کسی زرنہ
رکھنے کو کہا تو جواب دیا کہ کون بیٹھو کا سر سے یا کہا کہ زرنہ وہ رکھے جسے گھر کا نام نہ ہو
یہ سب کفر ہے (عالمگیری ص ۱۹۳) مسئلہ اس کو کوئی گناہ کرتے دیکھ کر کسی نے کہا خدا
نہیں دیکھتا جواب دیا تمہیں دیکھتا تو کافر ہو گئی (عالمگیری ص ۱۹۳) مسئلہ کہ کافر
کرتے دیکھ کر کہا کیا تو سزاؤں نہیں ہے جو ایسی بات کرتی ہے جواب دیا ہاں نہیں ہوں
تو کافر ہو گئی۔ اگر ہنسی میں کہا ہو تب بھی حکم ہے (عالمگیری) مسئلہ کسی نے نماز
پڑھتا شروع کی اتفاق سے اس پر کوئی مسیبت پڑ گئی اس نے کہا کہ یہ سب ناہی کا
نحوست ہے تو کافر ہو گئی (ایضاً ص ۱۹۳) مسئلہ کسی کافر کی کوئی بات (جسے معلوم ہوئی)
اس نے تمنا کر کے کہا ہم تیری کافر ہی ہوتے تو اچھا تھا کہ ہم بھی ایسا کرتے تو کافر ہو گئی۔
(ایضاً ص ۱۹۳) مسئلہ کسی کا روکا کر گیا اس نے یوں کہا یا اللہ یہ ظلم مجھ پر کیوں کیا مجھے کہا
متا تو اس کہنے سے کفر ہو گئی (عالمگیری ص ۱۹۳) مسئلہ کسی نے یوں کہا اگر خدا نے مجھ
پر رحم کیا تو یہ کام نہ کروں یا یوں کہا جبریل بھی اتر آویں تو ان کا کہنا نہ کروں تو کافر
ہو گئی (عالمگیری ص ۱۹۳) مسئلہ کسی نے کہا میں ایسا کام کرتی ہوں کہ خدا بھی
نہیں جانتا کہ ماگامیں بھی نہیں جانتے تو کافر ہو گئی (ایضاً ص ۱۹۳) مسئلہ جب اللہ
تعالیٰ کی پادشہ کسی رسول کی کچھ عسارت کی یا شریف کی بات کو برا جانا عیب نہ لگا کفر
کی بات پر خدا کی ان سب باتوں سے ایمان جانا رہتا ہے اور کفر کی باتوں کو جن سے ایمان
جانا جائز ہے ہم نے پہلے چاروں میں سے تینوں کے بیان کر دیے بعد ہی بیان کیا
وہاں دیکھ لیتا اور پھر ایمان کے مسئلے میں بہت خیال کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ ہم سے

ایمان ٹھیک کے اور ایمان پر خاتمہ کرے۔ آمین۔

ذبح کرنے کا بیان

مسئلہ ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کا منہ قبلہ کی طرف کر کے تیر چھری یا تیریا
بیکر بسم اللہ اکر کہہ کر اس کے گلے کو کائے میںا تک کہ چار رگیں کٹ جاویں ایک
زخرو جس سے سانس لیتا ہو دوسری وہ رگ جس سے دانہ پانی جاتا ہے اور دو
شہ رگیں جو زخرو کے داہنے بائیں ہوتی ہیں اگر ان چار میں سے تین ہی رگیں کٹیں تب
بھی ذبح درست ہے اس کا کھانا حلال ہے اور اگر دوسری رگیں کٹیں تو وہ جانور مردہ
ہو گیا اس کا کھانا درست نہیں (رشامی وغیرہ) مسئلہ ذبح کے وقت بسم اللہ قصد
نہیں کیا تو وہ مردار ہے اور اس کا کھانا حرام ہے اور اگر بھول جاوے تو کھانا درست
ہے (ردیہ جلد ۱۳) مسئلہ کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے اور منع ہے مشکوٰۃ شریف
کہ اس میں جانور کو بہت تکلیف ہوتی ہے اسی طرح ٹھنڈا اھونے سے پہلے اس کی کھانا
کھینچنا ہاتھ پاؤں توڑنا اور اسی چاروں رگوں کے کٹ جانے کے بعد بھی کٹا کائے چرانا
یہ سب مکروہ ہے مسئلہ ذبح کرنے میں ٹخنہ کا کٹا کٹ گیا تو اس کا کھانا درست ہے
مکروہ بھی نہیں البتہ اس ذبح کر دینا مکروہ ہے ٹخنہ مکروہ نہیں (ردیہ جلد ۱۳) مسئلہ مسلمان کا
ذبح کرنا ہر حال درست ہے چاہے عورت ذبح کیے یا مرد اور چاہے پاک ہو یا ناپاک
ہر حال میں اس کا ذبح کیا ہو ابنا نور حلال ہے اور کافر کا ذبح کیا ہو جانور کا حرام ہے
مسئلہ جو چیز دھار اور جو جسے دھار دھار چھوئے یا یا نس کا چھو کا مسخ ذبح کرنا درست ہے
(ردیہ جلد ۱۳)

حلال و حرام چیزوں کا بیان

مسئلہ جو جانور پر زخرو کے کھاتے پیتے رہے ان کا کھانا ہرگز نہیں جیسے شیر
بیر یا گیدڑ بلی۔ کتا بندہ و خنکرہ۔ بانگ گدھ و غیرہ اور جو ایسے مہول جیسے طوطا

مینا ناخن، چڑیا، بیڑ، مرغابی، کبوتر، نل، گائے، ہرن، بلی، خرگوش وغیرہ مسلمان
ہیں (عالمگیری ص ۲۰) مسئلہ جو گوشت کھجوا، بھڑ، خچر، گدھا، گدھی کا گوشت کھانا
گدھی کا دودھ پینا درست نہیں۔ گھوڑے کا کھانا جائز ہے۔ لیکن بہتر نہیں، دریائی
جانوروں میں سے فقط مچھلی حلال ہے باقی سب حرام (ہدایہ) مسئلہ مچھلی اور ڈنڈی
بغیر ذبح کے بھی کھانا درست ہے اس کے سوا جاندار جنہیں بغیر ذبح کے کھانا درست
نہیں۔ جب کوئی چیز مرگئی تو حرام ہوگئی (شامی جلد ۱) مسئلہ جو مچھلی مر کر مانی کے
ادیا لٹی تیرنے لگے اسکا کھانا درست نہیں (شامی ص ۱۱۵) مسئلہ ادھوڑی کھانا
حلال ہے نہ حرام ہے نہ مکروہ (شامی) مسئلہ کسی چیز میں جو چیزیں تو نکالے بغیر
کھانا درست نہیں اگر ایک آدھ جوتی حلق میں چلائی تو مردار کھانے کا گناہ ہوا۔ بیضے
بچے جگر بیضے بھی گور کے اندر کے بھٹکے سمیت گولہ کھاتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں
کہ اسکے کھانے سے آنکھیں نہیں آتیں یہ حرام ہے مردار کھانے کا گناہ ہوتا ہے (شامی ص ۱۱۵)
مسئلہ جو گوشت ہندو بھتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ ہندو نے مسلمان سے ذبح کر لیا اور
اس سے مول لے کر کھانا درست نہیں البتہ جس وقت سے مسلمان نے ذبح کیا ہے اگر
اسی وقت سے برابر کوئی مسلمان خیمہ دیکھ رہا ہے یا وہ جلنے لگا تو وہ سراسر اس کا
جگہ بیٹھ گیا تب درست ہے (شامی ص ۱۱۵) مسئلہ جو مرغی گندھی پلید چیزیں کھاتی پکاتی
ہو اس کو تین دن رکھ کر ذبح کرنا چاہیے بغیر منہ کے کھانا مکروہ ہے (شامی ص ۱۱۵)

نوشہ کی چیزوں کا بیان

مسئلہ جتنی شرابیں ہیں سب حرام اور خبث میں تاڑی کا بھی یہی حکم ہے دوا کے
لئے جتنی یہی حکم ہے دوا کیلئے کھانا پینا درست نہیں (بغایہ وغیرہ) مسئلہ شراب کے
سوا جتنے نئے ہیں جیسے افیون، جائے پھل، دھنن وغیرہ وہ مسکریہ حکم ہے کہ
دوا کے لئے اتنی مقدار کی ایسا درست ہے کہ بالکل نشہ نہ آئے اور اس دوا کا

لگانا بھی درست ہے جس میں یہ چیزیں پڑی ہوں اور آٹا کھانا کہ نشہ ہو جائے
 (شامی ص ۲۰۴) مسئلہ تاڑی اور شراب کے سرکہ کھانا درست ہے پھر
 (ص ۲۰۵) مسئلہ بعض عورتیں بچہ نکوائیوں دے کر لگاتی ہیں کہ نشہ میں پڑے ہیں یہ
 حرام ہے (ایضاً)

چاندی سونے کے برتنوں کا بیان

مسئلہ سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا جائز نہیں بلکہ انکی چیزوں کا کسی طرح کو
 استعمال کرنا درست نہیں جیسے سونے چاندی کے چمچے سے کھانا پینا خللِ سعادت
 خائف کرنا۔ گلاب پاش سے گلاب چھڑکنا سرمہ دانی یا سلانی سے سرمہ لگانا عطر
 سے عطر لگانا فاصلہ ان میں پانچ کھانا ان کی پیالی سے تیل لگانا جس پلنگ کے پائے
 چاندی کے ہوں اس پر ٹینا بیٹھنا۔ چاندی سونے کی آرسی میں نمٹہ دیکھنا یہ سب حرام
 ہے البتہ آرسی کا ترمنت کیلئے چنے رہنا درست ہے مگر مٹھ ہرگز نہ دیکھے غرض ان چیزوں
 کا کسی طرح استعمال کرنا درست نہیں (شامی ص ۳۲۲ ج ۵)

لباس اور پردہ کا بیان

مسئلہ چھوٹے لڑکوں کو کڑے، سنسلی وغیرہ کوئی نر پود اور ریشمی کپڑا پہنانا جائز نہیں کسی
 طرح ریشمی اور سونے چاندی کا تعویذ بنا کر پہنانا اور کم وزخیزان کا رنگ ہوا کپڑا پہنانا
 بھی درست نہیں غرض جو چیزیں مردوں کو حرام ہیں وہ لڑکوں کو بھی نہ پہنانا چاہیے
 البتہ اگر بانا سوت کا ہو اور تانا ریشمی ایسا کپڑا لڑکوں کو پہنانا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کسی
 عمل کا روادا ریشم کا نہ ہو وہ بھی درست ہے اور یہ سب مردوں کو بھی درست ہے
 اور کوٹہ لچکا مٹکا کپڑے پہنانا بھی درست ہے لیکن وہ لچک چارم ٹنگل سے زیادہ چوڑا
 نہ ہونا چاہیے (عالمگیری) مسئلہ بچی کا مدار لٹپی اور کوئی کپڑا لڑکوں کو اس وقت جائز
 ہے جب کوئی لگنا کام نہ ہو اگر اتنا کام زیادہ ہے کہ فدا وعدہ سے دیکھنے سے سب کام معلوم

ہوتا ہے کپڑا بالکل دکھائی نہیں دیتا تو اسکا پہنا جانا جائز نہیں۔ یہی اصل ریشمی کام ہے کہ اگر اتنا گھنا ہو تو لوگوں کو پہنا جا جائز نہیں (رشامی) مسئلہ۔ بہت باریک کپڑا جیسے ململ جالی۔ بیک۔ آب رداں ال کا پہنا ان کے رہنا دونوں برابر ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہتیری کپڑا پہننے والیاں قیامت کے دن ننگی نکھی جاوے گی اور کمرہ دوپٹہ دونوں باریک ہوں تو یہ اور بھی غضب (مشکوۃ) مسئلہ مردان جو پہنا اور مردی صورت بنا جائز نہیں حضرت مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے (مشکوۃ شریف) مسئلہ عورتوں کو زیور پہنا جائز ہے لیکن زیادہ نہ پہنا بہتر ہے جس نے دنیا میں نہ پہنا اسے آخرت میں بہت ملے گا اور بھارتی زیور پہنا درست نہیں جیسے جھانچو۔ چھانچل پازیب وغیرہ اور بھارتی زیور رد کی کو بھی پہنا جائز نہیں۔ سونے کے علاوہ اور کسی کا زیور پہنا بھی درست ہے جیسے تیل گٹ رافٹ وغیرہ مگر نگوٹھی سونے چاندی کے علاوہ اور کسی چیز کی درست نہیں (مالگیری وغیرہ) مسئلہ عورت کو سارا بدن سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے غیر محرم کے سامنے کھولنا درست نہیں البتہ بوجھ عورت کو منہ اور نچل اور گھٹنے سے نیچے پیر کھولنا درست ہے باقی اور بدن کا کھولنا کسی طرح درست نہیں مانتے پرست اگر نہ بد پر سرک جاتا ہے اور ای طرح غیر محرم کے سامنے آجاتی ہے یہ جائز نہیں غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہیے بلکہ جو بال کنگھی میں ٹوٹتے ہیں اور کٹے ہوئے یا ناخن لٹکی کسی ایسی جگہ ڈالے کہ کسی غیر محرم کی نگاہ نہ پڑے نہیں تو گڑبگڑ ہوگی اس طرح اپنے بدن یعنی ہاتھ پیر وغیرہ کسی عضو کو بھی نا محرم مرد کے بدن سے لگا نا درست نہیں (در مختار ج ۲) مسئلہ جوانی عورت کو غیر مرد کے سامنے اپنا صفحہ کھولنا درست نہیں نہ ایسی جگہ کھڑی ہو کہ جہاں کوئی دوسرا رکھ سکے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو نا محرم کو دیکھے اور اس کے سامنے آجائے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ (مشکوۃ شریف) اسی سے معلوم ہو گیا کہ ننگی دھس کی منہ دکھائی کا جو دستور ہے کہ کہنے کے

سارے مرد اگر مستند دیکھتے ہیں یہ ہرگز جائز نہیں ہے اور بڑا گناہ ہے مسئلہ مانے
 محرم کے سامنے منہ اور سر اور سینہ اور باہیں اور پینٹ لی کھل جاوے تو گناہ ہنری اور
 پیٹ اور پیچہ اور رائے ان کے سامنے بھی نہ کھلنا چاہیے (درمنا مسج ۵) مسئلہ مانے
 سے لیکر زانو کے نیچے تک کسی عورت کے سامنے بھی کھولنے درست نہیں۔ بعض عورتیں
 منگی سامنے نہاتی ہیں یہ بڑی بے غیرتی کی اور ناجائز بات ہے (ایضاً) مسئلہ چھٹی
 چلے میں منگی کر کے ہلانا اور اس پر مجبوری ظاہر کرنا ہرگز درست نہیں ناف سے ذرا اب تک
 ہرگز بدن کو نہ کرنا چاہیے (ایضاً) مسئلہ اگر کوئی مجبوری ہو تو ضرورت کے موافق
 اپنا بدن دکھلا دینا درست ہے مثلاً رائے میں پھوڑا ہے تو صرف پھوڑا کی جگہ کھولنا اسکی
 صورت یہ ہے کہ پُرانا یا کچھ مہیا چادر پہن لیا اور پھوڑے کی جگہ کاٹ لیا یا پٹا دو اسکو
 جراح دیکھ لے لیکن جراح کے سوا اور کسی کو دیکھنا جائز نہیں نہ کسی مرد کو نہ عورت کو
 البتہ اگر زانو کے درمیان نہ ہو کہیں اور ہو تو عورت کو دکھانا درست ہے اسطرح عمل
 لینے وقت صرف ضرورت کے موافق اتنا ہی بدن کھولنا درست ہے یہی حکم دلی چٹا
 کا ہے کہ ضرورت کے وقت اسکے سامنے بدن کھولنا درست ہے لیکن جتنی ضرورت
 ہے اس سے زیادہ کھولنا درست نہیں بچہ پیدا ہونے وقت یا کوئی دوا لینے وقت
 فقط اتنا ہی بدن کھولنا چاہیے بالکل ننگا ہونا جائز نہیں اسکی صورت یہ ہے کہ کوئی
 چادر وغیرہ بندھوا دی جائے۔ ضرورت کے موافق دوائے کے سامنے بدن کھولنا یا کچھ
 مانیہ وغیرہ نہ کھلنے پادیں اور دوائے کے سوا کسی اور کو بدن دیکھنا درست نہیں بالکل
 ننگا کر دینا اور ساری عورتوں کا سامنے بیٹھ کر دیکھنا بالکل حرام ہے حضرت رسول
 مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستر دیکھنے اور دکھائی دینا دونوں پر تعدا کی لعنت
 ہو اس قسم کے مسائل کا بہت خیال رکھنا چاہیے (ایضاً مسج ۵) مسئلہ زمانہ حمل وغیرہ
 میں اگر دوائے سے پیٹ بلوانا ہو تو نواف سے نیچے بدن کا کھولنا درست نہیں دوپٹہ
 وغیرہ ڈال لینا چاہیے بلا ضرورت دوائے کو دکھانا درست نہیں یہ جو شہور ہے کہ پیٹ

ملنے وقت دانی بھی دیکھتی ہے اوروں کی گھر والی ماں بہن وغیرہ بھی دیکھتی ہیں یہ جائز
 نہیں (ایضاً) مسئلہ جسے بدن کا دیکھنا جائز نہیں دانی ہاتھ لگانا بھی جائز
 نہیں اس لئے تمنا کے وقت اگر مرد بھی نہ کھولے تب بھی نائین وغیرہ سے رائیں ملونا
 درست نہیں اگرچہ کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر ملے البتہ اگر نائین اپنے ہاتھ میں کیسے پکڑ
 کپڑے کے اندر ہاتھ ڈال کر ملے تو جائز ہے (در مختار ج ۵) مسئلہ کا فر عورتیں
 جیسے اسپرن، تینولن، کولن، دھوپن، بھٹکن، چمارن وغیرہ گھر والی میں آجاتی ہیں
 ان کا یہ حکم ہے کہ جتنا پردہ نا محرم مرد سے ہے اتنا ہی ان عورتوں سے بھی واجب
 ہے۔ سنائے منہ اور گئے تک ہاتھ اور گئے تک پیر کے اور کسی ایک بال کا کھولنا
 بھی درست نہیں اس مسئلہ کو خوب یاد رکھو سب عورتیں اس کے خلاف کرتی ہیں غرض
 اور ساما ہاتھ اور پنڈلی ان کے سامنے مت کھولو اور اس سے یہ بھی کچھ لو کہ اگر دانی
 جانی ہندو یا میم ہو تو کچھ پیل ہوے کا مقام تو اسکو دکھانا درست ہے اور ستر
 وغیرہ اور اعضا اسکے سامنے کھولنا درست نہیں (عالمگیری ج ۲) مسئلہ اپنے شوہر
 سے کسی جگہ کا پردہ نہیں ہے اور تم کو اسکے سامنے اور اس کو تمہارے سامنے ساپے
 بدن کا کھولنا درست ہے مگر بے ضرورت ایسا کرنا اچھا نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چھیتی بیوی ہیں کہ میں نے کبھی
 آپ کا برہنہ مقام نہیں دیکھا مسئلہ جس طرح خود مردوں کے سامنے آنا اور بدن
 کا کھولنا درست نہیں اسی طرح تاک جھا تک کر مردوں کو دیکھنا بھی درست نہیں
 عورتیں یہ بھی سمجھتی ہیں کہ مرد ہم کو نہ دیکھیں ہم ان کو دیکھیں تو حرج نہیں یہ بالکل غلط
 ہے۔ کواٹکی راہ سے یا کوٹھے پر سے مردوں کو دیکھنا اور لٹاکے سامنے آنا اور دست نہیں
 ناجائز ہے اور ایسا کرنے والیاں حدیث شریف کے موافق عصمت میں داخل ہوتی ہیں
 مسئلہ نا محرم کے ساتھ تنہائی کی جگہ بیٹھنا لینا درست نہیں اگرچہ دونوں الگ الگ
 اور فاصلے پر ہوں تب بھی ناجائز ہے مسئلہ اپنے پیر کے سامنے آنا ایسا ہی ہے جیسے

کسی قوم کے سامنے آنا اس لئے یہ بھی جائز نہیں اسی طرح لے پالک بالکل جائز رہتا ہے
 لڑکا کا نہ لے نہ پرچہ لڑکا نہیں پہنچا لڑکا لے کر شریف میں بھی سونکا اور اب میں
 اس کا وکسے آئینہ ہے وہ لڑکا جسٹل آڈیٹیا کرکٹ ڈیٹا غلہ سب کو اس
 سے وہی برتا کرنا چاہئے ہر بالکل غیر دول کے ساتھ ہوتا ہے اسی طرح جو ناخوش ہے
 ہیں جیسے عین عین وہ۔ بہنوئی نہ دینی اور بھائی مامول زاد بھائی وغیرہ سب
 قریب میں غریبوں میں سب سے گہرا پردہ ہونا چاہئے۔ درخت شریف میں آیا ہے
 اس سال کے دول کے سامنے آنا موت کی طرح ہے مسئلہ پیچھے جو ہے اندھے
 کے سامنے آنا جائز نہیں رہتا (مستقل) یعنی عورتیں نہا سے چوڑیاں
 پہنائی ہیں یہ بڑی بے پردہ بات ہے بلکہ جو عورتیں باہر نکلتی ہیں ان کو بھی اس سے
 چوڑیاں پہننا جائز نہیں ہے۔

متفرقات

ہر شے پر خدا کو کثرت ہے نیچے اور نکل دیکھو کہ بال دول کے بدل کر کتنا
 مستحکم رکھنا سبب ہے۔ بہنوئی نہ دینی نہ دینی لیا وہ سے نیاں چاہیں لگا
 اس سے لیا وہ کی اجازت نہیں اگر چاہیں دن کھلے اللہ یا ان سات دیکھ لو کہ
 ہوا دشمن و شریف (مسئلہ) اپنے مال یا پٹو پر وغیرہ کا نام لے کر کپاں میں د
 دیکھو ہے درخت مرگ (کیونکہ اس میں بے پردہ ہے لیکن ضرورت کے وقت میں
 طبع مال یا پٹا کا نام لینا درست ہے اسی طرح شریف کا نام لینا درست ہے اسی طرح
 اپنے پیچھے بات چیت کہنے غرض ہر بات میں ادب و تعظیم کا لحاظ رکھنا چاہئے۔
 مسئلہ کسی جاندار پر کھانا کب میں جلا تا درست نہیں جیسے بھڑول کا چھڑکا مطلق
 وغیرہ کہ آگ میں ڈال دینا یہ سب ناجائز ہے (مسئلہ) شریف میں ہے کہ کڑاں
 علی (نہ) علی علی اس سے منہ نہ لیا ہے اگرچہ ہر کچھ بھی لے گا نہ چلے تو پھر
 بھڑول کا چھڑکا دینا یا پانی میں کھول پانی ڈال لینا درست ہے مسئلہ کسی بات

کی شرط بد ناجائز نہیں جیسے کوئی کہے کہ سیر بھر مٹھائی کھا جاؤ تو ہم ایک روپیہ دیں گے اور اگر نہ کھا سکے تو ایک روپیہ ہم سے لے لینگے۔ غرض جب دونوں طرف سے شرط ہو تو درست ہے (در مختار ص ۵۸) مسئلہ جب کوئی دوا دے دے چھکے چھکے باتیں کرتے ہوئے تو ان کے پاس نہ جانا چاہیے چھپ کر ان کو سننا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی دوسروں کی بات کی طرف کان لگا دے اور ان کو ناکو ا ہو تو قیامت کے دن اس کے کان میں گرم گرم سیسہ ڈالا جائیگا (مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۶) اس سے معلوم ہوا کہ بیاہ شادی میں دو لحاظ ہیں کی باتیں سننا اور دیکھنا بہت بڑا گناہ ہے مسئلہ شوہر کے ساتھ جو باتیں ہوتی ہوں جو کچھ معاملہ پیش آیا ہو کسی اور سے کہنا بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا کہ ان بھیدوں کو بتانے والے پر سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا غضب اور عتاب ہوتا ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۶) پر اسی مضمون سے ملتی جلتی ایک حدیث شریف موجود ہے مسئلہ (سی طرح کسی کے ساتھ ہمہنی اور مذاق کرنا کہ اس کو ناگوار ہو یا تکلیف دہ ہو درست نہیں) (مشکوٰۃ ص ۴۱) تاوی وہیں تک گد گدائے جہاں تک ہمہنی آئے۔ مسئلہ مصیبت کے وقت موت کی تمنا اپنے آپ کو کو مٹا درست نہیں (در مختار ص ۵۸) مسئلہ بھینسی چوسنا ش کھیلنا درست نہیں اور اگر بازی بد کر کھیلے تو یہ صریح حرام اور حرام ہے (ایضاً ص ۲۸۶) مسئلہ جب لڑکا لڑکی دس برس کے ہو جائیں تو لڑکوں کو ماں بہن وغیرہ کے پاس بطور لڑکیوں کو بھائی اور باپ کے پاس لٹانا درست نہیں (مشکوٰۃ شریف ص ۴۱) البتہ لڑکا اگر باپ کے پاس اور لڑکی ماں کے پاس لیٹے تو جائز ہے مسئلہ جب کسی کو چھینک آوے تو الحمد للہ کہہ دینا چاہیے اور جب الحمد للہ کہہ لیا تو سننے والی پر اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا واجب ہے نہ ہی گئی تو گنہ گار ہوگی (عالمگیری ص ۴۱) اور یہ بھی خیال رکھو کہ اگر چھینکے والی عورت یا لڑکی ہے تو کاف کا زیر کہے اور اگر مرد یا لڑکا ہے تو کاف کا زیر کہو پھر چھینکے والی اس کے جواب میں کہے یغفر اللہ لکلمہ لکسی

چھیننے والی کے ذمے واجب نہیں بلکہ بہتر ہے (ایضاً) مسئلہ چھینک کے بعد الحمد للہ کہتے کئی آدمیوں نے سنا تو سب کو میر حکم اللہ کہنا واجب نہیں اگر ان میں سے ایک کہہ دے تو سب کی طرف سے ادا ہو جائیگا۔ لیکن اگر کسی نے جواب نہیں دیا تو سب گنہگار ہونگی (شامی ج ۴ ص ۹۹) مسئلہ اگر کوئی باسبار چھینکے اور الحمد للہ کہے تو فقط تین بار میر حکم اللہ کہنا واجب ہے اسکے بعد کہنا واجب نہیں (مشکوٰۃ ص ۳۶) مسئلہ جب حضور علی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک یسوع یا پڑھے یا سنے تو درود شریف پڑھنا واجب ہوتا ہے اگر نہ پڑھا تو گناہ ہوا لیکن اگر ایک جگہ کئی دفعہ نام لیا تو ہر دفعہ درود پڑھنا واجب نہیں ایک ہی دفعہ پڑھ لینا کافی ہے البتہ اگر جگہ بدل جانے کے بعد پھر نام لیا یا سنا تو پھر درود شریف پڑھنا واجب ہو گیا (عالمگیری ص ۲۱۴) مسئلہ بچوں کی باہری وغیرہ بنو ادا رت اور جائز نہیں یا تو سال اسر منتوانا چاہیے یا سارے سر پر بال رکھنا چاہیے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۸) مسئلہ عطر وغیرہ کسی خوشبو میں اپنے کپڑے بسانا اس طرح کہ غیر مردوں تک اسکی خوشبو جاوے درست نہیں (مشکوٰۃ ص ۳۸) مسئلہ ناجائز لباس کا سی کر دینا بھی جائز نہیں مثلاً شوہر ایسا لباس پہنوائے جو اسکو پہننا جائز نہیں تو ہند کرے اسی طرح درزن کو سلائی پر ایسا کپڑا سینا درست نہیں۔

قرآن شریف میں ہے کہ گناہ پر مدد نہ کرو (مسئلہ جھوٹے تھتے اور بے سند حدیثیں جو جاہلوں نے اُردو کتابوں میں لکھ دی ہیں اور معتبر کتابوں میں ان کا کوئی ثبوت نہیں جیسے نور نامہ وغیرہ اور حسن و عشق کی کتابیں دیکھنا اور پڑھنا جائز نہیں اسی طرح غزل اور قصیدوں کی کتابیں خاص کر آج کل کے ناول عورتوں کو ہرگز نہ دیکھنا چاہئیں ان کا خریدنا بھی جائز نہیں اگر اپنی لڑکیوں کے پاس دیکھو تو جلاد (شامی ص ۱۴) مسئلہ عورتوں کو بھی السلام علیکم اور مصافحہ کرنا ثواب ہے اسکو رواج دینا چاہئے آپس میں کیا کرو مرد و عورت سب کیلئے

جائزہ و حکم ہے مسئلہ جہاں تم مہمان جاؤ کسی فقیر و غیور کو روٹی کھانا مت دو
بغیر اس سے پوچھے بے اجازت کے دینا گناہ ہے (عالمگیری)

کوئی چیز پڑی پائے کا بیان

مسئلہ کہیں راستہ گلی میں بیسیوں گھوٹوں میں یا اپنے یہاں کوئی مہمانداری
ہوئی تھی یا وعظ کھلوا یا تھا سب کے جانے کے بعد کچھ ملایا اور کہیں چیز پڑی پائی
تو اسکو خود لے لینا درست نہیں حرام ہے اگر اٹھائے تو اس نیت سے اٹھا دے کہ
کے مالک کو تلاش کر کے دے دوں گی (در مختار ج ۲) مسئلہ اگر کوئی چیز چالی او
اُسکو نہ اٹھایا تو کوئی گناہ نہیں لیکن اگر یہ ڈر ہو اگر میں نہ اٹھاؤں گی تو کوئی
اور لے لیگا اور جس کی چیز ہے اُس کو نہ لے گی تو اس کا اٹھ لینا درست ہے اور
اس کے مالک کو پہنچانا واجب ہے (ایضاً) مسئلہ جب کسی نے پڑی ہوئی چیز
اٹھالی تو اب مالک کا تلاش کرنا اور تلاش کر کے دے دینا اس کے ذمے ہو گیا اب اگر
وہیں ڈال دیا یا اٹھا کر اپنے گھر میں لے آئی لیکن مالک کو تلاش نہیں کیا تو گناہ
ہوئی خواہ ایسی جگہ پڑی ہو کہ اٹھانا اس کے ذمے واجب تھا یعنی کسی محفوظ جگہ
پڑی تھی کہ ضائع ہو جانے کا ڈر نہیں تھا یا ایسی جگہ ہو کہ اٹھ لینا واجب ہے تو دونوں
کا حکم یہی ہے کہ اٹھا لینے کے بعد مالک کو تلاش کر کے پہنچانا واجب ہو جاتا ہے پھر
وہیں ڈال دینا واجب نہیں (ایضاً) مسئلہ محفلوں میں مردوں غورتوں
کے جماد جھگڑے میں خوب پیکار سے تلاش کرے اگر مردوں میں خود نہ جاسکے نہ پیکار کے
تو اپنے میاں وغیرہ کسی اور سے پکڑوائے اور خوب مشہور کر دے کہ ہم نے ایک چیز
پائی ہے جسکی ہجوم سے آکر لوے لیکن نہ بتائے کہ کیا چیز پائی ہے تاکہ کوئی جھوٹ
فروغ کر کے نہ لے سکے البتہ کچھ گول مول کہہ دینا چاہیے مثلاً یہ کہ ایک زیور ہے
یا ایک کپڑا ہے یا ایک بٹو ہے جس میں کچھ نقد ہے اگر کوئی آدمی آوے اور اپنی

چیز کا ٹھیک پتہ دیوے تو اسکے خوالے کو دینا چاہیے (عالمگیری ص ۲۸) مسئلہ بہت
تلاش کرنے اور مشہور کرنے کے بعد جب بالکل مایوسی ہو جاوے کہ اب اس کا
کوئی والی وارث نہ ملے گا تو اس چیز کو خیرات کرنے اپنے پاس نہ رکھے البتہ اگر
وہ خود محتاج ہو تو خود ہی رکھ لے اور اپنے کام میں لاوے لیکن خیرات کر نیکی کے بعد
اگر اس کا مالک آگیا تو اس کے دام لے سکتا ہے اور اگر خیرات کر نیکی منظور کر لیا تو
تو اسکو اس خیرات کا ثواب ملے گا (ایضاً) مسئلہ بالذکوہ تریا طوطا مینا اور
کوئی سچو یا اسکے گھر میں آگئی اور اس نے اسکو بکڑ لیا تو مالک کو تلاش کر کے بچو یا
واجب ہو گیا خود لے لینا حرام ہے (عالمگیری ص ۲۸) مسئلہ باغ میں آم ہر در
وغیرہ پڑے ہیں تو ان کو بلا اجازت اٹھانا اور کھانا حرام ہے البتہ ایسی کوئی
کم قدر چیز ہے کہ ایسی چیز کو کوئی تلاش نہیں کرتا اور نہ اس کے لینے کھانے سے کوئی
بڑا ماننا ہے تو اس کو خرچ میں لا مار سکتا ہے مثلاً راہ میں ایک بیر ملایا ایک مٹھی
چنے کے بوٹ لے (عالمگیری ص ۲۸) مسئلہ کسی مکان یا جنگل میں خزانہ یعنی کچھ
گڑا ہوا مال بکھل آیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو پڑی ہوئی چیز کا حکم ہے۔ خود لے
لینا جائز نہیں۔ تلاش و کوشش کرنے کے بعد اگر مالک پتہ نہ چلے تو اس کو خیرات
کرنے اور غریب ہو تو خود بھی لے سکتے ہیں۔

وقف کا بیان

مسئلہ اپنی کوئی جائداد جیسے مکان باغ گاؤں وغیرہ خدا کی راہ میں فقروں
غریبوں مسکینوں کیلئے وقف کر دیا کہ اس گاؤں کی سب آمدنی فقروں کے محتاجوں
پر خرچ کر دی جائے یا باغ کے سب پھل پھول غریبوں کو دیدیئے جائیں اس مکان
میں مسکین لوگ ہا کریں کسی اسکے کام میں نہ آوے تو اسکا بڑا ثواب ہے جتنے
نیک کام ہیں مرنے کے بعد ختم ہو جاتے ہیں لیکن یہ ایسا نیک کام ہے کہ جب تک وہ

جائزہ اور باقی رہے گی برابر قیامت تک اس کا ثواب رہے گا جب تک فقیروں کو
 ملتا رہے گا برائے نامہ اعمال میں ثواب لکھا جاوے گا (مشکوٰۃ کتاب العلم ص ۱۱۱)
 مسئلہ اگر اپنی کوئی چیز وقف کر دیں تو کسی نیک بخت دیندار آدمی کے سپرد
 کر دیں کہ وہ اس کی دیکھ بھال کرے کہ جس کام کیلئے وقف کیا ہے اسی میں خرچ
 ہو اگر کہیں بیجا خرچ نہ ہونے پاوے (رشائی ص ۱۱۱) مسئلہ جس چیز کو
 وقف کیا ہے اب وہ چیز ان کی نہیں رہی اللہ تعالیٰ کی ہو گئی اب اسکو بیجا جانا
 کسی کو دینا درست نہیں اب اس میں کوئی شخص دخل نہیں دے سکتا جس بات
 کیلئے وقف ہے وہی کام اس سے لیا جاوے گا اور کچھ نہیں ہو سکتا (ہدایہ ص ۱۱۱)
 مسئلہ مسجد کی کوئی چیز جیسے اینٹ، گاراج، چوڑی وغیرہ کوئی چیز اپنے
 کام میں لانا درست نہیں چاہے کتنی ہی کمی ہو گئی ہو لیکن گھر کے کام میں نہ لانا
 چاہیئے بلکہ اس کو بیکر مسجد کے خرچ میں لگا دینا چاہیئے مسئلہ وقف میں
 یہ شرط ظہر الینا بھی درست ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں اس وقف کی آمدنی
 خواہ سب کی سب یا آدمی تہائی اپنے خرچ میں لایا کرونگی پھر میرے بعد فلا
 نیک جگہ خرچ ہو کرے اگر یوں کہہ لیا تو اتنی آمدنی اسکو لے لینا جائز اور حلال ہے
 اور یہ بڑا آسان طریقہ ہے کہ اس میں اپنے آپ کو بھی کسی طرح کی تکلیف اور تنگی
 ہونے کا اندیشہ نہیں اور جائداد بھی وقف ہو گئی وہی طرح اگر یوں شرط کرے
 کہ اول اس کی آمدنی میں سے میری اولاد کو اتنا دیا جائے پھر جو بچے نہ اس
 نیک جگہ میں خرچ ہو جائے یہ بھی درست ہے اور اولاد کو اسی قدر دیا جائیگا

کرے گا ہدایہ ص ۱۱۱ ج ۲

ختم شد

مشورہ کس

جواب تکشالہ ہو چکی ہیں

ناول

شاعری

دیوان غالب	مرزا غالب	غدار	کرشن چندر
عزیم کی باعیت	پروفیسر آفت	ایک نئی ہزار آئینہ	کرشن گوپال عابد
عزیم کی باعیت	پروفیسر آفت	پوجا	کرشن گوپال عابد
بانگ درا	ڈاکٹر اقبال	مسافر	کرشن گوپال عابد
دیوان داغ	حضرت داغ	مسیح صنف	زلیخا حسین
دیوان ذوق	حضرت ذوق	آپا	زلیخا حسین
بال جبریل	ڈاکٹر اقبال	براج بہو	شرت چندر
کلام میسر	میر تقی میر	پڑی دیدی	شرت چندر
کلام حالی	الطاف حسین حالی	کشور	نصیم انہونوی
کلام طہتر	بہادر شاہ ظفر	گمراہ	مفسر ناشی
کلام فانی	فانی بدایونی	چند سار	عادل رشید
ضرب کلیم	ڈاکٹر اقبال	چند سار	عادل رشید
کلام نظیر	نظیر اکبر آبادی	اُداس تمہا بیاں	ٹھاکر پوٹھی

قیمت فی کتاب صرف - 1/-

مشورہ بک ڈپو - رائٹر گانڈھی میموریل پوسٹ ٹمکس 1639 دہلی

مشورہ مکس

جواب کتابک سالح ہو چکی ہیں۔

ناول

جب پتھر روتے ہیں : ٹھاکر کو بچی
انجانے راستے : وحشی محمود آبادی
نشیمین : عابدہ جاب بک بیدی
ایک شمع زہر پر دیا : مہندرناتھ

جاسوسی ناول

ابو الہول کی موت : اکرم الہ آبادی
مخوس ستارہ : اکرم الہ آبادی
وادی نور : اکرم الہ آبادی
ریڈ یابی دھماکے : اکرم الہ آبادی

افسانے

ٹسکر نے والیاں : کرشن چندر
کرشن چندر کا فتنہ : کرشن چندر
ہوئی قلیے : کرشن چندر

منٹو کے افسانے : سعادت حسن منٹو
ٹھٹھڑا گوشت : سعادت حسن منٹو
ناگن زلفیں : سعید امیرت
لکشی : کرشن کو چل جابد

ڈرامے

رومیو جولیٹ : شکپے
ہیلیٹ دھون کا خانا : شکپے
مختلف مضامین چندر کتب
منٹو اور فلمی شخصیتیں : سعادت حسن منٹو
خروچ خیف کیا جا رہا تھا : خواجہ احمد عباس
صحیح و تندرستی : ڈاکٹر ویشنو داس

اسلامی کتب

حیات سرور کائنات : بہشتی زبور
نشا ہنامہ اسلام : سیدہ کالانی
تعلیم للہ رسول

قیمت فی کتاب صرف - / 1

مشورہ بکر لو۔ رائٹنگ۔ گاندھی ٹیکریوسٹ بکس